Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد
63

ایڈیٹر
منیر احمد خادمؔ

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ
2-3

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر
امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

14-7 ربیع الاوّل 1435 ہجری قمری 9/16 صلح 1393 ہش 9/16 جنوری 2014ء

اخبار احمدیہ

قادیان دارالامان: سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمدللہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اللھم اید امامنا بروح القدس وبارك لنا فی عمرہ وامرہ۔

مرکز احمدیت قادیان دارالامان میں 122ویں جلسہ سالانہ کا عظیم الشان انعقاد

مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے ذریعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شرکائے جلسہ سے بصیرت افروز اختتامی خطاب

36 ممالک سے 17574 سے زائد شمع احمدیت کے پروانوں کی شرکت

یونین منسٹر محترم راج کمار صاحب ویرکا کے ذریعہ وزیر اعظم ہند کا مبارکباد کا تحفہ ☆ محترم سیوا سنگھ سیکھواں صاحب نمائندہ محترم وزیر اعلیٰ پنجاب سردار پرکاش سنگھ بادل صاحب کی جانب سے جلسہ کی دلی مبارک باد۔ ☆ ہندوستان کی سرکردہ شخصیتوں و معززین کے جلسہ پر مبارک باد کے پیغامات ☆ نماز تہجد ☆ درس القرآن ☆ ذکر الٰہی سے معمور ماحول ☆ 10 ملکی و غیر ملکی زبانوں میں ترجمانی ☆ 39 نکاحوں کے اعلانات ☆ تین لنگر خانوں اور روٹی پلانٹ سے مہمانانِ کرام کی تواضع ☆ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں جلسہ کی وسیع تشہیر ☆۔ پرسکون و خوشگوار موسم میں جلسہ کی تمام کاروائی کی تکمیل ☆ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد

الحمدللہ ثم الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۱۲۲واں جلسہ سالانہ قادیان بتاریخ ۲۷۔۲۸۔۲۹ دسمبر ۲۰۱۳ بروز جمعہ، ہفتہ اتوار کو مرکز احمدیت قادیان میں بخیر و خوبی منعقد ہوا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے امسال محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان کی بطور نمائندہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری عطا فرمائی۔

معائنہ کارکنان: پورا سال جلسہ کے تعلق سے مختلف انتظامات کئے جاتے ہیں۔ جوں جوں جلسہ قریب آتا جاتا ہے اِن میں تیزی ہوتی ہے۔ چند دن قبل خصوصی جائزہ و معائنہ ہوتا ہے۔ جلسہ سالانہ کو احسن رنگ میں منعقد کرنے کیلئے ۲۲ دسمبر ۲۰۱۳ء کو معائنہ کارکنان کی تقریب احمدیہ گراؤنڈ میں منعقد ہوئی۔ ٹھیک گیارہ بجے نمائندہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان تشریف لائے اور منتظمین، نائبین، معاونین کا معائنہ کیا اور شعبہ جات کے منتظمین کے ساتھ مصافحہ کیا اور کاموں کا جائزہ لیا۔ اس موقع پر افسر جلسہ سالانہ قادیان محترم شعیب احمد صاحب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ تقریب کا آغاز قرآن پاک کی تلاوت سے ہوا جو مکرم مبشر احمد صاحب نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے خطاب فرمایا آپ نے جملہ کارکنان کو جلسہ سالانہ کی اغراض و مقاصد کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنے فرائض ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ دُعا کے ساتھ یہ تقریب برخاست ہوئی۔ اس طرح باقاعدہ جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کا آغاز ہوا۔

پہلا دن پہلی نشست۔ 27 دسمبر
زیر صدارت محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ قادیان

پہلے دن کی پہلی نشست صبح دس بجے محترم ناظر اعلیٰ صاحب کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ اس سے قبل آپ نے پرچم کشائی کی اور دعا کروائی۔ مکرم مبشر احمد صاحب متعلم جامعہ احمدیہ نے تلاوت قرآن مجید کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیان فرمودہ جلسہ سالانہ کی اغراض بیان کرتے ہوئے جملہ حاضرین و شاملین کو ان خاص مبارک دنوں سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی تلقین کی۔ افتتاحی خطاب کے بعد آپ نے دُعا کرائی بعدہ مکرم تنویر احمد ناصر صاحب نائب مدیر بدر نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا اردو منظوم کلام ترنم سے پڑھا۔ اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب ناظر اصلاح و ارشاد جنوبی ہند نے بعنوان ’’ہستی باری تعالیٰ (اللہ تعالیٰ کی معرفت اور اس کے حصول کے ذرائع) تقریر کی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان تصنیف ’’اسلامی اصول کی فلاسفی‘‘ کی روشنی میں معرفت الٰہی کے حصول کے آٹھ ذرائع بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ اصل غرض پیدائش یہی ہے کہ ہم معرفت الٰہی حاصل کریں۔ یہی وہ بنیادی غرض ہے جو قیام شرف انسانیت اور امن و امانِ ملک و ملت کے لئے ضروری ہے۔

دوسری تقریر بعنوان سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلح حدیبیہ کی روشنی میں فاضل مقرر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوت الی اللہ قادیان نے کی۔ آپ نے بتایا کہ اسلام صلح و آشتی کا مذہب ہے۔ ہر محاذ پر اسلام جنگ کی بجائے صلح کو ترجیح دینے کے ساتھ ساتھ بلاتمیز رنگ و نسل، مذہب و ملت انسانی اخلاق، مواخات اور مذہبی رواداری کو فروغ دیتا ہے۔ صلح ہی امن کی ضامن ہے اور آج اس سے دنیا کا امن وابستہ ہے۔

بعد ازاں مکرم احمد مالکی صاحب نے سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ ’’یا عین فیض اللہ والعرفان‘‘ خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔ جس کے بعد محترم صدر اجلاس نے جلسہ کی کاروائی کا اختتام کیا۔

پہلا دن دوسری نشست
زیر صدارت محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر انجمن تحریک جدید قادیان

جلسہ سالانہ قادیان کے پہلے دن کے دوسرے اجلاس کی کاروائی زیر صدارت محترم مولانا جلال الدین نیّر صاحب صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم برہان احمد صاحب مربی سلسلہ انڈونیشیا نے کی جبکہ محترم طاہر احمد طارق صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔ بعد ازاں مکرم کے راشد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیش کی۔

اجلاس کی پہلی تقریر مکرم محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے بعنوان ’’سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، آپ کا صبر و استقلال‘‘ کی۔ آپ نے قرآن مجید، سنت رسولؐ اور احادیث مبارکہ کی ہدایات کے مطابق اس زمانے کے امام آخر الزمان کے صبر و استقلال کے مختلف واقعات بیان فرمائے۔ دوسری تقریر محترم مولانا عطاء المجیب لون

(باقی صفحہ ۱۵ پر ملاحظہ فرمائیں)

حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افراد خاندان پر

اخبار ''منصف'' حیدرآباد کے اعتراضات کا جواب (قسط ۴)

روزنامہ ''منصف'' حیدرآباد میں حضرت بانئ جماعت احمدیہ اور مقدس افرادِ خاندان کے خلاف افترا اور بہتان طرازیوں پر مشتمل دلآزار مضامین جو محمد متین خالد کے نام سے شائع ہوتے رہے، ان گالیوں کا جواب حوالہ بخدا!

آج کل حضرت بانئ جماعت احمدیہ کے عقائد کو توڑ مروڑ کر عوام الناس کو گمراہ کرنے کی کوشش کی جارہی ہے اور ''قادیانیت اپنے آئینہ میں'' عنوان کے تحت مضامین شائع کیے جارہے ہیں۔ ان مضامین کی حقیقت ظاہر کرنے کیلئے جواب بھجوایا جاتا ہے تو فائل کر دیا جاتا ہے۔ ''منصف'' کو اپنے اس انصاف کا بھی دُنیا میں نہیں تو خدا تعالیٰ کی عدالت میں ضرور جواب دہ ہونا پڑے گا۔ بہرحال سو سال سے اِن گھسے پٹے اعتراضات کا جواب دیا جاتا رہا ہے، ایک مرتبہ پھر ہم اپنے ہفت روزہ اخبار ''بدر'' میں شائع کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ''منصف'' کی دُھول سے ہمارے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کی آنکھیں صاف فرماوے آمین! (مدیر)

اگلی بات جو معترض نے کی کہ ''نہ پہلی بیوی کی اولاد کو اس (یعنی رہن کی وجہ) سے کوئی حصہ (اس جائداد سے۔ ناقل) مل سکے گا''

اس بات پر ہم معترض کی کمال بددیانتی پر اظہار افسوس کئے بنا نہیں رہ سکتے۔ ایک طرف تو جناب نے حضرت مسیح موعودؑ پر پہلی بیوی کی اولاد کو جائداد سے بے دخل کرنے کا الزام لگایا اور چند ہی سطور کے بعد رسالہ الوصیت میں بیان شدہ شرائط پر اپنے دل کا غبار نکالتے ہوئے لکھا کہ:

''مرزا اور اس کے اہل وعیال ان تمام قیود و شرائط اور پابندیوں سے مستثنیٰ ہوں گے۔ اس لیے کہ یہ سارا پاپڑ تو ان ہی کی خوشحالی اور فارغ البالی کیلئے بیلا گیا ہے۔'' (منصف مورخہ 29.11.13)

سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعودؑ کی پہلی بیوی اور اس کی اولاد آپؑ کے اہل وعیال میں سے نہیں تھی؟ دماغی دیوالیے پن کی یہ ایک نادر مثال ہے۔ مخالفین احمدیت اس شوق میں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف ضرور کچھ بولا جائے، ذہنی توازن کھو بیٹھتے ہیں اور بقول کسے ؎

بک رہا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ

کے مصداق بن کر اپنی حقیقت خود ظاہر کر دیتے ہیں۔ لیکن ہمیں اس بات سے کچھ لینا دینا نہیں کہ یہ حضرت مسیح موعودؑ کی مخالفت میں کیا کیا کچھ بکتے ہیں۔ یہ معاملہ حوالہ بخدا ہے۔ ہم تو اپنے سادہ لوح مسلمان بھائیوں کو ان مخالفین احمدیت کی چیرہ دستیوں سے آگاہ کر رہے ہیں اور حقیقت ان کے سامنے کھول کر بیان کر رہے ہیں کہ شاید کسی سعید روح کو حق وصداقت معلوم ہوجائے۔

جہاں تک معترض کے اس قول کا تعلق ہے کہ:

''اور نہ پہلی بیوی کی اولاد کو اس سے کوئی حصہ مل سکے گا۔''

اس سے معترض نے یہ تاثر دینے کی کوشش کی ہے کہ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی پہلی بیوی کی اولاد کو اپنی جائیداد سے محروم رکھا۔

اس جگہ نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے معترضین کو تحقیق و تفتیش سے کچھ بھی سروکار نہیں۔ جہاں کہیں سے بھی کچھ رطب و یابس مل گیا، لکھ مارا۔ بہرحال اس بے بنیاد اعتراض کا کافی و شافی جواب یہ ہے کہ قرآن مجید کا حکم ہے وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ (ہود: ع ۱۱۲) کہ ظالموں سے میل نہ رکھو ورنہ تم کو بھی آگ چھوئے گی'' اس لیے ایسے رشتہ دار جو دینی معاندت پر کمربستہ ہوں ان سے علیحدگی ضروری ہے۔ باپ کو بیٹے زیادہ پیارے ہوتے ہیں لیکن اگر وہ عاق کردے یا اپنی بیوی کو طلاق دے دے تو سمجھنا پڑے گا کہ یقیناً کوئی بڑی بات ہوگی۔ یہی حال اس جگہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مرزا سلطان احمد صاحب اور اُن کی دونوں والدہ کے ''دینی مقابلہ'' اور ''دینی مخالفت'' کے باعث انہیں مشروط طور پر سزا دینے کا اعلان کیا تھا کیونکہ وہ آپ کے مخالفین کی ہر ممکن مدد کر رہے تھے اور آپ کی رسوائی اور ذلت کے خواہاں تھے۔ چنانچہ حضورؑ نے اشتہار ''نصرت دین وقطع تعلق از اقارب مخالف دین'' میں لکھا: سلطان احمد دو بڑے گناہوں کا مرتکب ہوا.... میری مخالفت پر کمر باندھی اور قولی اور فعلی طور پر اس مخالفت کو کمال تک پہنچایا اور میرے دینی مخالفوں کو مدد دی اور اسلام کی ہتک بدل و جان منظور رکھی۔ سو چونکہ اس نے دونوں طور کے گناہوں کو اپنے اندر جمع کیا۔ اپنے خدا کا تعلق بھی توڑ دیا اور اپنے باپ کا بھی اور ایسا ہی اُس کی دونوں والدہ (یعنی والدہ اور تائی۔ ناقل) نے کیا۔ سو جبکہ انہوں نے کوئی تعلق مجھ سے باقی نہ رکھا اس لیے میں نہیں چاہتا کہ اب ان کا کسی قسم کا تعلق مجھ سے باقی رہے اور ڈرتا ہوں کہ ایسے دینی دشمنوں سے پیوند رکھنے میں معصیت نہ ہو۔''
(مجموعہ اشتہارات جلد ۱ صفحہ ۲)

مرزا سلطان احمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے توفیق بخشی اور وہ بیعت کر کے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کے زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوگئے۔

جہاں تک عاق بیٹے کے محروم الارث نہ ہونے کا سوال ہے تو واضح ہو کہ دراصل عاق قرار دینا اس بات کا مترادف ہے کہ عاق کرنے والا شدید دینی اختلاف کے باعث اپنی جائداد سے حصہ نہیں دینا چاہتا۔ جس طرح زندگی میں جائداد کو باپ تقسیم کرتا ہے اسی طرح دینی مخاصمت کی بنا پر بیٹے کو اس سے محروم بھی قرار دے سکتا ہے۔ فقہاء بھی اختلاف دین کو محروم الارث ہونے کا ایک سبب تسلیم کر چکے ہیں پھر حدیث میں لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ کی تشریح میں حضرت عائشہ کا قول ہے يُرِيْدُ بِذٰلِكَ نَفْسَهٗ (بخاری باب فرض الخمس جلد ۲ صفحہ ۱۱۷) یعنی اس سے مراد آنحضرتؐ کا اپنا نفس ہے اور یہ تخصیص حضرت عائشہؓ اور حضرت عمرؓ جیسے صحابہؓ نے بیان کی ہے اور بتایا ہے کہ اِس قانون سے خاص حضورؐ کی ذات ہی مراد تھی۔ عام معنوں کے لحاظ سے بھی یہ آیت قرآنی وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ (النمل: ۲) کے مخالف ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ حضرت سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے وارث ہوئے تھے۔ وارث ہونے والا بھی نبی ہے اور جس کی وراثت ہے وہ بھی نبی ہے۔ عقلاً یہ ایک ظلم ہے کہ زید اور عام مومنین کے بیٹے تو ان کی جائداد کے وارث ہوں مگر نبی کا بیٹا وراثت سے محروم ہو۔ دراصل بات یہ ہے کہ نبیوں کے اموال دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ذاتی اور قومی۔ قومی اموال قوم و مذہب کی ایک امانت ہوتے ہیں۔ ان اموال کی وارث ان کی جسمانی اولاد نہیں ہوسکتی بلکہ روحانی اولاد یعنی ان کی اُمت اور اُن کا خلیفہ ان اموال میں ان کا جانشین ہوتا ہے۔ ہاں اگر کسی نبی کی ذاتی یا جدّی جائداد موجود ہو تو وہ اس کی نسل میں ضرور ورثے کے طور پر تقسیم ہوگی۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کوئی ذاتی جائداد نہ تھی اس لئے آپؐ نے اپنی وراثت کے جاری ہونے سے انکار فرمایا۔ حضرت داؤدؑ کی ذاتی جائداد تھی اس لئے سلیمانؑ ان کے وارث ہوئے نفسِ وراثت کو منافی نبوت سمجھنا عقل ونقل کے خلاف بغاوت کرنا ہے۔ چونکہ حضرت اقدسؑ کی جدّی جائداد موجود تھی اس لئے حضورؑ کے ان اموال میں وراثت ہوسکتی تھی اور ہوئی۔ ہاں! جو قومی اموال تھے ان میں ساری جماعت اور خلیفۂ وقت حضورؑ کے جانشین ہیں۔

پھر معترض نے حضرت مسیح موعودؑ پر فریب کاری و دکان داری کا الزام لگاتے ہوئے لکھا:

اسی طرح اپنے متبعین کی ایک جماعت بنا کر جب جنوری ۱۸۹۱ء میں اس نے دکان مسیحیت کا افتتاح کیا تو مسیحی کاروبار کے فروغ کیلئے اس نے پانچ قسم کے فنڈ قائم کیے اور اپنے مریدوں کو ہر فنڈ میں بیش از بیش مستقلاً رقم فراہم کرنے کی تاکید کی اور یہ واضح کیا کہ یہ رقمیں میری ذاتی ضروریات پر قطعاً صرف نہ ہوں گی بلکہ تبلیغ دین اور اعلائے کلمۃ اللہ کی راہ میں خرچ کی جائیں گی۔ (تفصیل کیلئے دیکھیں رسالہ فتح اسلام)

مگر جب یہ رقمیں ہاتھ آئیں تو اس نے انہیں اپنی اور اپنے خاندان کی ذاتی ضروریات پر اس طرح بے محابا صرف کیا کہ اس کا شکوہ اس کی زندگی ہی میں اس کے گہرے اور مخلص مریدوں میں عام ہو چلا تھا۔ مثال کے طور پر سرور شاہ قادیانی کی تصنیف کشف الاختلاف (ص ۱۳) ملاحظہ کی جاسکتی ہے جس میں مصنف موصوف اور خواجہ کمال الدین جیسے چوٹی کے قادیانی عمائدین اور مرزا کے پختہ ترین مریدوں کے بیانات ملیں گے۔'' (ایضاً)

الجواب: مامور من اللہ کے جاری کردہ سلسلے کو دُکان کہنے والے دراصل خود تکفیر و تضحیک کی دکانیں کھولے بیٹھے ہیں جہاں صرف تکذیب کے تھوہر کا پھل ملتا ہے اور اُسے کھا کر یہ خود بھی ہلاک ہوتے ہیں اور دوسروں کی ہلاکت کا بھی موجب بنتے ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ ان دکانوں کی حقیقت واضح کرتے ہوئے فتح اسلام ہی میں فرماتے ہیں:

''اس زمانہ میں ہمارے ملک کی اکثر مساجد کا حال نہایت ابتر اور قابل افسوس ہو رہا ہے۔ اگر ان مسجدوں میں جا کر آپ امامت کا ارادہ کیا جائے تو وہ جو امامت کا منصب رکھتے ہیں از حد ناراض اور نیلے پیلے ہوجاتے ہیں اور اگر ان کا اقتداء کیا جائے تو نماز کے ادا ہوجانے میں مجھے شُبہ ہے کیونکہ علانیہ طور پر ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے امامت کا ایک پیشہ اختیار کر رکھا ہے اور وہ پانچ وقت جا کر نمازیں نہیں پڑھتے بلکہ ایک دوکان ہے کہ ان وقتوں میں جا کر کھولتے ہیں اور اسی دوکان پر ان کا اور ان کے عیال کا گزارہ ہے۔

چنانچہ اس پیشہ کے عزل ونصب کی حالت میں مقدمات تک نوبت پہنچتی ہے اور مولوی صاحبان امامت کی ڈگری کرانے کے لیے اپیل در اپیل کرتے پھرتے ہیں۔ پس یہ امامت نہیں حرامخوری کا ایک مکروہ طریقہ ہے ...... پھر کیونکر کوئی شخص دیکھ بھال کر اپنا ایمان ضائع کرے۔ مساجد میں منافقین کا جمع ہونا احادیث نبویہ میں آخری زمانہ کے حالات میں بیان کیا گیا ہے۔ وہ پیشگوئی انہی ملاّ صاحبوں سے متعلق ہے جو محراب میں کھڑے ہوکر زبان سے قرآن شریف پڑھتے اور دل میں روٹیاں گنتے ہیں......''
(فتح اسلام صفحہ ۲۵۔۲۶)

اس اعتراض کا جواب دینے سے قبل کہ تبلیغ اسلام اور اعلائے کلمۂ اسلام کے نام پر جمع کیے گئے چندے کو اپنے خاندان اور ذاتی ضروریات پر خرچ کیا، یہ بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ پانچ فنڈ کیا تھے اور کس غرض کے لیے قائم کیے گئے تھے۔

یہ اغراض سیدنا حضرت مسیح موعودؑ نے رسالہ فتح اسلام میں بیان فرمائی ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر

(باقی صفحہ ۱۳ پر ملاحظہ فرمائیں)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برِزبن (Brisbane) کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں با قاعدہ مسجد کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔

یہاں سینٹر قائم تھا، لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ باقی جماعتی activities بھی ہوتی ہوں گی لیکن جب مسجد کے لئے منصوبہ منظوری کے لئے دیا گیا تو ہمسایوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے جو رپورٹ ملی ہے اُس کے مطابق آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور یوں اس سٹیٹ کوئنز لینڈ (Queensland) میں جماعت احمدیہ کی پہلی با قاعدہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت مسجد ہے۔

اس مسجد کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر، جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں اُس کے مطابق، ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افرادِ جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو بے انتہا دے، ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔

انسان کا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا اُس وقت کہلاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی حدود کا بھی خیال رکھے۔ اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے جب ہم قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس میں سے خدا تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے اُن کو نکالتے ہیں۔ یہ احکامات ہی وہ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر انسان پھر خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتا ہے۔

مسجد کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے مسجد بنالی، اب مسجد بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔

دنیا میں جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں اسلام کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 25 اکتوبر 2013ء بمطابق 25 اخاء 1392 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت المسرور، برزبن، آسٹریلیا

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل 15 نومبر 2013 کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ - بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

قُلْ أَمَرَ رَبِّيْ بِالْقِسْطِ وَأَقِيْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ كَمَا بَدَأَكُمْ تَعُوْدُوْنَ (الاعراف:30) يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ (الاعراف:32)

ان آیات کا ترجمہ ہے۔ تُو کہہ دے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم دیا ہے۔ نیز یہ کہ تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ کی طرف سیدھی رکھو۔ اور دین کو اسی کے لئے خالص کرتے ہوئے اسی کو پکارا کرو۔ جس طرح اس نے تمہیں پہلی بار پیدا کیا اسی طرح تم مرنے کے بعد لوٹو گے۔

پھر فرمایا کہ: اے ابنائے آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت یعنی لباسِ تقویٰ ساتھ لے جایا کرو۔ اور کھاؤ اور پیو لیکن حد سے تجاوز نہ کرو۔ یقیناً وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے برِزبن (Brisbane) کے احمدیوں کو توفیق دی یا آسٹریلیا کے احمدیوں کو توفیق دی کہ یہاں اس شہر میں با قاعدہ مسجد کی تعمیر کریں۔ پس اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا جتنا بھی شکر ادا کریں، کم ہے۔ تقریباً پندرہ سال پہلے آپ نے یہ جگہ خریدی تھی۔ اس پر مشن ہاؤس اور ایک ہال بھی بنایا جس میں آپ نمازیں بھی پڑھتے تھے۔ پھر جب 2006ء مَیں پہلی دفعہ میں آیا ہوں تو ان عمارتوں کے ہونے کے باوجود وہ رونق مجھے نہیں لگتی تھی جو اب با قاعدہ مسجد بننے سے نظر آتی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر احسان ہے کہ جماعت اور خلافت کا ایک ایسا رشتہ قائم کیا ہے جو دنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتا۔ یہ دراصل اُس تعلیم اور اُس عہدِ بیعت کا نتیجہ ہے جس پر کار بند ہونے کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی جماعت کو تلقین فرمائی تھی۔ اس محبت واخوت واطاعت کے رشتہ کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی شرائطِ بیعت میں ذکر فرمایا ہے اور یہی محبت اور اخوت اور اطاعت کا رشتہ پھر آگے آپ علیہ السلام کے جاری نظامِ خلافت کے ساتھ بھی جاری ہے۔ اس مسجد کی تعمیر بھی علاوہ اس بات کے کہ مساجد ہماری ضرورت ہیں اور جیسے جیسے جماعت پھیلتی جائے گی، مساجد بھی انشاء اللہ تعالیٰ بنتی چلی جائیں گی اور بن رہی ہیں، لیکن یہاں جو میں نے خلافت کی بات کی، یہ اس لئے کہ مساجد کی تعمیر خلیفہ وقت کی آواز پر لبیک کہنے کی وجہ سے بھی دنیا میں ہو رہی ہے۔ عموماً دنیا میں ہر جگہ میں جماعتوں کو اس طرف توجہ دلا رہا ہوں کہ مساجد کی تعمیر کریں، کیونکہ یہ تبلیغ کا ذریعہ ہیں۔ اور حقیقت میں یہ بات سچ بھی ثابت ہو رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے کہا یہاں بھی جب مَیں 2006ء میں آیا تھا تو مَیں نے کہا تھا کہ نماز سینٹر اپنی جگہ پر ٹھیک ہے لیکن مسجد بھی یہاں با قاعدہ مسجد کی شکل میں تعمیر ہونی چاہئے۔ تو جماعت نے لبیک کہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مسجد کی تعمیر کر دی۔

آپ لوگوں کو مسجد کی تعمیر کے سلسلہ میں جو مختلف روکوں سے گزرنا پڑا، مختلف فیزز (Phases) آئے، اس سے خود آپ کو اندازہ ہو گیا ہوگا کہ مسجد کا تصور مقامی لوگوں کے ذہنوں میں کتنا مختلف ہے۔ یہاں سینٹر قائم تھا، لوگ نمازیں پڑھنے کے لئے آتے تھے۔ باقی جماعتی activities بھی ہوتی ہوں گی لیکن جب مسجد کے لئے منصوبہ منظوری کے لئے دیا گیا تو ہمسایوں کی طرف سے مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور مجھے جو رپورٹ ملی ہے اُس کے مطابق آٹھ نو مہینوں کی کوششوں کے بعد کونسل کی طرف سے اجازت مل گئی اور

یوں اس سٹیٹ کوئنز لینڈ (Queensland) میں جماعت احمدیہ کی پہلی باقاعدہ مسجد کی تعمیر کا آغاز ہوا جو دسمبر 2012ء کے بعد شروع ہوا اور آج آپ کے پاس اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خوبصورت مسجد ہے۔

جو اعداد و شمار میرے پاس آئے ہیں اُس کے مطابق اس مسجد کی تعمیر پر اور پہلی عمارتوں کی درستی وغیرہ پر ساڑھے چار ملین ڈالر خرچ کئے گئے اور افرادِ جماعت نے دل کھول کر قربانیاں دیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک دوست نے ایک لاکھ پچیس ہزار ڈالر دیئے۔ ایک نے ایک لاکھ ڈالر دیئے اور ہر ایک نے اپنی بساط کے مطابق قربانیاں دیں بلکہ شاید اس سے بڑھ کر قربانیاں دیں۔ خواتین نے جیسا کہ جماعت احمدیہ کی خواتین کی روایت ہے، یہاں بھی اپنے زیور مسجد کے لئے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام قربانی کرنے والوں کو بے انتہا دے، ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔ لیکن ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ قربانی، یہ محبت واخلاص کی روح، یہ اطاعت کے نمونے ایک احمدی کے اندر کسی وقتی جذبہ کے تحت نہیں ہوتے، نہ ہونے چاہئیں، بلکہ ہمیشہ جاری رہنے والے نمونے اور جذبے ہیں اور ہونے چاہئیں۔ اور پھر اپنے اندر ہی جاری رکھنے والے جذبے نہیں ہیں بلکہ اپنی اولادوں اور نسلوں کو منتقل کرتے چلے جانے والے جذبے ہیں۔ اور یہی ایک احمدی کی، حقیقی احمدی کی روح ہے اور ہونی چاہئے۔ اور یہ جذبے اُسی وقت جاری رہ سکتے ہیں جب ہم خدا تعالیٰ کے حکموں پر توجہ دینے والے ہوں۔ جب ہم اپنے خدا سے سچا تعلق پیدا کرنے والے ہوں۔ جب ہم مسجد کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کی بیعت میں آنے کا حق ادا کرنے والے ہوں۔ پس ہم اُس وقت اس مسجد کا حق ادا کرنے والے بن سکتے ہیں اور بنیں گے جب ہم ان باتوں کا خیال رکھیں گے، ان کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں گے۔

پس آج اللہ تعالیٰ کے جو احکامات ہیں ان میں سے بعض حکموں کو مَیں آپ کے سامنے رکھوں گا تا کہ ہم اور ہماری نسلیں یہ حق ادا کرتی چلی جانے والی بن جائیں۔ یہ جو آیات شروع میں مَیں نے تلاوت کی ہیں، سورۃ اعراف کی آیات 30 اور 32 ہیں اور مسجد سے متعلق ہیں۔ ان میں اللہ تعالیٰ نے ایک مومن سے بعض توقعات رکھی ہیں بلکہ مومنین کو نصیحت کی ہے کہ مسجد سے منسلک ہونے والے اور حقیقی عبادت گزار ان باتوں کا خیال رکھیں گے تو اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر ان پر پڑے گی۔

پہلی بات یہ کہ اللہ تعالیٰ نے انصاف کا حکم دیا ہے اور انصاف ایک ایسی چیز ہے جو معاشرے کی بنیادی اکائی، جو گھر ہے، اس سے شروع ہو کر بین الاقوامی معاملات تک قائم ہونا انتہائی ضروری ہے۔ یہی وہ چیز ہے جس کے قائم ہونے سے دنیا کا امن وسکون ہر سطح پر قائم ہو سکتا ہے۔ اور یہی چیز ہے جس کا حق ادا نہ کرنے کی صورت میں دنیا میں فتنہ وفساد پیدا ہو سکتا ہے اور ہوتا ہے۔ پھر انصاف صرف معاشرتی معاملات میں نہیں اور بندوں کے ساتھ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کے احکام کا حق ادا کرنا، یہ بھی انصاف کے تقاضے پورے کرنے کا مطالبہ کرتا ہے۔ عبادت کا حق ادا کرنا جس طرح کہ اُس کا حکم ہے، یہ عبادت کے ساتھ انصاف ہے۔ اور اس انصاف کا فائدہ خود انسان کو، عبادت کرنے والے کو اپنی ذات کے لئے ہو رہا ہوتا ہے۔ پس ہر حقیقی مومن کو اپنے عبادت کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ دینی چاہئے اور یہ حق ادا ہو گا جب آپ سب اپنی پانچ وقت کی نمازوں کی حفاظت کریں گے۔ جب قیامِ نماز کی طرف توجہ ہو گی۔ جب ان نمازوں کے ساتھ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا ہو گی۔ جب نمازوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مخلوق بھی حق ادا کرنے کی کوشش ہو رہی ہو گی۔ مخلوق کے جو حق ہیں، مثلاً خاوند کو حکم ہے کہ بیوی کے حق ادا کرو۔ اُن کی ضروریات کا خیال رکھو۔ ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آؤ۔ اُن کے رحمی رشتوں کا خیال رکھو۔ بیوی کے ماں باپ اور بہن بھائی اور دوسرے رشتوں کا احترام کرو۔ بیویوں کے مال پر اور اُن کی کمائی پر نظر نہ رکھو۔ بچوں کے حق ادا کرو، اُن کی تعلیم تربیت کی طرف توجہ کرو۔ اپنے نمونے دکھاؤ کہ وہ دین کی اہمیت کو سمجھیں اور دین سے جُڑے رہیں۔ ہمیشہ یاد رکھیں لڑکے اُس وقت خاص طور پر جب تیرہ چودہ سال کے ہو جائیں عموماً دین کا احترام کرتے ہیں جب وہ دیکھیں کہ اُن کا باپ بھی دین کا احترام کرنے والا ہے۔ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والا ہے۔ نمازوں کا پابند ہے۔ قرآنِ کریم کی تلاوت کرنے کا پابند ہے۔

مَیں نے دیکھا ہے کہ عموماً ماؤں کو اپنے بچوں کی دین کی زیادہ فکر ہوتی ہے یا کم از کم اظہار ضرور میرے سامنے ہوتا ہے۔ دعا کے لئے کہتی ہیں۔ اسی طرح ہر عورت جو ہے، ہر بیوی جو ہے، اُن کو بھی اپنی ذمہ داری ادا کرنے کے لئے انصاف کرنا ہو گا۔ اپنے گھر کے فرائض ادا کریں۔ سب سے پہلی ذمہ داری عورت کی گھر کی ذمہ داری ہے، اس کو سنبھالنا ہے۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں۔ خاوند کے احترام کے ساتھ اُس کے رحمی رشتہ داروں کا بھی احترام کریں۔ بچوں کی تربیت اور نگرانی کریں۔ اس ماحول میں خاص طور پر بچوں کی تربیت کی ماں باپ کو بہت فکر ہونی چاہئے اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ دینی تربیت ماں اور باپ دونوں کا کام ہے۔ بچوں کو یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تم احمدی مسلمان ہو، اور اس کے لئے سب سے پہلے اپنے آپ کو احمدی مسلمان ثابت کرنا ہو گا۔ یہ باور کرانے کی ضرورت ہے کہ تمہاری کیا ذمہ داریاں ہیں؟ سب سے پہلے ماں باپ کو اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہو گا۔ بچوں کو یہ بتانا ہو گا کہ تم میں اور دوسروں میں ایک فرق ہونا چاہئے۔ بچوں کی جب اس نہج پر تربیت ہو گی تو تبھی بچے دین سے جُڑے رہیں گے۔ اور یہی چیز ہے جو بچوں کا حق انصاف سے ادا کرنے والی بناتی ہے۔ اگر ماں باپ اپنے عملی نمونے نہیں دکھا رہے، اگر بچوں کی تربیت کی طرف توجہ نہیں ہے تو پھر انصاف نہیں کر رہے۔ پھر معاشرے کے عمومی تعلقات ہیں۔ یہاں بھی ہر مرد اور عورت جو اپنے آپ کو مومنین میں شمار کرتا ہے یا کروانا چاہتا ہے، اُس کا یہ فرض ہے کہ ایک دوسرے کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کاروباری معاملات ہیں یا کسی بھی قسم کے معاملات ہیں، عدل اور انصاف کے تقاضے پورے کرنے ضروری ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مومنین کی جماعت کو ایک وجود بنایا ہے۔ پس ایک وجود کا معیار اُس وقت قائم ہو سکتا ہے جب دوسرے کی تکلیف کا احساس ہو، اُس کے حق کی ادائیگی کی طرف توجہ ہو۔ جب انصاف کے تقاضے پورے ہوں۔ جس طرح جسم کے کسی حصہ کو تکلیف ہو تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے، اسی طرح دوسرے کی تکلیف کا احساس ہمیں ہونا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہے کہ دوسرے کی تکلیف کا احساس کرو اور یہ ہم جب دنیا کو بتاتے ہیں کہ انصاف اس طرح قائم ہوتا ہے، جب باتیں سناتے ہیں کہ یہ انصاف کس طرح قائم ہونا چاہئے، اسلام کیا کہتا ہے اور دنیا والے یہ باتیں سن کر بڑے متاثر ہوتے ہیں تو اس کے نیک نمونے بھی ہمیں دکھانے ہوں گے۔ یہ بتانا ہو گا کہ یہ پرانی تعلیم نہیں ہے بلکہ یہ حقیقی مومنین کا موجودہ عمل بھی ہے۔

پرسوں یہاں غیروں کے ساتھ، مقامی آسٹریلین باشندوں کے ساتھ مسجد کی افتتاحی تقریب ہوئی تھی تو جو باتیں میں نے کیں وہ اس بات کے اردگرد ہی گھوم رہی تھیں کہ اگر انسانوں کے حقوق کی ادائیگی میں انصاف نہیں اور اس کا باریکی سے احساس نہیں تو عبادتیں بھی ہیچ ہیں، بے فائدہ ہیں۔ اور اگر یہ ادائیگی ہو رہی ہے، پھر اللہ تعالیٰ کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی کرنے والا ہر عمل عبادت بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والی عبادت کے حسن کو مزید نکھار دیتا ہے۔ پس وہ مسلمان جس کے نزدیک نمازوں کی بڑی اہمیت ہے، عبادت کی بڑی اہمیت ہے، وہ اس تلاش میں بھی ہمیشہ رہے گا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی مخلوق کے ساتھ بھی انصاف کے تمام تقاضے پورے کرنے والے تعلقات رکھوں۔ اور ایک احمدی اس حکمت کی بات کو سب سے زیادہ سمجھ سکتا ہے اور جانتا ہے۔ کیونکہ اُس نے زمانے کے امام کو قبول کیا ہے، زمانے کے امام کی بیعت میں آیا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹ سکے۔ تا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کا حق ادا کر سکے، تا کہ اپنے مقصدِ پیدائش کو پہچان سکے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ’’نوعِ انسان پر شفقت اور اُس سے ہمدردی کرنا بہت بڑی عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے یہ ایک زبردست ذریعہ ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 438 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس یہ وہ خوبصورت تعلیم ہے جو جہاں انصاف کے تقاضے پورے کرتی ہے، وہاں خدا تعالیٰ کا قرب بھی دلاتی ہے۔ اور جب انسان مخلوق کے حقوق ادا کرنے کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا حق خالص ہو کر ادا کرنے کے لئے مسجد میں جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے پیار کی آغوش میں آ جاتا ہے۔ پھر عبادت کا حقیقی لطف بھی حاصل ہوتا ہے۔ پھر ایک مومن کی اس عمل پر حکم کرنے کی کوشش کہ وَاَقِیْمُوْا وُجُوْهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ یعنی اور تم ہر مسجد میں اپنی توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھو، اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والا بھی بنائے گی۔ اُن لوگوں میں شامل کرے گی جو یہ مقام حاصل کرتے ہیں۔ اور جیسا کہ ہم جانتے ہیں، ہماری ہر کوشش پر اللہ تعالیٰ کا ایک فعل بھی ہوتا ہے۔ اور ہم کسی نیکی کو اپنے زور سے حاصل نہیں کر سکتے اور اگر اللہ تعالیٰ کا فعل ہمارے کسی عمل کے ساتھ شامل نہ ہو اور اس کے شامل ہو کر ہمیں نیکی کے اعلیٰ نتائج حاصل کرنے والا نہ بنائے تو وہ ہم نیکی حاصل ہی نہیں کر سکتے۔

پس ہماری نیک خواہشات اور ہمارے ہر معاملے میں نیک عمل کی کوشش وہی ہے جو ہماری توجہات اللہ تعالیٰ کی طرف سیدھی رکھنے والا بنائے گی اور اس کے ساتھ جب عبادتیں ہوں گی اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی جائے گی کہ اللہ تعالیٰ ان کو قبول بھی کرے تو پھر وہ حقیقی عبادت بن جاتی ہے اور ہم اس قابل ہوں گے کہ پھر اُن لوگوں میں

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Love For All Hatred For None
SPARSH INFO SOLUTIONS PVT. LTD.
Employee Background Verification Company, Bangalore
Mob.: 9900077866, Website: www.sparshinfo.co.in
DIRECTOR VALIYUDDIN K
"FOR FIELD EXECUTIVE JOBS CONTACT US"

شامل ہوں گے جو وَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ کا گروہ ہے۔ اُن لوگوں میں شامل ہوں گے جو دین کو اُس کے لئے، یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے خالص کرتے ہوئے اُسے پکارتے ہیں اور جو خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنے والے ہیں اُن کو اللہ تعالیٰ کا یہ روشن پیغام راستے دکھا رہا ہے کہ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ: 187) کہ جب دعا کرنے والے مجھے پکارتے ہیں تو میں اُن کی دعا قبول کرتا ہوں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

”دعاؤں کی قبولیت کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ انسان اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرے۔ اگر بدیوں سے نہیں بچ سکتا اور خدا تعالیٰ کی حدود کو توڑتا ہے تو دعاؤں میں کوئی اثر نہیں رہتا۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 21 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پس انسان کا خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کو پکارنا اُس وقت کہلاتا ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تمام قسم کی حدود کا بھی خیال رکھے۔ اور ان حدود کا پتہ چلتا ہے جب ہم قرآنِ کریم کا مطالعہ کرتے ہیں اور اُس میں سے خدا تعالیٰ کے احکامات تلاش کر کے اُن کو نکالتے ہیں۔ یہ احکامات ہی وہ حدود ہیں جن کے اندر رہ کر انسان پھر خدا تعالیٰ کا قرب پاتا ہے اور دعاؤں کی قبولیت کے نشان دیکھتا ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے بنی آدم! ہر مسجد میں اپنی زینت ساتھ لے جایا کرو۔ ایک مومن کی زینت اُس کا تقویٰ کا لباس ہے۔ پس یہاں اُن حدود کی مزید وضاحت ہوگئی جو ایک مومن کے لئے قائم کی گئی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ: ”انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے۔ تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں، جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں، اُن کو جہاں تک طاقت ہو، ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا۔ اور ناجائز مواضع سے روکنا اور اُن کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا“۔ اور اس سے ہوشیار رہنا۔ ان اعضاء کے پوشیدہ حملے کیا ہوں گے؟ ان کے پوشیدہ حملے یہ ہیں کہ شیطان ان کے غلط استعمال کی طرف ورغلاتا ہے۔ فرمایا: ”اور اس کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خدا تعالیٰ نے قرآنِ شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لِبَاسُ التَّقْوٰى قرآنِ شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی اُن کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے۔“ (براہین احمدیہ حصہ پنجم روحانی خزائن جلد 21 ایڈیشن 2003ء صفحہ 210-219) یعنی کہ باریک سے باریک پہلو جو ہیں اُن کے متعلق بھی حتی الوسع کوشش کرے کہ اُن پر کاربند رہنا ہے، اُن پر عمل کرنا ہے۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا کہ اس اقتباس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزید وضاحت فرما دی ہے کہ پہلے اپنی امانتوں کا خیال رکھنا ہے اور اپنے عہدوں کا خیال رکھنا ہے۔ ایک احمدی کے سپرد وہ امانت ہے جو ادا کرنے کا خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اُس نے عہد کیا ہے اور وہ ہے دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ اگر اس امانت کی حفاظت اور اس کی ادائیگی ہم کرتے رہیں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہماری عبادتیں ہمیں اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والی بنتی رہیں گی۔ دعاؤں کی قبولیت کے نشان ہم دیکھنے والے ہوں گے، انشاء اللہ۔ ہمارا ہر عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی تلاش میں اُٹھنے والا ہوگا۔ ہمارا مسجد میں آنا خالصۃً لِلّٰہ ہوگا۔ مسجد کی تعمیر کے بعد اب جو لوگوں کی اس طرف توجہ ہوگی، اس کا حق ادا کرنے کے لئے بھی ہم ہوں گے۔

پس مسجد کے بننے پر اس بات پر راضی نہ ہو جائیں کہ ہم نے مسجد بنا لی۔ اب مسجد بننے کے بعد آپ کی ذمہ داریاں مزید بڑھ گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسجد میں اُس کی زینت کے ساتھ جاؤ۔ جس کا حسن تقویٰ سے نکھرتا ہے۔ اور جیسا کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے سے بتایا کہ تقویٰ اُس وقت ظاہر ہوتا ہے جب اللہ تعالیٰ کے حقوق اور بندوں کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں۔ جب اپنی عبادتوں کے معیار اونچے کرنے کی کوشش ہو، جب اپنی نمازوں کی بھی حفاظت ہو، جب مسجد کے تقدس کا بھی خیال ہو۔

بہت سے لوگ جو دعا کے لئے کہتے ہیں۔ یہاں بھی بعض ملاقاتوں کے دوران ملتے ہیں، تو کہتے ہیں تو اُن میں سے بعض کے چہروں سے پتہ لگ رہا ہوتا ہے کہ ایک رسمی بات ہے یا کم از کم خود جو بات کہہ رہے ہیں اُس پر عمل نہیں کر رہے۔ خود اُن کی دعاؤں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ نمازوں کی طرف توجہ نہیں ہے۔ جب بھی مَیں نے اُن سے پوچھا یا پوچھتا ہوں کہ تم خود بھی پانچ وقت کی نماز پڑھتے ہو؟ تو ٹال مٹول والا جواب ہوتا ہے۔ یہ جو تصور ہے کہ دعا کے لئے کہہ دو اور خود کچھ نہ کرو، یہ بالکل غلط تصور ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا مقصد اسلام کی سأۃ ثانیہ ہے۔ نئی زمین اور نیا آسمان پیدا کرنا ہے اور یہ مقصد اُس وقت تک پورا نہیں ہو سکتا جب تک ہم میں سے ہر ایک مرد عورت، جوان اور بوڑھا تقویٰ پر چلتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی امانتوں کا حق ادا کرنے والا نہ بنے۔ اپنے عہد کو پورا کرنے والا نہ بنے۔ اگر مجھے دعا کے لئے کہا ہے تو خود بھی تو دعاؤں کی طرف توجہ کریں۔ خود بھی تو نمازوں کی طرف توجہ کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنے ایک صحابی کو یہی فرمایا تھا کہ اگر تم وہ مقصد چاہتے ہو اور اُس کے لئے مجھے دعا کے لئے کہہ رہے ہو تو پھر خود بھی تم دعاؤں سے میری مدد کرو اور اپنے عمل سے میری مدد کرو۔ الٰہی جماعتوں کا اصل مقصد یہی ہے کہ ہر ایک کا خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو۔ اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک جگہ یہ بھی فرمایا ہے، پہلے بھی میں یہاں کسی خطبہ میں ذکر کر چکا ہوں کہ ولی بنو، ولی پرست نہ بنو اور پیر بنو اور پیر پرست نہ بنو۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 18 اکتوبر 2013ء۔ ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 139۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

یعنی ہر ایک اپنا خدا تعالیٰ سے تعلق رکھے اور پھر مومنین کی جماعت دعاؤں سے ایک دوسرے کی مدد کریں اور اُن کے دوسرے حقوق ادا کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی عبادتوں کے بھی حق ادا کریں اور مخلوق کے بھی حق ادا کریں۔ اپنے اخلاق کے وہ معیار قائم کریں جس سے غیروں کی بھی آپ کی طرف توجہ پیدا ہو۔ لیکن یہاں یاد رکھنا چاہئے کہ پیر اور ولی بننے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی گدی بنا لے گا، بلکہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا ہو اور یہ بھی اُسی صورت میں پیدا ہوگا جب خلافت کے ساتھ ایک وفا کا تعلق ہوگا اور جماعت کے ساتھ جب جڑے رہیں گے۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی جماعت کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے اُنہی لوگوں کی ترقی کی پیشگوئی فرمائی ہے جو جماعت کے ساتھ منسلک رہیں گے۔

(سنن ابن ماجہ کتاب الفتن باب افتراق الامم حدیث 3992)

پس اس بات کو ہمیشہ یاد رکھیں۔ اور جیسا کہ مَیں نے کہا اس مسجد کے بننے سے یہاں رہنے والے احمدیوں کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں کہ انہوں نے اس مسجد کو آباد بھی کرنا ہے اور اس مسجد میں اس زینت کو لے کر آنا ہے جو خدا تعالیٰ کی نظر میں زینت ہے۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اور ایک دوسرے کے حقوق بھی ادا کرنے ہیں۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اور علاقے میں حقیقی اسلام کا پیغام بھی پہنچانا ہے۔ یہ بھی ذمہ داری ہے آپ کی۔ اگر یہ حق ادا کرتے رہیں گے تو امید ہے آپ کی مسجد کی تعمیر کے لئے کی گئی مالی قربانیاں اور وقت کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے ہاں یقیناً مقبول ہوں گی۔ اور اللہ کرے کہ ایسا ہی ہو۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر کے نظارے آپ دیکھنے والے ہوں گے۔

پس اس سوچ کے ساتھ اس مسجد میں آئیں اور اُسے آباد رکھیں۔ ایک حدیث میں آتا ہے کہ عبادت کے جذبے سے صبح شام مسجد میں آنے والوں کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں مہمان نوازی ہوتی ہے۔

(صحیح البخاری کتاب الاذان باب فضل من غدا الی المسجد و من راح حدیث 662)۔

اور پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ ایک نماز سے دوسری نماز تک کا جو درمیانی فاصلہ ہے ایک مومن کے لئے اگر وہ خالص توجہ اللہ تعالیٰ کے لئے رکھتا ہے تو اسی طرح ہے جس طرح سرحد کی حفاظت کے انتظامات کر رہا ہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب فضل اسباغ الوضوء علی المکارہ حدیث 587)۔

شیطان سے حفاظت میں رہتا ہے۔ اور جب اگلی نماز کے لئے مسجد میں داخل ہوتا ہے تو پھر لباسِ تقویٰ کے ساتھ جاتا ہے جو بہترین زینت ہے۔ پس اس مادی دنیا میں یہ معیار قائم کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے اور اس ذمہ داری کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ اور جب یہ حقیقت ہم سمجھ لیں گے، اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے، اس زینت کے ساتھ مسجدوں میں جائیں گے جو خدا تعالیٰ کو پسند ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو پہلے سے بڑھ کر انشاء اللہ تعالیٰ حاصل کرتے چلے جائیں گے۔

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”اللہ کا لفظ اسی ہستی پر بولا جاتا ہے جس میں کوئی نقص ہو ہی نہیں۔“

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۴۸)

منجانب: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

گردھاری لال، ملکھی رام سیالکوٹ والے کی پرانی دُوکان
لوتھرا جیولرز قادیان
LUTHRA JEWELLERS SIGN OF PURITY
Since 1948
Kewal krishan & Karan Luthra
Shivala Chowk, Main Bazar , Qadian
Ph.9888 594 111, 8054 893 264
E-mail: luthrajewellers@live.com

اس دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَاتُسْرِفُوْا۔ اِنَّہٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ کہ کھاؤ اور پیو اور حد سے تجاوز نہ کرو، کیونکہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔ اس کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ کھانے پینے میں اعتدال ہونا چاہئے اور ہر قسم کی حلال اور طیب غذا کھانی چاہئے اور اُس میں بھی اعتدال ہو۔ کیونکہ غذا کا اثر بھی انسان کے خیالات اور جذبات پر ہوتا ہے اور پھر یہ بھی ہے کہ ضرورت سے زیادہ کھانا انسان کو سست اور کاہل بنا دیتا ہے۔ رات کا کھانا زیادہ کھایا ہو تو ایسی گہری نیند آتی ہے کہ انسان صبح فجر کی نماز پہ نہیں اُٹھ سکتا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے اور یہ تو دوسری جگہ قرآنِ شریف میں بھی ہے کہ غیر مومنوں کی نشانی ہے کہ وہ کھانے پینے کی طرف ہی دھیان رکھتے ہیں، جس طرح صرف جانوروں کا یہ کام ہے کہ کھانا اور پینا اُن کا مقصد ہو، جبکہ مومن کا مقصد بہت بالا ہے۔ اور یہ مقصد اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمام حلال اور طیب چیزیں انسان کے فائدے کے لئے بنائی ہیں لیکن دنیا کا حصول مقصد نہیں ہونا چاہئے۔ ان سے فائدہ ضرور اُٹھائے لیکن یہی مقصد نہ ہو۔ بلکہ خدا کی رضا کا حصول مقصد ہو اور یہ اُسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ دنیاوی فائدوں کے حصول کے لئے اسراف نہ کیا جائے، ضرورت سے زیادہ اُن کو سر پر سوار نہ کیا جائے، اُن کو عبادتوں میں روک نہ بننے دیا جائے۔ اگر یہ دنیاوی اَکل وشرب، کھانا پینا عبادتوں میں روک بن جائے، دنیاوی لذات عبادت پر غالب آجائیں تو ایسے اسراف کو خدا تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔

پس ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اعتدال کے ساتھ ہر کام ہو تو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔ دنیا کمانے سے خدا تعالیٰ نے نہیں روکا، بلکہ اس بات پر توجہ دلائی ہے کہ مومنین کو اپنے کام کرنے چاہئیں اور پوری توجہ سے کرنے چاہئیں اور وہاں بھی انصاف کرنا چاہئے۔ لیکن اگر دنیا کمانا دین کو بھلانے کا باعث بن جائے، نمازوں کی طرف سے توجہ ہٹانے کا باعث بن جائے تو یہ بات پھر انسان کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے محروم کر دیتی ہے۔ خدا تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو ایسے اسراف سے بچائے جو خدا تعالیٰ سے دُور کرے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت کی اکثریت ان ذمہ داریوں کو سمجھنے والی ہے اور جیسا کہ میں نے مالی قربانی کے ذکر میں بتایا تھا، کہ بڑھ چڑھ کر قربانی کرنے والی ہے۔ اور مالی قربانی کی روح کو سمجھنے والی ہے۔ صرف اپنی ذات پر ہی خرچ نہیں کرتے۔ لیکن جیسا کہ مَیں کئی مرتبہ اس فکر کا اظہار کر چکا ہوں کہ مسجدوں کی آبادی کی طرف بھی اسی جذبے سے مستقل توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا یہ مسجد جو آپ نے بنائی ہے بڑی خوبصورت ہے۔ منارہ ہے، گنبد بھی ہے، باہر سے بہت خوبصورت لگتے ہیں۔ مسجد کا جو مسقّف حصہ ہے، covered area ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی بڑا ہے۔ اور ہال کا بھی مَیں پہلے ذکر کر چکا ہوں، یہاں ہال بھی ہے۔ پہلا، پرانا ہال ہے، اس کو بھی رینوویٹ (renovate) کر کے بڑا خوبصورت بنا دیا ہے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ دونوں ہال ملا کے اب یہاں تقریباً ایک ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے اس وقت آپ شاید پانچ چھ سو کی تعداد میں یہاں ہوں گے، اور اس لحاظ سے بہت گنجائش موجود ہے۔ اور آپ کو یہ مسجد شاید بڑی لگ رہی ہو۔ آج تو سڈنی سے بھی اور باقی جگہوں سے بھی شاید کچھ لوگ آئے ہوں، اس لئے مسجد بھری ہوئی ہے۔ لیکن اگر یہاں کی لوکل آبادی ہو تو شاید مسجد تھوڑی سی خالی بھی نظر آئے۔ بہرحال میری دعا ہے کہ یہ تعداد بڑھے اور مقامی لوگوں سے یہ مسجد بھر جائے اور تھوڑی پڑ جائے۔ لیکن ہماری حقیقی خوشی اُس وقت ہو گی جب پاکستان سے آنے والے احمدیوں سے نہیں بلکہ مقامی باشندوں سے یہ مسجد بھرے اور نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو۔ لیکن یہ خواہش اور یہ کام تبلیغ کے بغیر پورا نہیں ہوسکتا۔ پس تبلیغ کی کوشش اور اس کے لئے دعا کو بڑھائیں۔ کوشش بھی بڑھنی چاہئے اور دعا کی طرف توجہ بھی ہونی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ یہ مسجد جلد چھوٹی پڑ جائے اور مزید مسجدیں بنتی چلی جائیں۔ یہ مسجد اس علاقے میں آپ کی انتہا نہیں ہے بلکہ یہ پہلا قدم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ مسجد سے اسلام کا تعارف ہوتا ہے اور لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے اسلام کی طرف۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 4 صفحہ 93 ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ تعالیٰ کرے کہ مقامی لوگوں میں جلد سے جلد اس طرف توجہ پیدا ہو اور انشاء اللہ تعالیٰ امید ہے کہ ہو گی۔ دنیا میں جہاں بھی ہماری مساجد بنی ہیں اسلام کا تعارف کئی گنا بڑھا ہے۔ پس پہلے بھی میں کہہ چکا ہوں کہ اس لحاظ سے بھی اپنی ذمہ داری کو سمجھیں کہ اس تعارف کی وجہ سے آپ کی طرف اردگرد کے لوگوں کی نظر پہلے سے زیادہ گہری پڑے گی۔ آپ جو پاکستان سے آئے ہیں، اس لئے کہ وہاں آزادی سے مسجدوں میں عبادت نہیں کر سکتے تھے، اس لئے آئے ہیں کہ آزادی سے اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے، احمدی مسلمان ہونے کا اظہار نہیں کر سکتے تھے۔ پس یہاں اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش کر کے اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر حاصل کرنے والے بنیں کہ لوگوں کو اسلام کا خوبصورت پیغام پہنچائیں۔ آپ کا یعنی اکثریت کا یہاں کسی خوبی کی وجہ سے آنا نہیں ہوا بلکہ جیسا کہ مَیں نے کہا، احمدیت کی پاکستان میں مخالفت کی وجہ سے ہے۔ پس اپنی نسلوں کو بھی یہ احساس دلائیں کہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کا شکر اُس وقت ادا ہوگا، جب ہم مسجد کی آبادی کی طرف توجہ دیں گے، اس کا حق ادا کرنے والے بنیں گے اور پھر تبلیغ کی طرف بھی توجہ دیں گے۔

آج بھی کوئی نہ کوئی مقدمہ پاکستان میں اسی طرح ہر روز بنتا رہتا ہے۔ اور بڑے مضحکہ خیز مقدمے بنتے ہیں۔ ابھی کل پرسوں کی ڈاک میں مَیں دیکھ رہا تھا۔ ایک گاؤں میں دو آدمیوں کی طرف سے ایک ایف آئی آر درج کروائی گئی کہ میں نے دیکھا تھا ایک منارہ تھا اور ایک گنبد نظر آیا، میں وہاں قریب گیا تو پتہ لگا یہ مسجد تو قادیانیوں کی ہے۔ میرے جذبات مجروح ہوگئے۔ شروع اس طرح کیا جس طرح کوئی مسافر ہے۔ پھر میں چار دن اس تلاش میں رہا کہ یہ مسجد بنانے والا کون شخص ہے۔ پھر پتہ لگا آٹھ آدمی یہاں رہتے ہیں جو نماز پڑھتے ہیں۔ اُن کو میں نے سمجھایا کہ منارہ گرا دو، گنبد گرا دو، لیکن وہ نہیں مانے اور میرے جذبات مجروح ہو گئے ہیں اس لئے مقدمہ درج کیا جائے۔ تو یہ حالات ہیں پاکستان میں۔ اب تو چھوٹے چھوٹے گاؤں میں بھی یہ حالات پیدا ہو رہے ہیں۔ تو ایسے حالات میں وہاں لوگ رہ رہے ہیں اور آپ میں سے بعض بھی ایسے حالات میں رہتے ہوئے یہاں آئے ہیں۔ پس ان حالات کو بھول نہ جائیں، یاد رکھیں اور اپنی مسجدوں کے حق ادا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

❁❁❁

خلیفہ کی آواز ہر احمدی سنے

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں:۔

’’ہر خطبہ جو میں پڑھتا ہوں ہر تقریر جو میں کرتا ہوں ہر تحریر جو میں لکھتا ہوں اسے ہر احمدی اس نظر سے دیکھے کہ وہ ایک ایسا طالب علم ہے جسے ان باتوں کو یاد کر کے ان کا امتحان دینا ہے اور ان میں جو عمل کرنے کیلئے ہیں ان کا عملی امتحان اس کے ذمہ ہے.... پھر جب پڑھ چکے تو سمجھے کہ اب میں استاد ہوں اور دوسروں کو سکھانا میرا فرض ہے۔‘‘ (خطبات شوری جلد ۲ صفحہ نمبر ۲۱ بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ ۲۰۱۳)

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ

اعلان نکاح

مورخہ ۱۹ اکتوبر ۲۰۱۳ کو مکرم شیخ شمس آزاد (الیکٹریکل انجینئر) ولد مکرم شیخ نظام الدین صاحب آف کیندرا پاڑہ اڈیشہ کا نکاح مکرمہ شگفتہ نجیم صاحبہ (مکینیکل انجینئر) بنت مکرم شیخ جمال الدین صاحب آف کیندا پاڑہ اڈیشہ کے ساتھ مبلغ چار لاکھ اکاون ہزار روپے حق مہر پر نے پڑھایا۔ قارئین سے رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(اسماعیل احمد خان مبلغ سلسلہ کیندرا پاڑہ۔ اُڈیشہ)

وقفِ عارضی کی طرف توجہ دیں اس سے تربیت کے بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ

RAICHURI CONSTRUCTIONS
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985

EMAIL:RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM
B/007,ITKAR SOC ,SURESH NAGAR ,R.T.O ,
ANDHERI (WEST) ,MUMBAI - 400056.
MAQBOOL AHMED: 09987652552 / 09664334252

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

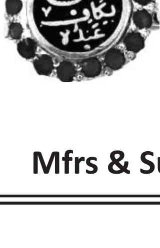

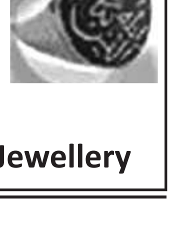

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا 2013ء

❁... خطبہ جمعہ۔ ❁... خلافت جوبلی ہال کی تقریب افتتاح۔

❁... آپ امن کا پیغام ساری دنیا میں بغیر کسی خوف کے اور بغیر کسی کی مدد کے پہنچا رہے ہیں۔ ہمیں آپ جیسے مزید رہنماؤں کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کی آواز جیسی آوازوں کے ذریعہ ہی دنیا میں استحکام پیدا ہوگا۔ آپ امن، امید اور حوصلہ کی آواز ہیں۔ ❁... آپ اپنے ساتھ ایک جذبہ اور توانائی لائے ہیں جو آپ کی مذہبی برداشت پیدا کرنے کے عزم کا اظہار کرتا ہے۔ ایسا عزم جس کے ذریعہ آپ اپنا پیغام ساری دنیا تک پہنچا دینا چاہتے ہیں۔

❁... احمدی مسلمان بہت اچھے لوگ ہیں۔ وہ اس لئے اچھے ہیں کہ وہ ایماندار، خدا والے، نیک اور پُرامن لوگ ہیں اور خدا کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

(تقریب میں شامل مہمانوں کے ایڈریسز)

❁... حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت ہمیشہ بنی نوع انسان کی توجہ خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف مبذول کرواتی رہے گی۔

❁... جماعتِ احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ خود حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور ان کے تمام خلفاء نے جنگوں سے بچنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ ❁... ہر قسم کے ظلم، بدعنوانی اور انتشار کے خلاف اپنی آواز انصاف کے ساتھ بلند کریں تا کہ دنیا تباہی سے بچ سکے۔

(خلافت جوبلی ہال کی افتتاحی تقریب میں حضور انور کا خطاب)

❁... تقریب کے اختتام پر مہمانوں کے تاثرات۔ ❁... ABC نیوز چینل پر حضور انور کے انٹرویو کی کوریج۔ یہ انٹرویو دنیا کے 46 ممالک میں دیکھا اور سنا گیا۔

18 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک 2013ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح پانچ بج کر دس منٹ پر مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

آج جمعۃ المبارک کا دن تھا۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ آسٹریلیا کے دوران یہ تیسرا خطبہ تھا جو MTA انٹرنیشنل کے ذریعہ دنیا بھر میں Live جا رہا تھا۔ پہلا خطبہ جمعہ سڈنی میں جلسہ گاہ سے Live نشر ہوا۔ جب کہ دوسرا خطبہ جمعہ میلبورن شہر میں جماعت کے سینٹر سے براہ راست Live نشر ہوا۔ اور اب یہ تیسرا خطبہ جمعہ ''مسجد بیت الہدیٰ سڈنی'' سے Live نشر ہو رہا تھا۔ آسٹریلیا کے اِس برّاعظم سے مسلسل یہ Live نشریات MTA کے لئے بھی ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر آنے والا دن نئی کامیابیوں کے ساتھ طلوع ہو رہا ہے۔

خطبہ جمعہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک بجے مسجد بیت الہدیٰ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کی تلاوت فرمائی: وَقُلْ لِّعِبَادِیْ یَقُوْلُوا الَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَنْزَغُ بَیْنَهُمْ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوًّا مُّبِیْنًا۔ (بنی اسرائیل:54) اس آیت کا ترجمہ ہے کہ: ''اور تو میرے بندوں سے کہہ دے کہ ایسی بات کیا کریں جو سب سے اچھی ہو۔ یقیناً شیطان ان کے درمیان فساد ڈالتا ہے۔ شیطان بے شک انسان کا کھلا کھلا دشمن ہے۔''

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جیسا کہ آپ نے ترجمہ سن لیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کو یہ پیغام دیا ہے کہ وہ بات کہو جو سب سے اچھی ہے

(رپورٹ مرتّبہ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

اور اچھی بات وہی ہے جو خدا تعالیٰ کے نزدیک اچھی ہے۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے ''عِبَادِیْ'' کا لفظ استعمال کیا ہے کہ 'میرے بندے'۔ ہمیں اس بات کا پابند کردیا کہ جو میرے بندے ہیں یا میرے بندے بننے کی تلاش میں ہیں ان کی اب اپنی مرضی نہیں رہی۔ ان کو اپنی مرضی چھوڑ کر میری مرضی کی تلاش کرنی چاہئے اور اچھائیوں اور ان اچھی باتوں کی تلاش کرنی چاہئے جو مجھے یعنی خدا تعالیٰ کو پسند ہیں۔ اس کی مزید وضاحت اللہ تعالیٰ نے سورۃ البقرۃ میں یوں فرمائی ہے کہ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ۔ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لِیْ وَلْیُؤْمِنُوْا بِیْ لَعَلَّهُمْ یَرْشُدُوْنَ (البقرۃ:187) اور اے رسول! جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق پوچھیں تو کہہ میں ان کے پاس ہی ہوں۔ جب دعا کرنے والا مجھے پکارے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ سو چاہئے کہ دعا کرنے والے بھی میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا ہدایت پا جائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے 'عبادی' یعنی میرے بندے کی یوں وضاحت فرمائی ہے کہ: وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ اور رسول پر ایمان لاتے ہیں وہی عبادی میں شامل ہیں اور عبادی میں شامل ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے قریب ہیں۔ اور وہ جو ایمان نہیں لاتے خدا تعالیٰ سے دُور ہیں۔

پس سچا عبادی بننے کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے ہر حکم کو مانیں۔ اپنے ایمانوں کو مضبوط کریں۔ اور جب یہ کیفیت ہوگی تو ہر قسم کی بھلائیوں کو حاصل کرنے والے بن جائیں گے۔ دعائیں قبول ہوں گی۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے وہی بات کہا کریں اور وہی کیا بھی کریں جو خدا تعالیٰ کو اچھی لگتی ہے تو پھر لازماً اپنے ایمان کو بڑھانا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے حکموں کی تلاش کرنی ہوگی۔ اپنے عمل اس طرح ڈھالنے ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی نظر میں اچھے اور احسن اور خوبصورت ہیں۔ یہ تو نہیں ہوسکتا کہ ہم عمل تو کچھ کر رہے ہوں اور باتیں کچھ اور ہوں۔ ہمارے عمل تو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہوں لیکن دوسروں کو ہم اُس کے مطابق جو اللہ اور رسول کے حکم ہیں نصیحت کر رہے ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے قول و فعل کے تضاد کو گناہ قرار دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہاں اس معاشرے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آزادی کے نام پر کتنی بے حیائیاں کی جاتی ہیں اور کھلے عام کی جاتی ہیں اور ٹی وی اور انٹرنیٹ پر اور اخباروں میں ان بے حیائیوں کے اشتہار دیئے جاتے ہیں۔ فیشن شو اور ڈریس شو کے نام پر ننگے لباس سکھائے جاتے ہیں۔ بے شک ایسے لوگوں کے قول اور فعل ایک ہیں لیکن خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ مکروہ اور گناہ ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے حکموں کے خلاف ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس بعض لوگ اور نوجوان ایسے لوگوں سے متاثر ہو جاتے ہیں کہ یہ بڑا اکھرا آدمی ہے کہ جو کچھ ظاہر میں ہے وہی اندر بھی ہے۔ دو رنگی نہیں ہے۔ تو انہیں یہ یاد رکھنا چاہے کہ یہ دو رنگی نہ ہونا کوئی نیکی نہیں ہے بلکہ بے حیائیوں کا اشتہار دینا ہے اور اللہ تعالیٰ سے دوری ہے۔ پس اس معاشرے میں رہنے والے نوجوانوں، مردوں، عورتوں کو ایسے ماحول سے بچنے کی انتہائی کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جھک کر اس سے ہمیشہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ پر چلنے کی دعا کرنے چاہئے۔ شیطان سے بچنے کی دعا کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ایک مومن سے جو توقعات رکھتا ہے جن کا اُس نے ایک مومن کو حکم دیا ہے اُن کی تلاش کرنی چاہئے۔ ان باتوں کی تلاش کے لئے ایک مومن کو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تلاش کرنی چاہئے تا کہ احسن اور غیر احسن کا فرق معلوم ہو۔ ان کی حقیقت معلوم ہو اور ان لوگوں میں شمار ہو جن کو خدا تعالیٰ نے عبادی کہہ کر پکارا ہے، ان کی دعاؤں کی قبولیت کی انہیں نوید اور بشارت دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہم احمدیوں پر تو اس زمانے میں یہ بہت بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ ہم نے زمانے کے امام کو مانا ہے۔ یہ عہد کیا ہے کہ ہم اپنے قول اور فعل میں مطابقت رکھیں گے اور ہر وہ کام کریں گے اور اس کے لئے ہر کوشش کریں گے جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک احسن ہے۔ ہمارے قول فعل میں یک رنگی ہوگی۔ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی احسن باتوں کے لئے ہم قرآن کریم کی طرف رجوع کریں گے جہاں سینکڑوں حکم دیئے گئے ہیں۔ احسن اور غیر احسن کا فرق واضح کیا گیا ہے۔ یہ بتایا گیا ہے کہ یہ کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی قرب کی راہوں کے پانے والے بن جاؤ گے۔ یہ نہ کرو گے تو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کے مورد بنو گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قرآن مجید کی مختلف آیات کے حوالہ سے بعض ایسی باتوں کی نشاندہی فرماتے ہوئے افراد جماعت کو اہم نصائح فرمائیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان احسن باتوں اور نیکیوں اور برائیوں کی تفصیل دی ہے۔ مثلاً یہ کہ فرمایا کہ وہ لوگ بھی اللہ کے بندے ہیں جو جھوٹی گواہیاں نہیں دیتے اور جب لغو باتوں کے پاس سے گزرتے ہیں وہ بزرگانہ طور پر بغیر ان میں شامل ہوئے گزر جاتے ہیں۔ یہاں دو باتوں سے روکا ہے۔ ایک جھوٹ سے، ایک لغو بات سے۔ یعنی جھوٹی گواہی نہیں دینی۔ کیسا بھی موقع آئے، جھوٹی گواہی نہیں دینی۔ بلکہ دوسری جگہ فرمایا کہ تمہاری گواہی کا معیار ایسا ہو کہ خواہ اپنے خلاف یا اپنے والدین کے خلاف یا اپنے کسی پیارے اور رشتہ دار کے خلاف گواہی دینی پڑے تو دو۔ پس سچائی قائم کرنے کا یہ معیار ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ مزید فرماتا ہے کہ اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور وہ بات کہو جو پیچ دار نہ ہو بلکہ سچی، کھری اور سیدھی ہو۔ یہ وہ سچائی کا معیار قائم رکھنے کے لئے احسن ہے جس کو کرنے اور پھیلانے کا اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے جائزے لیں تو سچائی کے یہ معیار نظر نہیں آتے۔ ہر قدم پر نفسانی خواہشات کھڑی ہیں۔ کتنے ہیں ہم میں سے، اگر ہم

جائزہ لیں جو بوقت ضرورت اپنے خلاف گواہی دینے کو تیار ہو جائیں، اپنے والدین کے خلاف گواہی دیں، اپنے پیاروں کے خلاف گواہی دیں اور پھر یہ معیار قائم کریں کہ اُن کی روزمرّہ کی گفتگو، کاروباری معاملات وغیرہ میں ہر قسم کی پیچ دار باتوں سے آزاد ہوں۔ کہیں نہ کہیں یا تو ذاتی مفادات آڑے آ جاتے ہیں یا قریبیوں کے مفادات آڑے آ جاتے ہیں۔ یا اَنائیں آڑے آ جاتی ہیں اور غلطی ماننے کو تیار نہیں ہوتے۔ ان باتوں کو پیچ دار بنانے کی کوشش کی جاتی ہے تا کہ اپنی جان بچائی جائے تا کہ اپنے مفادات حاصل کئے جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر اس زمانے میں ٹی وی پر گندی فلمیں ہیں۔ انٹرنیٹ پر انتہائی گندی اور غلیظ فلمیں ہیں، ڈانس اور گانے وغیرہ ہیں۔ بعض انڈین فلموں کے ایسے گانے ہیں جن میں دیوی دیوتاؤں کے نام پر مانگا جا رہا ہوتا ہے یا اُن کی بڑائی بیان کی جا رہی ہوتی ہے جس سے سب سے بڑے اور طاقتور خدا کی نفی ہو رہی ہوتی ہے۔ یا یہ اظہار ہو رہا ہوتا ہے کہ یہ دیوی دیوتا جو ہیں، بت جو ہیں، یہ خدا تک پہنچانے کا ذریعہ ہیں۔ یہ بھی لغویات ہیں، شرک ہیں، شرک اور جھوٹ ایک چیز ہے۔ ایسے گانوں کو بھی نہیں سننا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پھر فیس بک ہے یا ٹوئٹر ہے یا کمپیوٹر وغیرہ پر چیٹنگ (chatting) کی مجالس لگی ہوتی ہیں۔ اور بعض دفعہ ایسی بیہودہ اور ننگی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں کہ جب ایک فریق کی لڑائی ہوتی ہے تو پھر بعض نوجوان وہ باتیں مجھے بھی بھیج دیتے ہیں کہ کیا کیا باتیں ہو رہی تھیں۔ پہلے اس میں خود ہی شامل بھی ہوتے ہیں۔ ایسی باتیں ہوتی ہیں کہ کوئی شریف آدمی اُن کو دیکھ اور سُن نہیں سکتا۔ بڑے بڑے اچھے خاندانوں کے لڑکے اور لڑکیاں اس میں شامل ہوتے ہیں اور اپنا ننگ ظاہر کر رہے ہوتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس ایک احمدی کے لئے ان سے بچنا بہت ضروری ہے۔ ایک احمدی مسلمان کو تو حکم ہے کہ تم احسن قول کی تلاش کرو۔ اُس احسن کی تلاش کرو جو نیکیوں میں بڑھانے والا ہے تا کہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بنو اور جو لعنت ایسے لوگوں پر پڑتی ہے اُس سے بچ سکو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس طرف بہت توجہ کریں۔ اپنے گھروں کو اس انعام سے فائدہ اُٹھانے والا بنائیں جو اللہ تعالیٰ نے ہماری تربیت کے لئے ہمارے علمی اور روحانی اضافے کے لئے ہمیں دیا ہے تا کہ ہماری نسلیں احمدیت پر قائم رہنے والی ہوں۔ پس ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ اپنے آپ کو ایم ٹی اے سے جوڑیں۔ اب خطبات کے علاوہ اور بھی بہت سے لائیو پروگرام آ رہے ہیں جو جہاں دینی اور روحانی ترقی کا باعث ہیں وہاں علمی ترقی کا بھی باعث ہیں۔ جماعت اس پر ہر سال لاکھوں ڈالر خرچ کرتی ہے۔ اس لئے کہ جماعت کے افراد کی تربیت ہو۔ اگر افرادِ جماعت اس سے بھرپور فائدہ نہیں اُٹھائیں گے تو اپنے آپ کو محروم کریں گے۔ غیر تو اس سے اب بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں۔ اور جماعت کی سچائی اُن پر واضح ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کی توحید اور اسلام کی حقانیت کا اُنہیں پتہ چل رہا ہے اور صحیح ادراک ہو رہا ہے۔ پس یہاں کے رہنے والے احمدیوں کو بھی اور دنیا کے رہنے والے احمدیوں کو بھی ایم ٹی اے سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔ ایم ٹی اے کی ایک اور برکت بھی ہے کہ یہ جماعت کو خلافت کی برکات سے جوڑنے کا بھی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پس اس سے فائدہ اُٹھانا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نمازوں کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کا ہے، حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی بیٹی تھیں اور مکرم سید میر محمود احمد ناصر صاحب کی اہلیہ۔ 14/ اکتوبر کی رات کو تقریباً بارہ بجے ربوہ میں ان کا انتقال ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ عید والے ان کی تدفین ہوئی تھی۔

محترمہ صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کا ذکرِ خیر کرتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آپ قادیان میں 21/ دسمبر 1936ء کو پیدا ہوئی تھیں اور قادیان میں دار المسیح میں ان کی پیدائش ہوئی۔ حضرت امّاں جان اور خلیفہ ثانی نے اُس وقت ان کے لئے بڑی دعائیں کیں۔ آپ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کی بیٹی تھیں، اور حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نواسی تھیں۔ حضرت ڈاکٹر میر اسماعیل صاحب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ماموں بھی تھے۔

مکرم میر محمود احمد ناصر جو واقفِ زندگی ہیں اور سپین میں بھی اور امریکہ میں بھی مبلغ رہے ان کو ان کے ساتھ رہنے کا موقع ملا اور مبلغ کی بیوی کا جو حق ہوتا ہے وہ انہوں نے ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لجنہ مرکزیہ پاکستان میں بھی یہ مختلف عہدوں پر سیکرٹری کے طور پر خدمات بجا لاتی رہی ہیں۔ خلافت سے بڑا وفا کا تعلق تھا۔ میری خالہ تھیں لیکن خلافت کے بعد جو احترام اور محبت اور پیار اور عزت کا تعلق تھا وہ بہت بڑھ گیا تھا۔ ان کے چار بیٹے اور ایک بیٹی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آخر میں فرمایا: اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے۔ نمازوں کے بعد ان کا غائب جنازہ ادا ہوگا۔

[خطبہ جمعہ کا مکمل متن الفضل انٹرنیشنل کے 8 نومبر 2013ء کے شمارہ میں شائع ہو چکا ہے۔]

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ دو بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور نے صاحبزادی امۃ المتین صاحبہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

خلافت جوبلی ہال کا افتتاح

آج پروگرام کے مطابق نئے تعمیر ہونے والے "Khilafat Centenary Hall" کا افتتاح تھا اور اس تعلق میں "Peace Convention & Inauguration of Khilafat Centenary Hall" کے نام سے ایک تقریب کا اہتمام اس ہال کے اندر کیا گیا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سال 2006ء میں اپنے دورہ آسٹریلیا کے دوران اس ہال کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ اس وسیع و عریض ہال میں قریباً 1400 افراد کے نماز پڑھنے کی گنجائش ہے۔ اس ہال کے ایک طرف دو منزلہ دفاتر بنائے گئے ہیں اور میٹنگ روم بھی ہے۔ لجنہ اور دوسری ذیلی تنظیموں کے دفاتر ہیں۔ اور اسی طرح ہال کے باہر ایک حصّہ میں بڑا مرکزی کچن تعمیر کیا گیا ہے جو کہ ایک لنگر خانہ کی صورت میں ہے۔ جلسہ سالانہ آسٹریلیا کے موقع پر چار ہزار سے زائد مہمانوں کے لئے کھانا اسی مرکزی کچن سے تیار ہوتا تھا۔ یہ ہال اتنا وسیع ہے کہ اس میں آٹھ Indoor Games کھیلی جا سکتی ہیں۔

چھ بج کر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر ہال کی بیرونی دیوار پر لگی ہوئی تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔

جوبلی ہال کے افتتاح کے موقع پر منعقدہ خصوصی تقریب میں شامل بعض مہمانوں کا تعارف

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہال کے اندر سٹیج پر تشریف لے آئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آمد سے قبل اس تقریب میں شامل ہونے کے لئے آنے والے مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

اس تقریب میں شامل ہونے والے مہمانوں میں Senator The Hon. Concetta Fierravanti-Wells وزیر اعظم آسٹریلیا کی نمائندگی میں آئی تھیں۔

اس کے علاوہ فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Hon. ED Husic، فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Hon. Phillip Ruddock، Hon.Victor Dominello ممبر پارلیمنٹ منسٹر فار سٹیزن شپ، Mr. John Robertson ممبر پارلیمنٹ اپوزیشن لیڈر NSW، Hon. Kevin Conolly فیڈرل ممبر پارلیمنٹ، Hon. David Clarke پارلیمانی سیکرٹری فار لاء اینڈ جسٹس، Superintendant Wayne Cox چیف ایریا کمانڈر، پولیس آفیسر Paul Bates، Ms. Michelle Rowland فیڈرل ممبر پارلیمنٹ، کونسلر Mrs. Marissa Clark، Hon. Shaoquett Moselmane ممبر پارلیمنٹ، کونسلر Jacqueline Donaldson، Mr. Paul Power(Ceo Refugee Council of Australia)، Hon. Amanda Fazio MLC، Mr. Sam Asante غانین ایسوسی ایشن کے ایگزیکٹو ممبر اور چرچ کے پادری، Ms. Franklyn Koshie چیئر مین آف غانین ایسوسی ایشن، سپرنٹنڈنٹ Peter Lennon کمانڈر Fairfield ایریا، بلیک ٹاؤن اور Paramatta شہروں کے کونسلر، Mr. Michael Regan میئر Warring کونسل، ایڈیٹر Indian Herald، ایڈیٹر انچیف Sadef e Watan، ایڈیٹر Awaaz، پروفیسر Nihal Agar چیئر پرسن ہندو کونسل آف آسٹریلیا، پادری Steve Anglican Church Reimer اور Mr. Robert Bock ایجوکیشن اینڈ امیگریشن Consultant شامل تھے۔

اس کے علاوہ ڈاکٹرز، پروفیسرز، ٹیچرز، وکلاء اور زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے مہمان اس تقریب میں شرکت کے لئے آئے ہوئے تھے۔

تقریب کا باقاعدہ آغاز

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مجیب الرحمن صاحب سنوری نے کی اور اس کا انگریزی زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اس کے بعد نیشنل سیکرٹری امور خارجہ مکرم مرزا رمضان شریف صاحب نے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اپنا تعارفی ایڈریس پیش کیا۔

بعض مہمانوں کے ایڈریسز

❁ ...**بعد ازاں Senator Concetta Fierravanti Wells نے جو کہ وزیر اعظم آسٹریلیا جناب ٹونی ایبٹ کی نمائندگی کر رہی تھیں اور پارلیمانی سیکرٹری بھی ہیں اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا کہ** میں عزّت مآب خلیفۃ المسیح کی آسٹریلیا میں تشریف آوری پر خوش آمدید کہتی ہوں۔ خلیفۃ المسیح کی خدمات بطور ایک روحانی رہنما انتہائی قابل قدر ہیں۔

موصوفہ نے کہا: میں یہاں پر اُن عظیم مسلمانوں کی کوششوں کا بھی اعتراف کرتی ہوں جنہوں نے ہمارے ملک کی تاریخ کے اوائل میں انیسویں صدی میں خدمات انجام دیں۔ ان میں مجھے حسن موسیٰ خان صاحب کا بھی پتہ ہے جو کہ 1842ء میں پیدا ہوئے اور آسٹریلیا کے پہلے احمدی تھے۔ وہ Karrakatta پرتھ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔

موصوفہ نے کہا: مَیں عزّت مآب خلیفۃ المسیح کے اس بیان سے بہت خوش ہوں جو انہوں نے Koblenz (جرمنی) میں 2012ء میں دیا جس میں آپ نے فرمایا: سچی وفاداری ایک ایسے تعلق سے پیدا ہوتی ہے جو کہ اخلاص اور بلند کردار سے قائم ہو۔ ہر شہری چاہے وہ کسی بھی ملک سے تعلق رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے اس ملک سے تعلق سچّی وفاداری اور ایمان داری سے قائم کرے۔

موصوفہ نے کہا: احمدیہ جماعت ان تمام مشترک اخلاق پر کاربند ہے جو ہمارے آسٹریلوی معاشرے کو متحد کرتے ہیں۔ میں آپ میں سے بہت سوں کی قربانیوں کو سمجھ

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

سیدنا حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

''انسان اصل میں اُنسان سے ہے یعنی دو محبتوں کا مجموعہ ہے۔ ایک اُنس وہ خدا سے کرتا ہے دوسرا اُنس انسان سے۔'' (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۶)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیما پوری۔ صدر و ضلعی امیر جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

سکتی ہوں۔ کیونکہ میں خود یہاں ہجرت کر کے آنے والے والدین کی بیٹی ہوں۔ آپ کی جماعت انتہائی قابل قدر اور آسٹریلیا کے معاشرے سے گہرے طور پر وابستہ ہے۔

❁ **... اس کے بعد فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Hon. ED Husic** نے (جو حزب اختلاف کی نمائندگی بھی کر رہے تھے۔ موصوف آسٹرلین پارلیمنٹ میں پہلے مسلمان ممبر پارلیمنٹ ہیں اور بوزنیا سے ہجرت کر کے آسٹریلیا آباد ہوئے تھے) **اپنے ایڈریس میں کہا:** خلیفۃ المسیح عزّت مآب! یہ انتہائی قابل عزّت بات ہے کہ مجھے آپ کے ساتھ آج وقت گزارنے کا موقع مل رہا ہے اور میں آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔ مجھے یہ بتانے میں خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ آپ کی جماعت آپ کے آنے کی وجہ سے بہت خوش نظر آتی ہے۔ خلیفۃ المسیح کا آسٹریلیا میں تشریف لانا دراصل آسٹریلیا میں احمدیوں کی 110 سالہ تاریخ میں کسی احمدیہ روحانی رہنما کا چوتھی دفعہ آنا ہے۔ میں یہ کہنا چاہوں گا کہ جب آپ عزّت مآب آسٹریلیا سے جائیں گے تو اپنی جماعت پر فخر کر سکیں گے۔ جماعت احمدیہ کے ارکان مختلف شعبوں میں، مختلف پیشوں کے ذریعہ اور دیگر ہر طرح سے انتہائی مثالی شہری ہیں۔

خلیفۃ المسیح عزّت مآب! آج آپ کا یہاں آنا خصوصًا بہت خوش آئند ہے کیونکہ آپ اپنے ساتھ ایک جذبہ اور توانائی لائے ہیں جو آپ کی مذہبی برداشت پیدا کرنے کے عزم کا اظہار کرتا ہے۔ ایسا عزم جس کے ذریعہ آپ اپنا پیغام ساری دنیا تک پہنچا دینا چاہتے ہیں۔ اسی وجہ آج آپ کا آسٹریلیا آنا بہت ہی اہمیت کا حامل ہے۔ آپ امن کے قیام اور مذہبی رواداری کا پیغام پھیلا رہے ہیں اور اس کے لئے یورپین پارلیمنٹ، US کانگریس اور دیگر رہنماؤں سے آپ نے قیام امن کے لئے خطابات میں امن کا پیغام دیا ہے۔

موصوف نے کہا: آپ کا یہ دورہ یادگار رہے گا اور برس ہا برس بڑی اہمیت سے دیکھا جاتا رہے گا اور یقینا میں آج آپ کے ساتھ وقت گزارنے پر عزّت محسوس کر رہا ہوں اور آپ کو خوش آمدید کہتا ہوں۔

❁ **... بعد ازاں فیڈرل ممبر پارلیمنٹ Hon. Philip Ruddock** نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف 17 دفعہ ممبر پارلیمنٹ کا الیکشن جیت چکے ہیں اور اس وقت آسٹریلیا کے ایوان House of Representatives میں سب سے لمبے عرصہ سے منتخب نمائندہ ہیں۔ آپ 40 سال سے زائد عرصہ سے پارلیمنٹ کے نمائندہ ہیں۔ آپ کو Father of Parliament کہا جاتا ہے۔ حکومتی لبرل پارٹی کے انتہائی اثر و رسوخ والے سیاستدان ہیں۔

موصوف نے اپنے ایڈریس میں کہا: عزت مآب خلیفۃ المسیح کو میں خوش آمدید کہتا ہوں۔ اور آپ کو ایک دفعہ پھر سے خوش آمدید کہنے پر مَیں اسے اپنی عزّت افزائی سمجھتا ہوں۔ جب کہ یہ میری انتہائی خوش قسمتی ہے کہ میں آپ سے 2006ء میں بھی ملا تھا۔

میرے لئے یہ بھی عزّت کی بات ہے کہ آسٹریلیا کے امیگریشن منسٹر کے طور پر ساڑھے سات سال کام کرنے کا موقع ملا جس کے دوران ہم نے پاکستان سے انسانی ہمدردی کے طور پر ہزاروں احمدیوں کو یہاں ہجرت کرنے کا موقع دیا جو کہ انتہائی ظلم کا شکار تھے۔ یہ صورتحال ہمارے لئے تشویش کا باعث ہے کہ احمدیوں پر ظلم بعض دوسرے ممالک میں بھی ہو رہا ہے۔

موصوف نے کہا: عزّت مآب خلیفۃ المسیح! مَیں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کے پیروکاروں کا ہمیشہ اس ملک میں خیر مقدم ہوتا رہے گا۔ آج یہاں اتنی بڑی تعداد میں ممبران پارلیمنٹ کی موجودگی یہ ظاہر کرتی ہے کہ احمدیوں کو یہاں آسٹریلیا میں عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ بات میرے لئے انتہائی باعث مسرت ہے کہ میں ایک دفعہ پھر آپ کے ساتھ ہوں اور آپ کے پیروکاروں کے ساتھ ہوں۔ ہم خلیفۃ المسیح کے یہاں بار بار آنے کے خواہاں ہیں اور آپ کا ہر بار بڑی خوشی سے استقبال کریں گے۔

❁ **... اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Hon. Victor Dominello** نے جو کہ **منسٹر آف سٹیزن شِپ اینڈ کمیونٹیز بھی ہیں اپنا ایڈریس پیش کیا۔** موصوف نے اپنے ایڈریس میں NSW سٹیٹ کے وزیر اعلیٰ Hon. Barry O'Farrell کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے پیغام میں کہا کہ عزّت مآب خلیفۃ المسیح کی اس سٹیٹ میں آمد پر بہت خوشی ہوئی ہے۔ ہمارے لئے یہ ایک عزّت کا موقع ہے اور ساؤتھ ویلز کے لئے بڑے شرف کا مقام ہے کہ ہمیں خلیفۃ المسیح جیسے عظیم روحانی لیڈر کے استقبال کا موقع مل رہا ہے۔ میں آپ کے اس عزم سے آشنا ہوں جو آپ دنیا میں امن کے قیام کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اور اسی طرح مذہبی رواداری کو فروغ دے رہے ہیں۔ میری طرف سے نیک خواہشات کا اظہار اور New South Wales کے دورہ کی مبارکباد قبول فرمائیں۔

❁ ... حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس موقع پر Mr. Dominello کو جنگل میں آگ لگنے کی وجہ سے متأثرین کی امداد کے لئے جماعت آسٹریلیا کی طرف سے 20 ہزار ڈالرز کا چیک بھی دیا۔

❁ **... اس کے بعد ممبر پارلیمنٹ Hon. John Robertson جو کہ لیڈر آف اپوزیشن اور Shadow منسٹر فار ویسٹرن سڈنی ہیں نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا:** ہم خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتے ہیں اور اس اہم تقریب میں شمولیت کو اپنے لئے باعث عزّت سمجھتے ہیں۔ حضور انور کے ساتھ وقت گزارنا ایک بہت بڑا اعزاز ہے کیونکہ آپ امن کا پیغام ساری دنیا میں بغیر کسی خوف کے اور بغیر کسی کی مدد کے پہنچا رہے ہیں۔ امن اور رواداری کا پیغام پہنچانے کی وجہ سے آپ کو صرف آسٹریلیا میں ہی نہیں بلکہ دنیا بھر میں پہچانا جاتا ہے اور عزّت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ آج آپ جیسے ہی رہنما ہیں جو اس دنیا کے مستقبل پر مثبت رنگ میں اثر انداز ہوں گے۔ ہمیں آپ جیسے مزید رہنماؤں کی ضرورت ہے کیونکہ آپ کی آواز جیسی آوازوں کے ذریعہ ہی دنیا میں استحکام پیدا ہوگا۔ آپ امن، امید اور حوصلہ کی آواز ہیں۔ میں آج ایک ایسے شخص کے ساتھ بیٹھنے پر انتہائی عزّت محسوس کر رہا ہوں جو بلند مرتبت ہے اور جو پُرعزم ہے کہ وہ ایک پُرامن دنیا کا قیام کرے گا۔

❁ **... بعد ازاں ممبر پارلیمنٹ Hon. Kevin Conolly نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔** موصوف نے حضور انور کی آسٹریلیا آمد پر، ایئرپورٹ پر حضور انور کا استقبال بھی کیا تھا۔ موصوف نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے کہا: میرے لئے یہ بہت ہی عزّت کا مقام ہے کہ میں دو ہفتہ قبل خلیفۃ المسیح کو لینے کے لئے سڈنی ایئرپورٹ پر گیا تھا اور عزّت مآب خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہا تھا۔ حضور انور جیسی عظیم شخصیت کو خوش آمدید کہنا New South Wales کے لئے ایک یادگار موقع ہے۔ خلیفۃ المسیح کا یہ دورہ نہ صرف جماعت احمدیہ کے لئے بلکہ تمام ساؤتھ ویلز کے لوگوں کے لئے یادگار رہے گا کہ ہمارے درمیان ایک عظیم الشان مقام کے ایک رہنما موجود تھے۔ جماعت احمدیہ کی تعلیم ’’محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں‘‘ کا آسٹریلیا میں بھرپور خیر مقدم کیا جاتا ہے۔

❁ **... اس کے بعد Hon. David Clarke MLC نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف نیو ساؤتھ ویلز Legislative کونسل کے ممبر ہیں اور نیو ساؤتھ ویلز پارلیمنٹری سٹینڈنگ کمیٹی لاء اینڈ جسٹس کے چیئرمین بھی ہیں۔** آپ نے اپنے ایڈریس میں کہا: میں خلیفۃ المسیح کو خوش آمدید کہتا ہوں اور اسے اپنے لئے باعث عزّت سمجھتا ہوں۔ احمدی مسلمان بہت اچھے لوگ ہیں اور خدا کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ دراصل وہ اس لئے اچھے ہیں کہ وہ ایماندار، خدا والے، نیک اور پُرامن لوگ ہیں اور خدا کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کو بہت عزّت اور قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ہمارے دلوں میں آپ کا بہت احترام ہے۔ آپ پوری دنیا میں امن کا پیغام پھیلا رہے ہیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کی کوششوں کو سراہتے ہیں۔ آسٹریلیا میں احمدیہ مسلم جماعت کے لئے ہمیشہ آزادی ہوگی۔ بہت سے احمدی لوگ اپنے ملک میں ظلم و ستم کا نشانہ بنے اور مارے گئے لیکن ہم آسٹریلیا میں کسی احمدی کا بال بھی بیکا نہیں ہونے دیں گے۔ اللہ تعالیٰ احمدیہ مسلم جماعت پر اپنا فضل کرے۔ خدا آسٹریلیا کو برکت دے۔

بعد ازاں چھ بج کر پچاس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا سڈنی میں ’خلافت جوبلی ہال‘ کی افتتاحی تقریب کے موقع پر خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام مہمانانِ کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے سلامتی اور رحمتیں نازل ہوں۔

سب سے پہلے مَیں تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جنہوں نے ہماری دعوت قبول کی اور آج یہاں تشریف لائے۔ ایک مذہبی تنظیم کی دعوت قبول کر کے ایک مسجد کے کمپلیکس میں آنا باوجود اس کے کہ آپ کا ہمارے مذہب سے کوئی تعلق نہیں آپ کی کشادہ دلی اور روادارانہ فطرت کی واضح طور پر عکاسی کرتا ہے۔ آپ کی تشریف آوری اس اعتبار سے بھی زیادہ قابلِ ذکر ہے کہ آجکل دنیا میں اسلام کے خلاف بہت کچھ لکھا اور بولا جا رہا ہے اور چند نام نہاد مسلمانوں کی طرف سے اسلام کی انتہائی خوفناک تصویر پیش کی جا رہی ہے۔ افسوس ہے کہ غیر مسلموں کا یہ خوف کسی حد تک جائز بھی ہے کیونکہ بعض نام نہاد مسلمانوں نے اپنے ملکوں میں اور ملکوں سے باہر بھی انتہائی گھناؤنے کام کئے ہیں اور قتل و غارت کی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے خوف کی حالت پیدا کی ہوئی ہے جو غیر مسلم طبقہ کو خوفزدہ کر رہی ہے اور اس کے ساتھ اسلام کا خوبصورت نام بھی بدنام کر رہی ہے۔ مختصراً یہ کہ آپ کی شمولیت آپ کے روشن دماغوں کا ثبوت ہے اور اس حقیقت کی گواہ ہے کہ آپ لوگ اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات کے متعلق جاننا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مجھے یقین ہے کہ آپ میں سے بہت سوں نے جماعت احمدیہ کا نام اپنے دوستوں یا جاننے والوں سے سن رکھا ہوگا اور آپ کو کچھ نہ کچھ اندازہ ہوگا کہ ہم کس قسم کی جماعت ہیں۔ یہ جماعت نہ صرف امن کو فروغ دیتی ہے بلکہ اس جماعت کا ہر فعل اور ہر عمل نہایت پُرامن طریق سے ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جو ہماری جماعت کے متعلق زیادہ علم نہیں رکھتے انہوں نے بھی آج یہاں ہمارے پاس آ کر ایک سکون محسوس کیا ہوگا۔ لیکن چند ایک مہمان ایسے بھی ہوں گے جن کے دلوں میں شاید ابھی بھی شکوک و شبہات موجود ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سچ تو یہ ہے کہ کسی کے دل سے مکمل طور پر شکوک و شبہات مٹانا ناممکن ہے جب تک کہ اس کے ساتھ قریبی تعلق نہ قائم ہو جائے۔ یہاں میں آپ کے سامنے اسلام کا ایک بنیادی حکم رکھوں گا جو ہر ایک مسلمان پر لازم ہے کہ اگر وہ اعلیٰ اخلاقی اقدار ظاہر کرنا چاہتا ہے تو اس پر عمل کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ جہاں بھی ضرورت ہو وہاں ایک مسلمان کو قدر شناسی اور شکریہ ضرور ادا کرنا چاہئے۔ اس حوالہ سے بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھایا کہ ایک مسلمان جو کسی اچھے کام یا احسان کے بدلہ میں شکریہ ادا نہیں کرتا وہ خدا تعالیٰ کا بھی شکر گزار نہیں ہو سکتا۔ اس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے ایسا شخص جو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی زندگی کا محور اور نقطۂ ارتکاز ہے وہ کبھی بھی یہ برداشت نہیں کر پائے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری کرنے والا ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس شکر ادا کرنا محض ایک اخلاقی فریضہ یا خوش مزاجی کے طور پر نہیں بلکہ ایک مسلمان کیلئے دراصل مذہبی فریضہ ہے کیونکہ ایک حقیقی مسلمان کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے۔ شاید ایسا بھی ہو کہ دنیادار لوگ عادتاً دوسروں کا شکریہ ادا کرتے ہوں لیکن وہ ایسا اخلاقی فریضہ سمجھ کر کرتے ہیں کیونکہ وہ اچھے لوگ ہیں جو ایک اچھے معاشرہ میں رہتے ہیں لیکن یہ ان کے لئے مذہبی فریضہ نہیں ہوتا۔ مگر ایک حقیقی مسلمان کے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ

Own your Plot/ Home in Qadian Darul Aman

ALLADIN BUILDERS

Please contact for quality construction works in Qadian

Khalid Ahmad Alladin

#67, WHITE AVENUE, QADIAN, PUNJAB 143516 INDIA

Phones: +91 7837211800, +91 8712890678

Email: khalid@alladinbuilders.com, Please visit us at : www.alladinbuilders.com

لئے شکریہ ادا کرنا اسلام کی لطیف تعلیم کا لازمی جزو ہے جس پر عمل کرنا اس کے لئے نہایت ضروری ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: بہرحال تعارف خاصا لمبا ہو گیا ہے لیکن یہ محض تعارف نہیں بلکہ اسلامی تعلیمات کے ایک حصہ کی تشریح بھی ہے۔ میں اب ان تعلیمات کی مزید وضاحت کرتے ہوئے بتاؤں گا کہ جماعت احمدیہ بنی نوع انسان کی توجہ اعلیٰ اخلاقی اقدار اپنانے کی طرف مبذول کروانے اور امن کے قیام پر کیوں زور دیتی ہے؟ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ بانیٔ اسلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا جب مسلمانوں کے اعمال اصل اسلامی تعلیمات سے دُور ہو جائیں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ زوال قریب ایک ہزار سال تک رہے گا جس کے بعد اللہ تعالیٰ امام مہدی اور مسیح موعود کو بھیجے گا۔ وہ مسلمانوں کو اسلام کی اصل اور حقیقی تعلیمات کی طرف ہدایت دینے کے لئے آئے گا۔ اور جب دنیا کی اکثریت اپنے خالقِ حقیقی کو بھول چکی ہوگی اس وقت آنے والا مسیح موعود دیگر مذاہب کے لوگوں کی بھی رہنمائی کرے گا تا کہ وہ بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت کا ناطہ جوڑ سکیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس عظیم الشان پیشگوئی کے پورا ہونے کے حوالہ سے ہم احمدی مسلمانوں کا ایمان ہے کہ احمدیہ مسلم جماعت کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی وجود ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے بطور امام اور مسیح موعود بھیجنا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نہ صرف یہ دعویٰ فرمایا کہ آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں بلکہ آپ نے اپنے پیروکاروں کی ایک جماعت کا بھی قیام فرمایا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خود اپنی آمد کا حقیقی مقصد بیان فرمایا ہے۔ آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: ’’وہ کام جس کیلئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقعہ ہو گئی ہے اُس کو دُور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں۔‘‘

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد 20، صفحہ 180)

آپ علیہ السلام مزید فرماتے ہیں: ’’دوسرا مقصد یہ ہے کہ اس کے بندوں کی خدمت اور ہمدردی میں اپنے تمام قویٰ کو خرچ کرنا اور بادشاہ سے لے کر ادنیٰ انسان تک جو احسان کرنے والا ہو شکر گزاری اور احسان کے ساتھ معاوضہ کرنا۔‘‘ (تحفۂ قیصریہ، روحانی خزائن جلد 12، صفحہ 281)

لوگوں کو صرف شکریہ ادا کرنے اور دوسروں کو فائدہ پہنچانے تک ہی نہیں رہنا چاہئے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو فرمایا ہے: ’’بنی نوع انسان سے اس قدر محبت کرنا کہ ان کی مصیبت کو اپنی مصیبت سمجھ لینا اور ان کے لئے دعا کرنا‘‘۔ (نسیم دعوت، روحانی خزائن جلد 19، صفحہ 464)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس اسی پیار اور محبت کی تعلیم کی بنا پر احمدیہ مسلم جماعت دنیا کے ہر کونے میں پیار، محبت، بھائی چارہ اور امن پھیلانے کے لئے کوشاں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: احمدی مسلمان کی صرف دو فقروں میں تعریف بیان کی جاسکتی ہے۔ یعنی احمدی ایسے لوگ ہیں جو (i) حقوق اللہ کی ادائیگی کرتے ہیں اور (ii) حقوق العباد کی ادائیگی کرتے ہیں۔ ان تعلیمات پر عمل کئے بغیر کوئی بھی اپنے آپ کو حقیقی احمدی مسلمان نہیں کہہ سکتا۔ اگر ہم سوچیں اور غور کریں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ یہی وہ نیکیاں ہیں جن کی آج دنیا کو سخت ضرورت ہے اور یہی وہ اصول ہیں جو دنیا میں امن کے قیام کا ذریعہ بن سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں یہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ محبت اور اخلاص کا تعلق صرف اسی صورت قائم ہو سکتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی کر رہا ہو اور اُس کے حقوق کی ادائیگی تب ہی ممکن ہو سکتی ہے جب اس کے احکامات کی پیروی کی جائے۔ قرآن کریم میں سورۃ المائدہ کی آیت 9 میں اللہ تعالیٰ کا ایک واضح حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ۔ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا۔ اِعْدِلُوْا۔ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى۔ وَاتَّقُوا اللّٰهَ۔ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ۔ ’اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو۔ یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔‘‘

انصاف کے اسی معیار کی انسان دوسروں سے توقع رکھتا ہے۔ ذاتی رنجشیں اور قومی عداوتیں آپ کو ناانصافی اور عدم رواداری کی طرف نہ لے جائیں۔ ہر حال میں منصف مزاجی اور غیر جانبداری ہمیشہ غالب رہنی چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ابھی جس آیت کا میں نے حوالہ دیا ہے اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ’’تقویٰ اختیار کرو!‘‘ اس کا مطلب ہے کہ اگر کوئی شخص حقیقی انصاف پر عمل پیرا ہو کر دوسرے کے حقوق ادا کرتا ہے تو اس کا وہ فعل بھی عبادت میں شمار ہوگا کیونکہ اس کے پیچھے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی نیت تھی۔ لہٰذا چودہ سو سال قبل ہی اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے لئے اعلیٰ معیار قائم فرما دئے تھے تا کہ پیار، محبت اور امن کو فروغ مل سکے۔ اگر کوئی مسلمان ان تعلیمات پر عمل پیرا نہیں ہے تو اس صورت میں تعلیمات پر الزام تراشی کرنا بالکل غلط ہوگا بلکہ یہ تو ایک انفرادی شخص کا قصور شمار ہوگا۔

مجھے یقین ہے کہ آپ کو میری باتوں سے اُن وجوہات کی سمجھ آ گئی ہوگی جن کی بنا پر احمدیہ مسلم جماعت امن اور بھائی چارہ کو اس قدر فروغ دیتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح قرآنِ کریم کی اور بے شمار آیات ہیں جن میں حقوق العباد کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ مثلاً اس ہال کا نام جس میں یہ استقبالیہ تقریب منعقد ہو رہی ہے، یہ ظاہر کر رہا ہے کہ جو بھی اس میں داخل ہوگا وہ امن اور تحفظ ہی محسوس کرے گا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس ہال کو بنانے والے لوگ دنیا میں امن اور ہم آہنگی پھیلاتے ہیں۔ اس ہال کو ’خلافت سینٹینری ہال‘ (Khilafat Centenary Hall) کا نام دیا گیا ہے اور لفظ خلافت کا مطلب ہے، جانشین۔ کسی بھی جانشین کی یہ ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ جس شخص کی پیروی کر رہا ہے اس کے مشن اور مقاصد کو جاری رکھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: پس خلافتِ احمدیہ کا کام ہے کہ بانی جماعت احمدیہ کے اُن امن پسند مقاصد کو جاری رکھے جو مَیں نے ابھی بیان کئے ہیں۔ اور اس طرح خلافتِ احمدیہ کی رہنمائی میں احمدیہ جماعت نے سو سال سے زائد عرصہ سے یہ کام جاری رکھا ہوا ہے۔ یہ ہال خلافتِ احمدیہ کے کامیاب سو سال پورے ہونے پر شکرانہ کے طور پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کو تعمیر کرنے کا یہ بھی مقصد تھا کہ یہ ہال احمدیوں کو ہمیشہ اپنے اُن مقاصد اور فرائض کی طرف توجہ دلاتا رہے جو احمدی خلیفہ وقت کی قیادت اور رہنمائی میں پورے کرتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ممکن ہے کہ یہ جان کر کہ احمدی اپنے امام سے کس قدر عقیدت اور محبت رکھتے ہیں، بعض لوگوں کے ذہنوں میں یہ سوال اٹھے کہ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس عقیدت کو دیکھتے ہوئے، خدانخواستہ خلیفہ احمدیوں کو انتہا پسندی اور طاقت کے استعمال کی طرف لے جائے۔

اس کے جواب میں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کا پہلا حصہ یہ تھا کہ روحانی ابتری کی ایک طویل رات کے بعد، جو کہ تقریباً ایک ہزار سال جاری رہے گی، مسیحِ موعود اور امام مہدی امن، شفقت اور محبت کی تعلیم لے کر نازل ہوں گے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیمات سے جو اقتباسات میں نے بیان کئے ہیں، ان سے واضح ہے کہ آپ بعینہٖ انہی مقاصد کے ساتھ مبعوث ہوئے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جس طرح ہم یقین رکھتے ہیں کہ پیشگوئی کا پہلا حصہ پورا ہو گیا ہے، تو اسی طرح اپنے عقائد کی روشنی میں ہمیں اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ کا پورا ہونا بھی تسلیم کرنا پڑیگا، جو یہ تھا کہ مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ان کی خلافت دائمی ہوگی اور وہ قیامت تک قائم دائم رہے گی اور یہ کہ ان کی خلافت ہمیشہ بنی نوع انسان کی توجہ خدا تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے حقوق ادا کرنے کی طرف مبذول کرواتی رہے گی۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خلافت کسی خطرہ کا باعث ہونے کی بجائے ہمیشہ امن کا ذریعہ بنتی رہے گی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خلافتِ حقہ کے نظام کے بارے میں قرآنِ کریم نے واضح فرمایا ہے کہ جب تک لوگ خدا کے احکامات کو یاد رکھیں گے اور جب تک خلافت کی طرف سے ملنے والی رہنمائی کی پیروی کرتے رہیں گے، یہ خلافت خوف کی حالت کو امن میں تبدیل کرنے کا باعث ہوگی۔ جہاں ایک طرف خلافتِ احمدیہ تمام احمدیوں کے لئے امن اور سکون کا باعث ہے، وہاں یہ غیر احمدیوں کے لئے بھی، اگر وہ خلافت کی آواز پر کان دھریں، امن اور تحفظ کا ذریعہ ہو سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جماعتِ احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ خود حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اور ان کے تمام خلفاء نے جنگوں سے بچنے اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود دعویٰ فرمایا ہے کہ وہ ہر قسم کی مذہبی جنگوں کا خاتمہ کرنے آئے ہیں۔ اور یہ میں پہلے ہی بیان کر چکا ہوں کہ انہوں نے دوسروں کے حقوق ادا کرنے کی طرف کس قدر زور دیا ہے۔ صرف اسی معاشرہ میں جنت نظیر امن قائم ہو سکتا ہے جہاں مذہبی جنگوں کا خاتمہ ہو جائے اور جہاں بنی نوع انسان کی توجہ خدمتِ انسانیت اور ایک دوسرے کے حقوق ادا کرنے کی طرف ہو جائے۔ یقیناً یہ اسی قسم کا معاشرہ ہے جس کی آج دنیا کو اشد ضرورت ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تمام خلفاء جنہوں نے احمدیہ جماعت کی قیادت کی ہے، ہمیشہ امن، اتحاد اور باہمی بھائی چارہ کا درس دیا ہے۔ میں چند ایک مثالیں آپ کے سامنے رکھوں گا۔

جنگِ عظیم اول کے بعد، ہماری جماعت کے دوسرے خلیفہ نے دنیا کو توجہ دلائی کہ انصاف کے بغیر دنیا کا امن قائم نہیں رہے گا اور لیگ آف نیشنز ناکام ہو جائے گی۔

پھر جب 1990ء میں عراق کی صورتِ حال خراب ہوئی تو ہماری جماعت کے چوتھے خلیفہ نے خبردار کیا کہ نہ صرف عرب ممالک متاثر ہوں گے بلکہ بالآخر ساری دنیا کا امن تباہ ہو جائے گا۔ یقیناً تب سے دنیا یہ دیکھ رہی ہے کہ یہ دونوں تنبیہات بالکل صحیح ثابت ہوئیں اور آج بھی یہ تنازعہ دنیا کو مسلسل تکلیف دے رہا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: مَیں بھی گزشتہ چار پانچ سالوں سے خبردار کرتا آ رہا ہوں کہ دنیا کو امن کی اشد ضرورت ہے۔ کوئی یہ نہ سمجھے کہ دو ممالک کے درمیان جنگ صرف انہی ممالک یا کسی خاص خطہ تک محدود رہے گی، بلکہ آخر کار اس کا انجام تیسری عالمی جنگ پر ہی ہوگا۔ یقیناً آج دنیا کے حالات اس بات کی واضح نشاندہی کر رہے ہیں کہ ہم ایک انتہائی خطرناک عالمی جنگ کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ ایسی جنگ میں وہ ممالک بھی شامل ہوں گے جن کے پاس جوہری ہتھیار ہیں اور جن ممالک کے رہنما جلد باز ہیں اور اپنے اعمال کے خطرناک نتائج کی پروا نہیں کرتے۔ ان کے ان لاپرواہ رویوں کی وجہ سے دنیا پر ایک ہولناک تباہی آ سکتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی لئے مَیں تمام متعلقہ فریقوں سے التجا کرتا ہوں کہ ہوش کے ناخن لیں اور حکمت پر مبنی اقدامات کریں۔ انہیں خود پسندی اور ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر سوچنا ہوگا۔ انہیں یہ جاننا ہو گا کہ ایسی جنگ صرف آج کی دنیا کو نقصان نہ دے گی بلکہ آنے والی نسلوں پر بھی اس کے ہولناک اثرات پڑیں گے۔

ZUBER ENGINEERING WORK

زبیر احمد شحنہ (الیس اللہ بکافٍ عبدہ)

Body Building

All Types of Welding and Grill Works

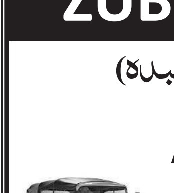

Cell: 09886083030, 09480943021

HK Road- YADGIR-585201

Distt. Gulbarga (KARNATKA)

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

آپ میں سے وہ جو دنیا کی اہم طاقتوں سے تعلق رکھتے ہیں یا وہ جو ان لوگوں تک پیغام پہنچا سکتے ہیں جن کی پھر آگے طاقت کے ایوانوں میں رسائی ہے، انہیں چاہئے کہ وہ فوری طور پر اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دنیا کے حالیہ مسائل کو معمولی یا غیر اہم خیال نہ کریں بلکہ اپنی انتہا کی کوششیں بروئے کار لائیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ امن قائم ہو۔ شاید آپ میں سے بعض ہوں جو میرے تجزیہ سے اتفاق نہ کرتے ہوں۔ تاہم جب کوئی شخص اپنی اور اپنے اردگرد کے افراد کی طاقتوں اور قابلیتوں کو ہی سب کچھ سمجھنے لگ جاتا ہے تو اسے سمجھ نہیں رہتی کہ وہ ایسی راہ پر گامزن ہے جو خطرات سے پُر ہے۔ جب انسان خدا کی موجودگی اور اس کی طاقتوں سے لاپرواہ ہو جاتا ہے تو ایسے موقع پر خدا کی تقدیر اپنا کام کرتی ہے۔ یاد رکھیں کہ انسان اپنے اعمال کے نتائج سے بچ نہیں سکتا اور اسے اپنے مظالم اور انتشار پھیلانے والے اعمال کے نتائج بھگتنا ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس لئے میں ایک مرتبہ پھر آپ سب سے کہتا ہوں کہ ہر قسم کے ظلم، بدعنوانی اور انتشار کے خلاف اپنی آواز انصاف کے ساتھ بلند کریں تاکہ دنیا تباہی سے بچ سکے۔ اسلام کے مطابق انصاف کے تقاضے تب پورے ہوتے ہیں جب اپنی غلطیوں کا اعتراف کرتے ہوئے نہ صرف اپنے دوستوں کے مفادات یا اپنی پالیسیوں کو اہمیت دیں بلکہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کرنے کو فوقیت دیں۔

اللہ کرے کہ دنیا اس حقیقت کو سمجھ جائے اور ہر قسم کی بڑی تباہی یا آفت سے بچ جائے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ایک مرتبہ پھر میں آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ سب وقت نکال کر اور کوشش کر کے یہاں ہمارے ساتھ جمع ہوئے۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل کرے۔ آمین۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب سات بج کر 20 منٹ پر ختم ہوا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

اس کے بعد پروگرام کے مطابق مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔

کھانے کے بعد باری باری تمام مہمان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملے، حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ ہر ایک نے شرف مصافحہ حاصل کیا اور حضور انور کے ساتھ تصویر بنوائی۔ ان مہمانوں میں ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے سرکردہ افراد تھے۔ ہر ایک اس ملاقات کو اپنے لئے ایک سعادت سمجھتا تھا کہ ایک عظیم رہنما سے ملنے کا موقع مل رہا ہے۔ ہر ایک درخواست کر کے حضور انور کے ساتھ تصویر بنواتا تھا۔ ہر آنے والا مہمان حضور انور کے بابرکت وجود سے فیضیاب ہوا اور حضور انور کی شخصیت اور خطاب سے بہت متأثر ہوا۔

اس پروگرام کے بعد آٹھ بج کر 35 منٹ پر حضور انور نے ''مسجد بیت الہدیٰ'' میں تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنے رہائشی حصّہ میں تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تأثرات

اس تقریب میں شرکت کرنے والے مہمانوں نے حضور انور کا خطاب سن کر برملا اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

❁... **Julienne Hayes-Smith and Alicia Ryan جو اس پروگرام میں شامل ہوئے انہوں نے کہا:** امن کا خوبصورت پیغام سن کر بہت اچھا لگا۔ اور یہ امن میں نے احمدیوں میں بھی دیکھا ہے جنہوں نے آج ہمارا استقبال کیا اور خیال رکھا۔ احمدی امن کی زندہ مثال ہیں اور اس اتحاد کی خواہش رکھتے ہیں جس کا حضور انور نے ذکر فرمایا ہے۔ ہمیں آپ جیسے مزید لوگوں کی ضرورت ہے۔

❁... **Guy Zangari MP بھی اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ انہوں نے کہا:** آپ کی طرف سے محبت بھرے دعوت نامہ کا شکریہ۔ بطور Shadow Minister for Citizentship مجھے جماعت احمدیہ پر اور جس طرح انہوں نے اس کامیاب تقریب کا انعقاد کیا ہے اس پر فخر ہے۔ میں حضور انور (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کے خطاب سے بہت متاثر ہوا ہوں۔

❁... **Christopher Buttel نے کہا:** حضور انور کا امن کا پیغام قابلِ ستائش ہے۔ آج ہمیں مختلف ثقافتوں کا ملاپ اور آسٹریلیا کی رواداری دیکھنے کو ملی۔

❁... **Jack Parasad نے کہا:** یہ ایک انتہائی کامیاب تقریب تھی۔ ہر ایک اس سے محظوظ ہوا۔ امن کا پیغام بہت زیادہ قابلِ ستائش تھا۔ یہ لوگوں کے لئے مل کر بیٹھنے اور ایک دوسرے سے متعارف ہونے کا اچھا موقع تھا۔ میرا نہیں خیال کہ اس قسم کی تقریبات اس سے زیادہ بہتر طریق پر ہو سکتی ہیں۔

❁... **Leah Briers نے کہا:** اتنی منظم اور شاندار تقریب کے لئے آپ کا شکریہ۔ آپ کا خوش آمدید کہنا اور ہر ایک کو اپنے ساتھ شامل کرنا واقعی ان اقدار کو ظاہر کرتا ہے جن پر آپ قائم ہیں۔ آج شام میں نے حضور انور سے سیکھا ہے کہ امن اور انصاف دنیا کو آگے لے کر جانے کے لئے کلید ہیں۔ آپ کا شکریہ۔

❁... **Wayne Coz Superintendent of Police نے کہا:** مجھے فخر ہے کہ میں N S W Police کی نمائندگی میں یہاں موجود ہوں۔ حضور انور مرزا مسرور احمد صاحب کی طرف سے انصاف، امن، اپنے ملک اور معاشرے سے وفاداری کے متعلق دیا گیا پیغام انتہائی مؤثر تھا۔

❁... **Peter Lennon - Police Commander بھی اس تقریب میں شامل تھے۔ موصوف نے کہا:** آج کی شام بہت عمدہ تھی۔ حضور انور کا امن سے بھرپور پیغام نہایت زبردست تھا۔ پولیس اس قسم کا پیغام بہت پسند کرتی ہے۔

❁... **Mrs Inna نے کہا:** آپ کی دعوت کا بہت شکریہ۔ آج رات اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے باعثِ صد افتخار ہے۔ انتہائی دوستانہ اور پُرامن ماحول میں اس تقریب کا انعقاد ہوا۔ حضور انور کی موجودگی میں یہاں آنا بہت ایمان افروز ہے۔ میں آج محبت سے بھرا دل لے کر گھر واپس جاؤں گی۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔

❁... **Indira Devi نے کہا:** آج کی سب سے اہم تقریر سے میں نے نہایت عمدہ اور اعلیٰ معلومات حاصل کیں۔ اسلام کے متعلق کوئی کتابچہ حاصل کرنا چاہوں گی جس کی مدد سے میں اسلام کو بہتر طور پر سمجھ سکوں۔ میں اسلام کے متعلق متذبذب ہوں۔ لیکن عمومی طور پر یہ دعوت میرے لئے باعثِ عزت ہے۔

❁... **Melissa Sant نے کہا:** میرے لئے یہ ایک جلابخش تجربہ تھا۔ حضور انور کے محبت اور امن سے پُر الفاظ جن کو جماعت احمدیہ پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے کو سننا بہت اچھا لگا۔ اس تقریب کے آخر میں حضور انور سے ملاقات کرنا میرے لئے باعث عزت ہے۔

❁... **ایک مہمان Raheem Abdullah صاحب نے کہا:** مجھے اس تقریب میں شامل ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ میں خود بھی مسلمان ہوں اور میرا مختلف فرقہ سے تعلق ہے اس لئے کسی اسلامی رہنما کو امن کا زبردست پیغام دیتا دیکھ کر مجھے بہت خوشی ہوئی ہے۔

❁... **Charlie Sant نے کہا:** آج کی تقریب سے میں نے بہت کچھ سیکھا۔ حضور انور سے ملاقات کرنا واقعی ایک بہت بڑا اعزاز ہے۔

❁... **Haschasan Ghewal نے کہا:** بہت ہی منظم تقریب تھی اور حضور انور کا خطاب نہایت عمدہ تھا۔ میں جماعت احمدیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

❁... **ڈاکٹر اویس پراچہ صاحب نے کہا:** آج کی تقریب فی الحقیقت تاریخی حیثیت رکھتی ہے۔ میں اور میری اہلیہ آپ کی دعوت پر بہت مشکور ہیں۔

❁... **ڈاکٹر نوید شانکا نے کہا:** آج کی عمدہ شام کے لئے آپ کا بہت شکریہ۔ ہر چیز انتہائی منظم تھی۔ سب سے بڑھ کر جو مہمان یہاں اکٹھے ہوئے ان کی قابلیت اور معیار بہت متاثر کن تھا۔ میں آپ کی دعوت پر دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔

❁... **Sacha Holland نے کہا:** آج کی رات معلومات سے بھرپور اور دلچسپ تھی۔ تمام تقاریر کا مجھ پر اثر ہے بالخصوص خلیفۃ المسیح کی تقریر کا جو انتہائی مؤثر تھی۔ خلیفۃ المسیح کی میں دل سے عزت کرتی ہوں۔ مجھے اس خاص پروگرام میں شامل کرنے پر آپ کا شکریہ۔

❁... **ایک مہمان نے کہا:** تمام تقاریر بہت اچھی تھیں۔ بالخصوص حضور انور کے الفاظ حیران کن تھے۔ آپ کی مہمان نوازی اور فیاضی بہت عمدہ تھی۔

❁... **Professor Nihal Agar نے کہا:** میں آپ کی مہمان نوازی، اعلیٰ انتظام، کھانے اور سب سے بڑھ کر ایک روحانی شخصیت کی معیت سے بہت متاثر ہوئی ہوں۔ انہوں نے اسلام کی سچائی بیان فرمائی۔ میں اس ماحول سے بہت محظوظ ہوئی ہوں۔ آپ کو مبارکباد!

❁... **ثمر بخاری نے کہا:** اس تقریب میں شامل ہونا میرے لئے ایک اہم موقع تھا۔ حضور انور نے محبت اور ہم آہنگی کا جو پیغام دیا ہے اس کو میں بہت پسند کرتا ہوں اور سراہتا ہوں۔

❁... **ایک صاحب Byron Panchal نے اپنے تاثرات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** آج کے پروگرام میں شرکت کر کے انتہائی مسرت ہوئی۔ کسی بھی روحانی سربراہ کے لحاظ سے آپ کے الفاظ ایک کامل مثال ہیں۔ یہ رتبہ آپ کو زیب دیتا ہے۔ پروگرام بہت اچھا ترتیب دیا گیا تھا۔ سب کا بہت شکریہ۔

❁... **ایک صاحب پرویز بٹر صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** ہم خوش قسمت ہیں کہ حضور انور یہاں پھر سے تشریف لائے ہیں۔ مجھے اپنی زندگی میں دوسری بار حضورِ انور سے مل کر انتہائی خوشی محسوس ہو رہی ہے۔ اس پروگرام کا انتظام بہت اچھا کیا گیا تھا۔

❁... **ایک صاحب نذیر الحسن صاحب نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا:** اس امن کانفرنس میں شرکت کرنا نہایت خوشکن تھا۔ ہمیں محبت اور باہمی احترام کو فروغ دینے کے لئے ایسے مزید پروگرام کرنے چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ اللہ کے احکام پر عمل کریں اور اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نقشِ قدم پر چلیں۔

❁... **Nirmal KC صاحب نے کہا:** پروگرام بہت خوب تھا۔ میں ان سب کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے اس پروگرام کے انعقاد میں حصہ لیا۔ میں اس پروگرام سے بہت ہی محظوظ ہوا ہوں۔

❁... **Kruno Kukos صاحب نے کہا:** میں حضور کی شخصیت سے اور اس امن کے پیغام سے جو حضور نے پیش کیا بہت ہی متاثر ہوا ہوں۔

❁... **اس پروگرام میں ممبر آف پارلیمنٹ Michelle Rowland بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** میں نے آپ کے سربراہ (حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہِ العزیز) کے خطابات اور تقاریر YouTube پر دیکھی ہیں، اس لئے انہیں خود ملنا میرے لئے انتہائی مسرت اور خوشی کا باعث تھا۔ ان کا بیان کردہ ہر نکتہ پُرمعارف تھا۔ آپ کی قیادت کی وجہ سے احمدیہ کمیونٹی کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور یہاں آسٹریلیا کے مذہبی گروہوں میں یہ ایک منفرد بات ہے۔

❁... **پولیس کے ایک سپرنٹنڈنٹ نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:** جس طرح حضور انور نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اسلام کو انتہا پسندوں کے عمل نے بدنام کیا ہے میں اس بات سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اس تنقید کا انہوں نے جس طرح امن کے پیغام کے ساتھ جواب دیا ہے، بہت شاندار ہے۔ میں آپ کی انگریزی کے معیار سے بھی انتہائی متاثر ہوا ہوں۔ میرے خیال سے بڑھ کر آپ کا بیان واضح، اعلیٰ الفاظ سے پُر تھا اور اس کا معیار بھی بہت اچھا تھا۔

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041733615, 9876918864
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian

کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

...ایک اور پولیس کے سپرنٹنڈنٹ بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا: آج میں نے امن اور انصاف کا اعلیٰ پیغام سنا ہے۔ یہاں آنا بہت اچھا رہا اور میں ایک لمبے عرصہ تک اسے یاد رکھوں گا۔

...اس پروگرام میں ایک سکھ دوست بھی شریک تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کی تقریر واقعی ایک شاندار تقریر تھی۔ واقعی بہت بہت خوب۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اس تقریر کا متن بھجوائیں، میں اس کے لئے رقم ادا کرنے کو تیار ہوں۔ میں یہ تقریر پھر اپنی بیٹی کو دوں گا جو کہ پی ایچ ڈی کر رہی ہے تا کہ وہ اسے اپنی ریسرچ میں شامل کرے۔

...ایک صاحب Peter Barford نے کہا: میں نہیں جانتا تھا کہ ہم تیسری عالمی جنگ سے اس قدر قریب ہیں، لیکن دنیا کے معاملات کے متعلق میری کم علمی اس کا باعث ہوگی۔ بہرحال، اب جبکہ سنّی اور شیعہ مسلمان آپس میں لڑ رہے ہیں، آپ کا وجود ان میں اتحاد کا باعث ہے۔ میں حضور سے 2006ء میں ملا تھا اور آج رات پھر آپ سے ملنا میرے لئے عزت کا باعث ہے۔

...آسٹریلیا کی ریفیوجی کونسل سے Paul Power صاحب بھی اس پروگرام میں شریک تھے۔ انہوں نے کہا: تقریر حیرت انگیز تھی۔ میں نے سیکھا کہ ہم سب خدا کی مخلوق ہیں، اس لئے عقائد کے باہمی اختلاف کے باوجود ہمیں ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے۔ ایک فعال عیسائی ہونے کے ناطے اس نکتہ نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔ میں نے آپ کی تقریر سے بہت کچھ سیکھا۔

...اس پروگرام میں گھانا سے آئے ہوئے مہمان Betty اور Samuel Asante بھی موجود تھے۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: ہم بہت خوش ہیں کہ حضور گھانا میں بھی قیام پذیر رہے ہیں اور یہ کہ روحانی سربراہ بننے کے بعد بھی آپ نے گھانا کا دورہ کیا۔ آپ کی تقریر شاندار تھی، بہت خوب! آپ نے فرمایا کہ دنیا میں امن ہونا چاہئے اور یہ بات بہت اہم ہے۔ شکریہ، آپ کی دعوت کا بہت بہت شکریہ۔

...ایک مقامی استاد Chris Bragg نے کہا: کیا ہی اعلیٰ پایہ کی تقریر تھی۔ مجھے حال ہی میں حضرت مرزا مسرور احمد صاحب کے بارے میں علم ہوا تھا اور یہ بات بہت خوشکن ہے کہ آپ یہاں آسٹریلیا میں موجود ہیں۔ جو کچھ بھی آپ نے کہا بالکل صحیح ہے اور آج دنیا کو اس کی ضرورت ہے۔

...ایک عیسائی Peter Hisner نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور کی طرف سے جو پیغام دیا گیا وہ ناقابل یقین حد تک الہامی ہے۔ آپ کے پیغام کی وجہ سے ہی ہم نے جانا ہے کہ احمدی بہت نرم طبع اور انتہائی محبت کرنے والے ہیں۔

ABC نیوز چینل پر حضور انور کے انٹرویو کی کوریج

آسٹریلیا کے نیشنل نیوز چینل ABC News نے 17 اکتوبر بروز جمعرات کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جو انٹرویو مسجد بیت الہدیٰ آ کر لیا تھا وہ اگلے ہی دن 18 اکتوبر بروز جمعۃ المبارک کو ABC News پر نشر ہوا۔

آسٹریلیا کے نیشنل نیوز چینل ABC News نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انٹرویو نشر کیا۔ یہ انٹرویو ایک صحافی Auskar Surbakti نے لیا۔

...آغاز میں انٹرویو لینے والے صحافی نے تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ: احمدیہ مسلم جماعت عقیدہ کے اختلاف کی بنا پر پاکستان اور انڈونیشیا جیسے ممالک میں دیگر مسلمانوں کی طرف سے مسلسل مظالم کا سامنا کر رہی ہے۔ ان ممالک میں بہت سے احمدیوں پر جان لیوا حملے ہوتے ہیں اور ان سے امتیازی سلوک برتا جاتا ہے۔ پاکستان میں اس جماعت کو قانونی طور پر غیر مسلم قرار دیا جا چکا ہے۔ اس مذہبی تحریک کا دعویٰ ہے کہ ساری دنیا میں اس کے ملینز کے حساب سے ماننے والے ہیں اور پانچ ہزار کے قریب آسٹریلیا میں بھی موجود ہیں۔ اس جماعت کے روحانی سربراہ مرزا مسرور احمد صاحب کا 2006ء کے بعد آسٹریلیا کا یہ پہلا دورہ ہے۔

اس کے بعد صحافی نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو اپنے پروگرام میں خوش آمدید کہا جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا شکریہ ادا کیا۔

...بعد ازاں صحافی نے سوال کیا کہ ساری دنیا میں ملینز کے حساب سے آپ کو ماننے والے ہیں لیکن اس کے باوجود بہت سے ایسے لوگ جن کا آپ کے عقیدہ سے تعلق نہیں ہے وہ آپ کو صحیح طرح نہیں سمجھ سکتے۔ آپ کے خیال میں آپ کا عقیدہ دیگر مسلمانوں سے کس طرح مختلف ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ اسلام کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں ایک مصلح آئے گا جس کو مہدی و مسیح کہا جائے گا۔ وہ مسلمانوں کی سیدھے راستہ کی طرف رہنمائی کرے گا۔ اور ہمارا یہ بھی ایمان ہے کہ مسیح کی جو آمد ثانی ہونی تھی وہ بھی اسی زمانہ میں پوری ہوئی ہے۔ ہمارا ایمان ہے کہ وہ شخص حضرت مرزا غلام احمد آف قادیان کی صورت میں آ چکا ہے جبکہ دیگر مسلمان کہتے ہیں کہ نہیں یہ وہ شخص نہیں ہے۔

...اس کے بعد صحافی نے پوچھا کہ ایک ملین کے قریب آپ کے پیروکار پاکستان میں موجود ہیں جہاں کی حکومت نے نظریاتی اختلافات کی بنیاد پر آپ کی جماعت کو غیر مسلم قرار دے دیا ہے۔ کیا پاکستان میں آپ کی جماعت کے حالات میں کوئی بہتری آ رہی ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: سب سے پہلے میں آپ کی ایک درستگی کروا دوں کہ پاکستانی حکومت نے جب ہمیں غیر مسلم قرار دیا تھا تو اس وقت لکھا گیا تھا کہ Ahmadis are declared not-Muslims for the purpose of law and constitution جس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ہمیں صرف آئین اور قانون کے لحاظ سے غیر مسلم قرار دینے کی کوشش کی ہے اور میرا یقین ہے کہ کسی حکومت یا کسی سیاسی پارٹی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی بھی شخص کے مذہب کا فیصلہ کرتی پھرے۔ یہ تو انسان خود فیصلہ کرتا ہے کہ وہ کونسا مذہب اختیار کرے۔

...میزبان صحافی نے سوال کیا کہ انڈونیشیا میں احمدیوں پر ظالمانہ حملے کئے گئے جہاں کا قانون بھی آپ کے پیروکاروں کو دھمکاتا ہے کہ اگر وہ اپنے عقائد کا پرچار کریں گے تو انہیں قید کر دیا جائے گا۔ انسانی حقوق کی تنظیموں نے اس کی مذمت بھی کی ہے۔ آپ انڈونیشین حکومت سے کس طرح کا ردِ عمل چاہتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر حقیقی انصاف مہیا ہو اور ہر ایک شہری کو اس کے حقوق ادا کئے جا رہے ہوں تو کوئی بھی گورنمنٹ کسی فرد کے مذہبی معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتی۔ پس انڈونیشین حکومت کو کسی بھی فرد کے عقائد میں مداخلت نہیں کرنی چاہئے۔ اور ان کے پاس یہ حق بھی نہیں ہے کہ وہ اپنے ملک کے باشندوں کو ان کے حقوق دینے سے انکار کر دیں۔ تو یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ وہ اپنے تمام شہریوں سے ایک سا سلوک روا رکھے۔

...پھر صحافی نے پوچھا کہ جماعت احمدیہ کے رہنما ہونے کی حیثیت سے بین المذاہب ہم آہنگی کو فروغ دینے کے لئے آپ نے اپنا بہت وقت صرف کیا ہے۔ کیا آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہوئی ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہمیں ایک وسیع پیمانے پر تسلیم کیا جا رہا ہے اور ہمارا ماٹو ’محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں‘ ہر جگہ خواہ کوئی مذہبی جماعت ہو، سیاسی جماعت ہو یا پھر کوئی دنیاوی تنظیم ہو پسند کیا جاتا ہے۔ اور یہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسلام کے معنی امن، ہم آہنگی، محبت اور صلح کے ہیں اور یہی اسلام کا سچا پیغام ہے۔ اس پیغام کو ہم جہاں بھی لے کر جاتے ہیں اسے پسند کیا جاتا ہے اور اس کے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

...اس کے بعد صحافی نے سوال کیا کہ کیا آپ کے خیال میں پاکستان اور انڈونیشیا جیسے ممالک میں ایسا وقت آئے گا جب آپ کی جماعت کے لوگ ہر قسم کے ظلم کے خوف سے آزاد ہو کر اپنے عقائد پر عمل پیرا ہو سکیں گے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جہاں تک انڈونیشیا کا تعلق ہے تو وہاں کوئی ایسا قانون نہیں ہے جو ہمیں اپنے عقائد پر عمل پیرا ہونے سے مانع ہو لیکن اِدھر اُدھر بعض چھوٹے چھوٹے علاقے ہیں جہاں کی مقامی انتظامیہ مسائل پیدا کرتی ہے۔ تاہم پاکستان میں صورتحال کچھ مختلف ہے۔ وہاں ہم آزادانہ طور پر اپنے عقیدہ پر عمل پیرا نہیں رہ سکتے لیکن ہمارا ایمان ہے کہ ایک دن ضرور آئے گا جب حالات بدلیں گے اور ہم اس مقام پر پہنچیں گے جب ہم آزادانہ طور پر ساری دنیا میں اپنے عقیدہ پر عمل پیرا ہو سکیں گے۔

پروگرام کے آخر پر میزبان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا شکریہ ادا کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ انٹرویو اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا کے 46 ممالک میں نشر ہوا۔ ٹیلی ویژن "ABC News" کی نشریات دنیا کے 46 ممالک میں دیکھی اور سنی جاتی ہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان ممالک میں آباد لکھوکھہا لوگوں تک حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی زبان میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچا۔

دنیا کے کسی بھی ملک کے نیشنل T.V پر اتنی بڑی Coverage آج تک نہیں ہوئی جو نہ صرف اُس ملک بھر میں بلکہ دیگر 46 ممالک میں بھی سنی اور دیکھی جائے۔ یہ صرف اور صرف تقدیر الٰہی ہی ہے جو ہر آنے والے دن میں احمدیت کی عظیم الشان فتوحات کے لئے نئے دروازے کھولتے چلی جا رہی ہے۔ اور ہر آنے والا نیا دن پہلے دن سے بڑھ کر خوشخبریاں اور کامیابیاں لاتا ہے۔ سُبۡحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمۡدِہٖ سُبۡحَانَ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ۔

(باقی آئندہ)

تقریب شادی

مورخہ ۷ نومبر ۲۰۱۳ کو قادیان میں خاکسار کے دوسرے بیٹے عزیزم عامر اقبال سلمہ کی شادی خانہ آبادی مکرمہ فوزیہ عصمت صاحبہ بنت مکرم ڈاکٹر محمد کریم احمد خان صاحب آف فیض آباد یوپی کے ساتھ ہوئی۔ محترم ناظر صاحب اعلیٰ نے تلاوت و نظم کے بعد اجتماعی دعا کروائی۔ جس کے بعد رخصتی کی تقریب ہوئی۔ احباب کرام کی خدمت میں اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(مظفر اقبال، انچارج احمدیہ مرکزی لائبریری قادیان)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۷/اکتوبر ۲۰۱۳ کو عزیزہ یاسمین صاحبہ بنت مکرم صابر خان صاحب آف ’’بہوا‘‘، ضلع فتح پور یوپی کا نکاح ہمراہ مکرم عبد السلام صاحب ابن محمد محسن صاحب مرحوم آف مودھا ضلع ہمیر پور یوپی ۵۱۰۰۰ روپے حق مہر پر محترم مولانا سید قیام الدین صاحب برق مبلغ دعوۃ الی اللہ نے پڑھا اُسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے ہر جہت سے بابرکت ہونے کیلئے عاجزانہ دُعا کی درخواست ہے۔

(خلیل احمد صدیقی، جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کانپور)

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

'منصف' کے اعتراضات کا جواب از صفحہ ۲

رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ایمان کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے اور اعمال صالحہ صرف رسم یا ریا کے طور پر ہیں۔فلسفہ اور طبیعی بھی روحانی صلاحیت کے مخالف ہے۔صوم،صلوٰۃ وغیرہ کو تحقیر اور استہزا کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔مسلمان الحاد اور دہریت کے رنگ سے رنگین ہو کر ہمدردئ دین سے فارغ ہو گئے ہیں۔اس پر طرّہ یہ کہ دیگر اقوام خصوصاً عیسائی اسلام کو مٹا دینے کیلئے جھوٹ اور بناوٹ کے شرمناک طریقوں کو بروئے کار لا رہے ہیں۔بانیٔ اسلام کی بُرے بُرے پیرائیوں میں تصویریں دکھائی جاتی ہیں اور اسلام کی پاک تاثیروں کے روکنے کے لیے ہر طرح کا افترا حربہ اور وسیلہ استعمال کیا جارہا ہے اور پانی کی طرح مال کو اس راہ میں بہایا جارہا ہے۔

سو اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنے الہام و کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے مخالفین کے مقابل پر بھیجا ہے تا اس آسمانی پتھر سے اس موم کے بُت کو توڑا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا ہے اس لیے میرے انکار میں جلدی نہ کرو تا کہیں خدا سے لڑنے والے نہ ٹھہرو۔حضورؑ نے فرمایا کہ وہ دن دور نہیں جب سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لیے پھر وہی تازگی اور روشنی کا دن آئے گا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے۔لیکن ابھی ایسا نہیں ہے ضرور ہے کہ آسمان اُسے چڑھنے سے روکے جب تک کہ محنت اور جانفشانی سے ہمارے جگر خون نہ ہو جائیں اور ہم سارے آراموں کو اس کے ظہور کیلئے کھو نہ دیں اور اعزاز اسلام کیلئے ساری ذلتیں قبول نہ کرلیں۔اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی،مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے۔سو ضرور تھا کہ وہ اس عظیم مہم کے رو براہ کرنے کے لیے ایک عظیم الشان کارخانہ قائم کرتا سو اس حکیم و قدیر نے اس عاجز کو اصلاح خلائق کے لئے بھیج کر دنیا کو حق اور راستی کی طرف کھینچنے کیلئے کئی شاخوں پر امر تائید حق اور اشاعت اسلام کو منقسم کر دیا۔

حضورؑ نے فرمایا کہ ان شاخوں میں سے ایک شاخ تالیف و تصنیف کا سلسلہ ہے۔دوسری شاخ اس کارخانہ کی اتمام حجت کی غرض سے اشتہارات جاری کرنے کا سلسلہ ہے۔تیسری شاخ اس کارخانہ کی تلاش حق اور اس آسمانی کارخانہ کی خبر پا کر اپنی اپنی نیتوں کی تحریک سے آنے والوں کا سلسلہ ہے۔چوتھی شاخ اس کارخانہ کی وہ مکتوبات ہیں جو حق کے طالبوں یا مخالفوں کی طرف لکھے جاتے ہیں۔اور پانچویں شاخ اس کارخانہ کی جو خدا تعالیٰ نے اپنی خاص وحی اور الہام سے قائم کی مریدوں اور بیعت کرنے والوں کا سلسلہ ہے۔

یہ حضرت مسیح موعودؑ کے اس سارے بیان کا خلاصہ ہے جس میں حضرت مسیح موعودؑ نے اپنے آنے کے مقصد اور اس کے حصول کیلئے پانچ شاخوں کے قیام کا ذکر فرمایا اور ساتھ ہی مسلمانوں میں سے عوام و خواص کو اس مقصد کے حصول کے لیے حسب استطاعت چندہ دینے کی اپیل کی کیونکہ یہی وہ حکمت تھی جس کے ذریعہ اسلام کو دیگر تمام ادیان پر غالب کرنا تھا اور اس کے ذریعہ مسلمانوں کی اصلاح ہونی تھی۔

اسلام اور مسلمانوں کی حالت اس وقت نہایت ناگفتہ بہ تھی۔ اسلام اور بانی اسلام پر عیسائیوں اور آریوں کی طرف سے نہایت دلآزار حملے کیے جارہے تھے اور لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات شائع ہو کر مسلمانوں میں مفت تقسیم ہو رہے تھے جنہیں پڑھ کر مسلمان اسلام کو خیر باد کہہ کر عیسائیت کی آغوش میں جاتے جارہے تھے۔اس حالت سے صرف ایک دل تھا جو خون ہو رہا تھا،ایک جان تھی جو گداز ہو کر آستانہ الٰہی پر مرغ بسمل کی طرح بے قرار ہو رہی تھی اور فریاد کر رہی تھی کہ ؎

دن چڑھا ہے دشمنان دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
دیکھ سکتا ہی نہیں میں ضعفِ دینِ مصطفیٰؐ
مجھ کو کراے میرے سلطاں کامیاب و کامگار
یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سن لے پُکار

اسیطرح رسالہ فتح اسلام میں حضورؑ فرماتے ہیں:

اس وقت مجھ کو تکمیل تالیفات کی سخت ضرورت ہے۔ براہین کا بہت سا حصہ ہنوز طبع کے لائق ہے اگر وہ تیار ہو جائے تو خریداروں کو اور اُن سب کو پہنچایا جائے جن کو محض للہ پہلے حصے دیئے گئے ہیں اور آئندہ دینے کا وعدہ ہے۔ایسا ہی دوسرے رسائل جیسے اشعۃُ القرآن، سراج منیر،تجدید دین، اربعین فی علامات المقربین اور قرآن شریف کی ایک تفسیر لکھنے کا بھی ارادہ ہے اور یہ بھی دل میں جوش ہے کہ عیسائی وغیرہ مذاہب باطلہ کے ردّ میں اور اُن کے اخبارات کے مقابل پر ماہواری ایک رسالہ نکلا کرے اور ان سب کاموں کے مسلسل اجرا کے لیے بجز انتظام سرمایہ اور مالی امداد کے اور کوئی روک درمیان نہیں۔ اگر ہم کو یہ میسر آجائے کہ ایک مطبع ہمارا ہو اور ایک کاپی نویس ہمیشہ کیلئے ہمارے پاس رہے اور تمام ضروری مصارف کی وجوہ ہمیں حاصل ہوں یعنی جو کچھ کاغذات اور چھپوائی اور کاپی نویسوں کی تنخواہ میں خرچ ہوتا ہے وہ سارے اخراجات وقتاً فوقتاً بہم پہنچتے رہیں تو ان پنج شاخوں میں سے ایک شاخ کی پورے طور پر نشو و نما پانے کا کافی انتظام ہو جائے گا۔

اے ملک ہند! کیا تجھ میں کوئی ایسا باہمت امیر نہیں کہ اگر اور نہیں تو فقط اسی شاخ کے اخراجات کا متحمل ہو سکے۔ اگر پانچ مومن ذی مقدرت اس وقت کو پہچان لیں تو ان پانچ شاخوں کا اہتمام اپنے اپنے ذمہ لے سکتے ہیں۔اے خداوند خدا تو آپ اِن دلوں کو جگا۔''

اللہ اللہ! کس قدر آپؑ کے سینے میں اسلام کا درد تھا،اس ایک اقتباس سے اس کی ایک جھلک ملتی ہے۔ آہ! وہ بھی کیا زمانہ تھا کہ اسلام پر چاروں طرف سے حملے ہو رہے تھے اور آپ اسلام کی اس پریشاں حالی پر خون کے آنسو رو رہے تھے اور مسلمانوں کو خواب غفلت سے بیدار کر کے خدمت اسلام پر کمربستہ ہونے کیلئے جی جان سے کوشش کر رہے تھے۔ اپنی ایک فارسی نظم میں کتنے درد سے آپؑ فرماتے ہیں:

مے سزد گر خوں ببارد دیدۂ ہر اہل دیں
بر پریشاں حالیٔ اسلام قحط المسلمین
ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دینِ حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین
ایں دو فکرِ دینِ احمد مغزِ جانِ ما گداخت
کثرتِ اعدائے ملت قلتِ انصارِ دیں
اے خدا نور ہدیٰ از مشرقِ رحمت برار
گمرہاں را چشم کن روشن ز آیات مبیں

(فتح اسلام صفحہ ۴۶۔۴۷)

اللہ تعالیٰ نے آپؑ کی ان دردناک آہوں کو شرف قبولیت بخشا اور اسلام پر پھر وہی خوشحالی اور سرسبزی کے دن لوٹ آئے، جو صیاد تھے وہ صید بن گئے ۔اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے گرد فدایان دین مصطفیٰ کی فوج جمع کر دی اور انہوں نے اپنا سب کچھ راہ میں قربان کر دیا۔تب آپ نے روح القدس کی تائید سے اسلام پر پڑنے والے اعتراضات کا دندان شکن جواب دینا شروع کیا اور اسلام کی تائید میں ایسا عظیم الشان لٹریچر منصۂ شہود پر آیا کہ چاروں طرف سے آپ کے حق میں داد تحسین کی صدائیں بلند ہونے لگیں۔ آپ ایک فتح نصیب جرنیل کی طرح حامیٔ دین اسلام بن کر اُبھرے کسی بڑے سے بڑے آریہ یا پادری کو آپ کے سامنے اسلام کے خلاف منہ کھولنے یا دم مارنے کی مجال نہیں تھی۔ آپ نے اپنی ساری زندگی میں براہین احمدیہ سے لیکر پیغام صلح تک ۸۰ سے زائد کتب تالیف فرمائیں جن میں اسلامی تعلیمات کے محاسن اور اسلام اور بانی اسلام پر لگائے جانے والے تمام اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا۔لاکھوں کی تعداد میں اشتہارات جاری کیے جن میں اسلام کی حقانیت کا ثبوت دیا اور مخالفین اسلام کو مناظروں اور مباہلوں کیلئے للکارا اور ان پر حجت تمام کی۔

آپ نے قرآن و حدیث اور عہد نامہ جدید و قدیم کی رو سے حضرت عیسیٰ کی وفات ثابت کی اور جدید تحقیقات کی رو سے بتایا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر سرینگر محلہ خانیار میں ہے۔ اور اپنے ماننے والوں کو عیسائی منادوں کے مقابل پر وہ برہان ساطعہ دی جس سے انہیں پیچھا چھڑانا مشکل ہو گیا۔ عیسائیت کا وہ سیلاب جو چند دنوں میں سارے مسلمانان ہند کو بہالے جانے پر آمادہ تھا اس کے سامنے آپ ایک مضبوط قلع کی طرح کھڑے ہو گئے اور وہ سیلاب اس کی دیواروں سے سر ٹکرا ٹکرا کر واپس لوٹ گیا لیکن اس میں ایک سوئی کے ناکے کے برابر بھی سوراخ نہ کر سکا۔وہ موم کا بت جو سحر فرنگ نے تیار کیا تھا اس آسمانی پتھر سے ٹکرا کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔اس کی جھوٹی منطق اور سوفسطائی حجت مسیح محمدی کی براہین قاطعہ کے سامنے دھواں ہو گئی۔قادیان دارالامان مرجع خلائق بن گیا۔جوق در جوق طالبان حق امام الزمان کا اعلان سن کر تحقیق حق کیلئے قادیان آنے لگے۔کوئی تحقیق کے لیے آرہا ہے کوئی اپنے آقا سے ملاقات کی غرض سے آرہا ہے۔ ان سب مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام آپؑ خود فرماتے۔لمبا عرصہ مہمان خانہ کا انتظام آپ کے سپرد رہا۔حضرت اماں جان خود سینکڑوں مہمانوں کا کھانا پکواتیں۔حضورؑ ان تمام مصارف کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''اگر میں ان دینی مصارف کی مفصل حقیقت لکھوں تو بہت طول ہو جائے گا۔مگر اے بھائیو تم نمونہ کے طور پر صرف واردین اور صادرین کے ہی سلسلہ پر ہی نظر ڈال کر دیکھو کہ اب تک سات سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار کے قریب یا اس سے کچھ زیادہ مہمان آیا ہے۔اب تم اندازہ کر سکتے ہو کہ ان عزیز مہمانوں کی خدمت اور دعوت اور ضیافت میں کیا کچھ خرچ ہوا ہوگا اور اُن کے سرما اور گرما کے آرام کے لیے ضروری طور پر کیا کچھ بنانا ہوگا۔

ایسا ہی وہ بیس ہزار اشتہار جو انگریزی اور اُردو میں چھاپے گئے اور پھر بارہ ہزار سے کچھ زیادہ مخالفین کے سرگروہوں کے نام رجسٹری کرا کر بھیجے گئے اور ملک ہند میں ایک بھی ایسا پادری نہ چھوڑا جس کے نام وہ رجسٹری شدہ اشتہار نہ بھیجے گئے ہوں بلکہ یورپ اور امریکہ کے ممالک میں بھی یہ اشتہارات بذریعہ رجسٹری بھیج کر حجت کو تمام کر دیا گیا ان اخراجات پر غور کرنے سے یہ تعجب کا مقام نہیں کہ اس بضاعت مزجاۃ کے ساتھ کیونکر تحمل ان مصارف کا ہو رہا ہے اور یہ تو بڑے بڑے اخراجات ہیں۔ اگر ان اخراجات کو ہی جانچا جائے کہ جو ہر مہینہ میں خطوط کے بھیجنے کا اُٹھانے پڑتے ہیں تو وہ بھی ایسی رقم کثیر نکلے گی جس کے مسلسل جاری رہنے کے لئے ابھی تک کوئی امدادی سبیل نہیں اور جو لوگ سلسلہ بیعت میں داخل ہو کر حق کی طلب کی غرض سے اصحاب الصفہ کی طرح میرے پاس ٹھہرنا چاہتے ہیں ان کے گزارہ کے لیے بھی مجھے آسمان کی طرف نظر ہے اور میں جانتا ہوں کہ ان پنجگانہ شاخوں کے قائم رکھنے کی سبیل آپ وہ قادر مطلق نکال دے گا۔'' (فتح اسلام صفحہ ۲۹)

حضور کے اس بیان کی تصدیق منشی تاج الدین صاحب تحصیلدار بٹالہ کی تحقیقاتی رپورٹ اور ڈی سی

گورداسپور کے فیصلے سے بھی ہوتی ہے جس کا مفصل ذکر ہم گزشتہ قسط میں کر چکے ہیں اکثر ایسا ہوتا کہ مہمانوں کی کثرت کی وجہ سے آپ اپنا اور اپنے بیوی بچوں کا لحاف بھی مہمانوں کے لیے دے دیتے اور خود سردی میں ٹھٹھرتے۔ جلسہ پر آنے والے مہمانوں کی تواضع کی خاطر بعض اوقات اپنی زوجہ کے زیورات تک آپ کو گروی رکھنے پڑے لیکن مہمانوں کو کوئی تکلیف نہ آنے دی۔ رات رات بھر جاگ کر یہ جاننے کی کوشش کرتے کہ کوئی مہمان بھوکا تو نہیں۔ ہر مہمان کا اس کی پسند کے مطابق خیال کرتے۔ یہ ایک لمبی داستان ہے جس کی تفصیل میں نہیں جایا جا سکتا۔ ایسے عظیم محسن پر الزام لگانا کہ چندے کی رقم اپنے ذاتی مصارف پر خرچ کی، نہایت شرم ناک ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا عدالتی بیان موجود ہے کہ مجھے مریدوں کے چندے کی کچھ ضرورت نہیں میرا ذاتی باغ اور جائداد ہی میرے اور میرے اہل وعیال کے لیے کافی ہے۔ اور اس سے بھی بڑھ کر خدا تعالیٰ آپ کا کارساز تھا اور آپ کو کسی دنیاوی مدد کی ضرورت نہ تھی خدا خود آپ کی تائید ونصرت کیلئے آپ کے ساتھ کھڑا تھا۔

والد صاحب کی وفات کے بعد جب ایک لمحہ کیلئے آپ کے دل میں خیال آیا کہ وہ ذرائع معاش جو والد صاحب کے ساتھ وابستہ تھے، اب اُن کی وفات سے اُن ذرائع معاش کی آمد بند ہو جانے کی صورت میں گزر اوقات کی کیا صورت ہوگی۔ اسی لمحہ آپ کو الہام ہوا کہ الیس اللہ بکافٍ عبدہ کہ کیا اللہ اپنے بندے کیلئے کافی نہیں۔ حضورؑ فرماتے ہیں کہ اس الہام سے مجھے سخت ندامت ہوئی اور بہت توبہ و استغفار کیا اور پھر ساری زندگی خدا تعالیٰ نے ہر موقعہ پر غیب سے تائید ونصرت فرمائی اور کسی چیز کی کوئی کمی نہ رہنے دی۔ اور یہی سلوک اللہ تعالیٰ کا آپ کی قائم کردہ جماعت کے ساتھ ہے۔

بالآخر میں یہ بھی عرض کر دوں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے جن ساتھیوں مثلاً حضرت مولانا سرور شاہ صاحب اور خواجہ کمال الدین وغیرہ کا معترض نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے چندوں کے بے محابا خرچ پر اعتراض کیا تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ جب کوئی شخص کسی مامور من اللہ کا مخالف ہو جاتا ہے اور اس کی مخالفت تلاش حق کا نہیں بلکہ عداوت کا رنگ اختیار کر لیتی ہے تو شیطان اس کی اس صورت حال کا خوب فائدہ اُٹھاتا ہے اور سب سے پہلا کام یہ کرتا ہے کہ اس کو سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے کلیۃً عاری کر دیتا ہے۔ اور وہ مثبت غور وفکر اور تحقیق و تفتیش کی نعمت سے محروم ہو جاتا ہے اور حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب کا نام لیکر معترض نے اسی بات کا ثبوت دیا ہے۔ ہم معترض کی اندھی تقلید کرنے والوں کو اس بات کی کھلی دعوت دیتے ہیں کہ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کا ایسا کوئی بیان دکھا دیں جس میں کھلے طور پر یا اشارۃً بھی اس بات کا ذکر ہو کہ آپ کو حضرت مسیح موعودؑ پر چندوں کی رقموں کو لیکر کوئی شک تھا، تو ہم ایسے شخص کو منہ مانگا انعام دینے کے لیے تیار ہیں۔

اس جگہ معترض کی بد دیانتی ظاہر کرنے کے لیے یہ بیان کرنا بھی ضروری ہے کہ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب کی جس تصنیف کشف الاختلاف کا معترض نے ذکر کیا ہے اس میں معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے جو معترض نے بیان کیا ہے۔ کشف الاختلاف میں تو حضرت مولانا سرور شاہ صاحب مولوی محمد علی صاحب کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں کہ (خلاصہ مضمون) خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ پر مالی اعتراضات شروع کئے تھے۔ آپ کو یاد ہوگا جس روز مسجد کے چندہ کے واسطے ہم تینوں (سرور شاہ صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب) گجرات یا جب کڑیانوالے کی طرف جا رہے تھے تو خواجہ صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ پر چندوں کو لیکر اعتراضات شروع کر دیئے اور مجھے خوب یاد ہے کہ اس طویل سفر میں آتے اور جاتے ہوئے ان اعتراضات کے باعث مجھے ایسا محسوس ہو رہا تھا کہ غضب خدا نازل ہو رہا ہے اور میں متواتر دُعا میں مشغول تھا۔ اور بار بار جناب الٰہی میں یہ عرض کرتا تھا کہ مولیٰ کریم! میں اس قسم کی باتوں کے خلاف ہوں۔ میں اس مجلس سے بھی علیحدہ ہو جاتا۔ مگر مجبور ہوں۔ پس تیرا غضب جو نازل ہو رہا ہے اس سے مجھے بچانا۔''

(رسالہ کشف الاختلاف مصنفہ حضرت مولانا سرور شاہ صاحب)

رہی بات خواجہ کمال الدین صاحب کی تو اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کو آپؑ کے بعد پیدا ہونے والے فتن سے اللہ تعالیٰ نے آگاہ کر دیا تھا۔ آپ کے الہامات اور کشوف کے پڑھنے سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی۔ ان میں سے چند ایک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ اپنی جماعت کے چند آدمی کشتی کر رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ آؤ میں تمہیں ایک خواب سناؤں مگر وہ نہ آئے۔ میں نے کہا کیوں نہیں سنتے۔ جو شخص خدا کی باتیں نہیں سنتا وہ دوزخی ہوتا ہے۔'' (البدر جلد 2 نمبر 9)

حضورؑ کا یہ رویا مولوی محمد علی اور ان کے ہم خیال لوگوں کے متعلق پورا ہوا جن میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی ایک تھے۔ خواجہ صاحب کی جماعت سے دوری اور حملہ آور ہونے کے متعلق بھی حضورؑ کی ایک رویا ہے جس کا ذکر مولوی سرور شاہ صاحب نے کشف الاختلاف میں کیا ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں:

''میں نے دیکھا کہ خواجہ پاگل ہو گیا ہے اور مجھ پر حملہ کرنا چاہتا ہے تو میں نے کسی کو کہا کہ اس کو مسجد سے باہر نکال دو تو وہ گیا۔ پر اس کے نکالنے سے پہلے خود سیڑھیوں سے نیچے اُتر گیا۔''

(کشف الاختلاف ص 13 و برکات خلافت ص 31)

ابتدا میں صدر انجمن کے یہی اکابر تمام سلسلہ کو اپنے ہاتھ میں رکھے ہوئے تھے اور رکھنا چاہتے تھے۔ ان کے نزدیک خلافت کا قیام ان کے مقام اور مرتبہ کو باقی نہیں رکھ سکتا تھا اور یہ ان لوگوں کی غلطی تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک قسم کی سوءظنی تھی جو حضرت مسیح موعودؑ کے آخری ایام میں شروع ہو گئی تھی۔ چنانچہ لدھیانہ سے ایک صاحب بابو محمد صاحب نے حضرت اقدس کو ایک خط لکھا جس میں آپؑ پر اسراف وغیرہ کا الزام تھا۔ اس کے جواب میں آپ نے ایک مبسوط خط لکھا جو الحکم میں شائع ہوا۔ حضورؑ کے اس خط میں چندوں پر اعتراض کرنے والے تمام معترضین کا کافی وشافی جواب آ گیا ہے چنانچہ حضورؑ فرماتے ہیں:

''میری نسبت آپ نے ..... کی جماعت کی طرف سے یہ پیغام پہنچایا تھا کہ روپیہ کے خرچ میں بہت اسراف ہوتا ہے۔ آپ اپنے پاس روپیہ جمع نہ رکھیں اور یہ روپیہ ایک کمیٹی کے سپرد ہو جو حسب ضرورت خرچ کیا کرے۔ اور یہ بھی ذکر تھا کہ اس روپیہ میں سے باغ کے چند خدمت گار بھی روٹیاں کھاتے ہیں اور ایسا ہی کئی اور قسم کے اسراف کی طرف اشارہ تھا جن کو میں سمجھتا ہوں آپ نے اپنی نیک نیتی سے جو لکھا بہتر لکھا۔ میں ضروری نہیں سمجھتا کہ اس کا رد لکھوں۔ میں آپ کو خدا تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں جس کو پورا کرنا مومنوں کا فرض ہے اور اس کی خلاف ورزی معصیت ہے کہ آپ کی تمام جماعتوں کو اور خصوصاً ایسے صاحبوں کو جن کے دل میں یہ اعتراض پیدا ہوا ہے بہت صفائی سے اور کھول کر سمجھا دیں کہ اس کے بعد ہم .... کا چندہ بکلی بند کرتے ہیں اور ان پر حرام ہے اور قطعاً حرام ہے اور مثل گوشت خنزیر ہے کہ ہمارے کسی سلسلہ کی مدد کے لیے اپنی تمام زندگی تک ایک حبّہ بھی بھیجیں۔ ایسا ہی ہر وہ شخص جو ایسے اعتراض دل میں مخفی رکھتا ہے اس کو بھی ہم یہی قسم دیتے ہیں۔ یہ کام خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جس طرح وہ میرے دل میں ڈالتا ہے خواہ وہ کام لوگوں کی نظر میں صحیح ہے یا غیر صحیح درست ہے یا غلط میں اسی طرح کرتا ہوں۔ **پس جو شخص مدد دے کر مجھے اسراف کا طعنہ دیتا ہے وہ میرے پر حملہ کرتا ہے، ایسا حملہ قابل برداشت نہیں۔** اصل تو یہ ہے کہ مجھے کسی کی بھی پرواہ نہیں۔ اگر تمام جماعت کے لوگ متفق ہو کر چندہ بند کر دیں یا مجھ سے منحرف ہو جائیں تو وہ جس نے مجھ سے وعدہ کیا ہوا ہے، اور جماعت ان سے بہتر پیدا کر دے گا جو صدق اور اخلاص رکھتی ہوگی۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے ینصرک اللہ من عندہ۔ ینصرك رجال نوحی الیهم من السمآء یعنی خدا اپنے پاس سے تیری مدد کرے گا۔ تیری وہ مدد کریں گے جن کے دل میں ہم آپ وحی کریں گے۔ اور الہام کریں گے۔ پس اس کے بعد میں ایسے لوگوں کو ایک مرے ہوئے کیڑے کی طرح بھی نہیں سمجھتا جن کے دلوں میں بدگمانیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور کیا وجہ کہ اُٹھیں جب کہ میں ایسے ایسے خشک دل لوگوں کو چندہ کے لئے مجبور نہیں کرتا جن کا ایمان ہنوز ناتمام ہے۔ مجھے وہ لوگ چندہ دے سکتے ہیں جو اپنے سچے دل سے مجھے خلیفۃ اللہ سمجھتے ہیں اور میرے تمام کاروبار، خود ان کو سمجھیں یا نہ سمجھیں ان پر ایمان لاتے ہیں اور ان پر اعتراض کرنا موجبِ سلب ایمان سمجھتے ہیں۔ میں تاجر نہیں کہ حساب رکھوں۔ میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں۔ میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض دل میں رکھتا ہے اس کو حرام ہے کہ ایک کوڑی بھی میری طرف بھیجے۔ مجھے کسی کی پرواہ نہیں جب کہ خدا مجھے بکثرت کہتا ہے گویا ہر روز کہتا ہے کہ میں ہی بھیجتا ہوں جو آتا ہے۔ اور کبھی میرے مصارف پر وہ اعتراض نہیں کرتا تو دوسرا کون ہے جو مجھ پر اعتراض کرے۔ ایسا اعتراض آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر بھی تقسیم اموال غنیمت کے وقت کیا گیا تھا۔ سو میں آپ کو دوبارہ لکھتا ہوں کہ آئندہ سب کو کہہ دیں کہ تم کو اس خدا کی قسم ہے جس نے تمہیں پیدا کیا ہے اور ایسا ہی ہر ایک جو اس خیال میں ان کا شریک ہے کہ ایک حبّہ بھی میری طرف کسی سلسلہ کے لیے کبھی اپنی عمر تک ارسال نہ کریں پھر دیکھیں کہ ہمارا کیا حرج ہوا۔ اب اس قسم کے بعد میرے پاس نہیں کہ اور لکھوں۔''

خاکسار مرزا غلام احمد''

(الحکم جلد 9 نمبر 11 پرچہ 31 مارچ 1905ء)

سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے اس خط سے ان تمام مخالفین اور معترضین کا منہ بند ہو جاتا ہے جو آپ پر چندوں کے متعلق اسراف کا الزام لگاتے ہیں۔ (جاری)

تنویر احمد ناصر۔ قادیان

☆☆☆

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

بقیہ: رپورٹ جلسہ سالانہ از صفحہ اوّل

صاحب مربی سلسلہ دعوت الی اللہ نے بعنوان ’’صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام‘‘ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لانے کی ضرورت و اہمیت، قرآنِ مجید، حدیث اور بزرگان اُمت کے ارشادات کی روشنی میں) کی۔ آپ نے بتایا کہ قرآن و احادیث اور بزرگان سلف کے اقوال کے مطابق اس زمانے کے امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ آپ نے صداقت کی مختلف نشانیاں بیان کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا انتہائی مخالف اور ناساز حالات میں ایک گمنام بستی سے پوری دنیا میں پھیل جانا ایک بہت بڑی صداقت کی دلیل قرار دیا۔

بعدہ **محترم محمد شریف عودہ صاحب امیر جماعت احمدیہ فلسطین** نے تعارفی تقریر کی۔ آپ نے بالخصوص سیدنا وامامنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے تحت فلسطین کی جماعت احمدیہ کبابیر کی طرف سے اس جلسہ میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام مہدی علیہ السلام کو سلام پہنچایا۔ ساتھ ہی آپ نے ایم ٹی اے العربیہ الثالثہ کے تحت ہو رہی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بیان کیا کہ آج باوجود مخالفت کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام عرب ممالک میں پہنچ رہا ہے۔

بعدہٗ صوبہ گجرات کے محترم مہامنڈلیشور ویشویشور آنند جی مہاراج نے جماعت احمدیہ کی کوشش بسلسلہ قیام امن اور عالمی اخوت کو سراہا۔ ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ ہم سب کو ملکر اس وقت دنیا میں امن قائم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

بعد ازاں محترم عبد الباسط صاحب امیر جماعت احمدیہ انڈونیشیا نے بتایا کہ باوجود شدید مخالفت کے آج جماعت احمدیہ انڈونیشیا میں روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ شہادتیں ہوئیں تو اللہ تعالیٰ نے نئی روحوں کو جماعت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائی۔ ساتھ ہی دیگر احباب جماعت کے ایمان میں نمایاں ترقی ہوئی۔ آپ نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خبر دی تھی کہ وہ آپ کو بہت عظمت دے گا اور آپ کی محبت دلوں میں بٹھائے گا۔ انڈونیشیا میں آپ کی عظمت و محبت پیدا ہو رہی ہے اور ہوتی چلی جائے گی انشاء اللہ۔

دوسرا دن دوسری نشست ۔ 28 دسمبر
زیر صدارت محترم سید تنویر احمد صاحب
صدر انجمن احمدیہ وقف جدید قادیان

دوسرے دن کی پہلی نشست کی کارروائی قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ مکرم شیخ عثمان پاشا صاحب معلم سلسلہ نے قرآن مجید کی تلاوت کی اور ترجمہ بھی پڑھا۔ بعدہ مکرم فاتح الدین صاحب مربی سلسلہ اصلاح وارشاد نے بزبان اردو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھا۔

بعد ازاں اجلاس کی پہلی تقریر محترم مولانا مرزا محمد دین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن وقف عارضی ربوہ پاکستان نے بعنوان ’’سیرت صحابہ (حضرت ہمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ) کی۔ فاضل مقرر نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت ہمزہ رضی اللہ عنہ کا قبول اسلام، میدان جنگ کی شجاعت، اور شہادت سے متعلق ایمان افروز واقعات سنائے۔ آپ نے حضرت مرزا شریف احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی سیرت کے اچھوتے واقعات سناتے ہوئے بتایا کہ الہام الٰہی کے عین مطابق آپ کی پیدائش ہوئی تھی۔

دوسری تقریر محترم مولانا محمد عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان وافسر جلسہ گاہ نے بعنوان ’’خلافت خامسہ کا دس سالہ مبارک دور، اور اس کے شیریں ثمرات‘‘ کی۔ آپ نے ۲۰۰۳ سے ۲۰۱۳ تک خلافت خامسہ میں جو برکات جماعت کو حاصل ہوئی ہیں ان کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ہماری ترقی خلافت سے وابستہ ہے۔

اجلاس کی تیسری تقریر محترم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان ’’قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ حیات عصر حاضر کے مسائل کی روشنی میں کی‘‘۔ آپ نے قرآن مجید کی خوبصورت تعلیم کی روشنی میں بتایا کہ قرآنِ مجید ہی ہے جس سے ہر طرح کی ترقی ہو سکتی ہے۔ ہماری پوری زندگی تبھی کامیاب بن سکتی ہے جب ہم قرآن کریم کی تعلیم کو مدنظر رکھیں گے۔ اور قرآن کی ہدایت کے مطابق عمل کریں گے۔

بعد ازاں بعض مہمانان کرام نے اپنے تاثرات بیان فرمائے۔ مکرم سلامت صاحب امیر جماعت احمدیہ قزاکستان نے مختصر خطاب میں قزاکستان کے حالات بیان فرمائے اور دعا کی درخواست کی۔

اس کے بعد مکرم ڈاکٹر راج کمار ویرکہ یونین منسٹر فار مائینارٹیز کانگریس نے خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ مجھے اس بات کا احساس ہے کہ اقلیتوں کو کیا کیا مشکلات پیش آتی ہیں۔ آپ نے اپنی نیک توقعات کا اظہار کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

بعد ازاں اجلاس کی کارروائی کا اختتام ہوا۔

دوسرا دن دوسری نشست
(جلسہ پیشوایان مذاہب)
زیر صدارت محمد شریف عودہ صاحب
امیر جماعت احمدیہ فلسطین

بفضلہٖ تعالیٰ دوسرے دن کی دوسری نشست کا آغاز تلاوت قرآن مجید کے ساتھ ہوا۔ بعد نماز ظہر وعصر محترم اسد اللہ صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے قرآن مجید کی تلاوت مع ترجمہ کی۔ بعد ازاں بزبان اردو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا منظوم کلام عزیزم کامران احمد جموں نے پڑھا۔

اجلاس کی پہلی تقریر گیانی تنویر احمد خادم صاحب نائب ناظر دعوت الی اللہ نے ’’پیشوایان مذاہب کی عزت واحترام امن عالم کی ضمانت ہے‘‘ بزبان پنجابی کی۔ آپ نے بتایا کہ ہر مذہب وملت نے امن کی تعلیم دی ہے۔ آپ نے قرآن مجید اور گرو گرنتھ صاحب کی تعلیمات کے ذریعہ امن کی تعلیم بیان فرمائی اور اس بات پر زور دیا کہ ان تعلیمات کو اپنا کر ہی دنیا میں امن کا قیام ہو سکتا ہے۔

بعد ازاں تشریف لائے ہوئے معززین نے باری باری اپنے تاثرات کا اظہار کیا۔

جناب اوتار سنگھ مکّڑ صدر شرومنی گوردوارہ پربندھک کمیٹی امرتسر: نے بتایا کہ جماعت احمدیہ آپسی بھائی چارہ کیلئے کام کر رہی ہے اور آپسی بھائی چارہ ومحبت بڑھا رہی ہے۔ ہر سال ہمیں یہاں آنے کی دعوت دی جاتی ہے۔ میں خود آج آپ کے سامنے موجود ہوں۔ جب بھی ایسے اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے دنیا میں امن اور پیار میں اضافہ ہوتا ہے جماعت احمدیہ کے کام قابل تعریف ہیں۔

محترم سرجیت کمار گیانی صحت منتری پنجاب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ قیام امن اور ہمدردی بنی نوع انسان سے متعلق جو کوشش کر رہی ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے۔

مکرم سیوا سنگھ سیکھواں سابق ہیلتھ منسٹر نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ امن قائم کرنے کی کوشش جو جماعت احمدیہ کر رہی ہے، آج کے دور میں اس کی ضرورت ہے اور ہم سب کو جماعت احمدیہ کے اس کام میں تعاون دینا چاہئے۔ ہم تیار ہیں، ہماری پارٹی تیار ہے۔ ہم ہر ممکن تعاون آپ کو دیں گے تاکہ جماعت مزید تیزی سے یہ کام کر سکے۔

بابا دلجیت سنگھ چنڈی گڑھ نے کہا کہ جب تک ہم اپنے دلوں میں تبدیلی نہیں لائیں گے تب تک ہم ایک نہیں ہو سکتے۔ ہمیں چاہئے کہ نفرت کی دیوار کو توڑ کر ایک ہو جائیں کیونکہ مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا۔ اپنے دل کو صاف کریں تبھی امن کا قیام ہو سکتا ہے۔

جناب ماسٹر موہن لال سابق وزیر ٹرانسپورٹ نے بتایا کہ تشدد فتنہ وفساد کو دور کرنے کیلئے مذہب کی سچائی کو جاننا ضروری ہے جو ہمیں ایک دوسرے سے پیار ومحبت کرنے کا جذبہ وپیغام دیتی ہے۔

جناب سچا سنگھ چھوٹے پوریا سابق منسٹر نے بتایا کہ جو سچا مومن ہوگا وہ تمام مذاہب سے محبت کرے گا بابا بلھے شاہ شیخ فرید بھگت کبیر، روی داس مہاراج جیسی عظیم شخصیتوں نے اتفاق واتحاد کا پیغام دیا ہے۔ محبت ہی انسانیت کی بنیاد ہے اس کے بنا زندگی بیکار ہے۔

جناب بلجیت سنگھ دادووالیا بٹھنڈا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ جو کانفرنس منعقد کر رہی ہے آج اس کی ہم سبھی کو ضرورت ہے اور ہم سب کو بھی چاہئے کہ جماعت کے ساتھ ملکر امن اور شانتی کا پیغام دنیا میں پہنچانے کی کوشش کریں۔

صوبہ گجرات سے تشریف لائے ہوئے **جناب گریش پرمار صاحب سابق وزیر داخلہ** نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ ہمیں ان پرندوں کی مانند بننا ہے جو بیٹھنے یا رہنے کیلئے مسجد مندر گوردوارہ چرچ نہیں دیکھتے۔ ہمیں درندہ بننے سے خود کو بچانا ہے۔ تبھی انسان ہونے کا حق ادا ہوگا۔ امن شانتی سے رہنے کی کوشش کرنی ہے۔ ایک دوسرے سے محبت کرنے کی ضرورت ہے نفرت کو مٹانے کی ضرورت ہے۔

اپورو کمار سین سیکرٹری پریس ایسوی ایشن مرشد آباد بنگال و ایڈیٹر بیل ڈانگا نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جماعت احمدیہ آج قیام امن سے متعلق جو کوشش کر رہی ہے وہ واقعی قابل تعریف ہے اور اس کوشش کی آج ضرورت بھی ہے۔ ہم تبھی اچھے ہندوستانی بن سکتے ہیں جب ہم ملک کے قانون کی عزت وتکریم کریں گے۔

جناب سوہن مسیح وائس بشپ ضلع امرتسر نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا بتایا کہ آج اتحاد واتفاق کی انتہائی ضرورت ہے اور یہ تب تک قائم نہیں ہو سکتی جب تک ہم ایک دوسرے کو نہ پہچانیں۔

جناب مسٹر ہنس آف ناروے نے بتایا کہ انٹرنیٹ کے ذریعہ وہ جماعت سے متعارف ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ میں جلسہ دیکھ کر متاثر ہوا ہوں۔ پوری دنیا آج امن کی تلاش میں ہے۔ یہاں آکر سب کو امن ملے یہ میں سوچتا ہوں۔ اس مرتبہ ۲۵ دسمبر کرسمس گھر میں منانے کی بجائے بغرض شرکت جلسہ سالانہ قادیان میں حاضر ہوا ہوں۔

سردار پرتاپ سنگھ باجوہ ممبر پارلیمنٹ و پردھان پنجاب کانگریس نے اپنے خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب پاکستانی احباب کو آسانی سے قادیان آنے کی توفیق ملے اور ہم وہاں جائیں اور آپس میں پیار بڑھے۔ انہوں نے کہا کہ میں بھی قادیانی (قادیان کا باشندہ ہونے کی وجہ سے) ہوں اور آپ بھی قادیانی ہیں۔ میں ہر وقت آپ کی خدمت کیلئے تیار ہوں۔

سوامی سوؤیا نند جی امرتسر کرملیا پنتھ کے ہیڈ۔ نے کہا کہ ساری دنیا میں امن قائم ہو۔ میری آشا ہے کہ احمدی جماعت بھارت میں ہی نہیں بلکہ ساری دنیا میں پھیل جائے کیوں کہ یہ ایسے مسلمان ہیں جو ہر جگہ امن کا پیغام لیکر جاتے ہیں۔

انوراگ سود کنوینر چیتنا منچ ہوشیار پور: آپ نے اپنے خطاب میں فرمایا کہ مجھے فخر ہے کہ میں ہوشیار پور سے تعلق رکھتا ہوں۔ جہاں حضرت مسیح

موعودؑ نے چالیس دن دعائیں کیں اور خدا سے خبر پا کر پیشگوئی کی کہ اللہ مجھے ایک ایسا بیٹا عطا فرمائے گا جو ساری دنیا میں احمدیہ جماعت کو پھیلائے گا۔ آپ نے سب دھرموں کو آپس میں پیار اور محبت سے رہنے کی تلقین کی۔ بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے دعا کے ساتھ جلسہ کا اختتام کیا۔

تیسرا دن پہلی نشست۔29 دسمبر

زیر صدارت محترم منیر احمد حافظ آبادی

وکیل الاعلیٰ تحریک جدید قادیان

بفضلہ تعالیٰ تیسرے دن کی پہلی نشست کی کاروائی بوقت صبح دس بجے قرآن مجید کی تلاوت سے شروع ہوئی۔ قرآن مجید کی تلاوت محترم حافظ عطاالنعیم متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ نے کی اور ترجمہ پیش کیا۔ بعدہ محترم رضوان احمد صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم مولانا ظہیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر دعوت الی اللہ بھارت جنوبی ہند نے بعنوان دعوت الی اللہ تقریر کی۔ فاضل مقرر نے بیان کیا کہ دعوت الی اللہ انبیا کے فرائض میں سے ایک اہم فریضہ ہے۔ ضرورت ہے کہ ہر ایک احمدی اس میدان میں آگے بڑھے۔ بالخصوص قرآنی آیت احادیث، ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور ارشادات خلفا کرام کی روشنی میں دعوت الی اللہ کی اہمیت واضح کرتے ہوئے بتایا کہ اب وقت آ گیا ہے کہ ہم اس اہم فریضہ کی ادائیگی کیلئے پوری طرح کمر بستہ ہو کر میدان میں کود پڑیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مولانا سفیر احمد شمیم صاحب نائب ناظم وقف جدید ارشاد قادیان نے بعنوان ''عصر حاضر میں دعا کی اہمیت'' کی۔ آپ نے دعاؤں کی اہمیت اور ضرورت سے متعلق قرآنی آیات احادیث مبارکہ ارشادات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی روشنی میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ دعاؤں کو قبول کرتا ہے بندے کیلئے ضروری ہے کہ وہ بارگاہ رب العزت میں ہر چھوٹی بڑی ضرورت کیلئے دعا گو ہو۔ پھر وہ دیکھے گا کہ اس کے دنیا اور دین دونوں بامراد ہو جائیں گے۔

بعد ازاں حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید مرحوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پڑپوتے مکرم صاحبزادہ ارشد راشدی صاحب نے تعارفی خطاب کیا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ دس ہزار میل کا سفر طے کر کے آئے ہیں تا کہ مقدس بستی قادیان سے مستفید ہوں۔ یہ وہ مقدس بستی ہے جس میں امام الزمان سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پیدا ہوئے پھر آپ کی صداقت پوری دنیا میں پھیلی۔ اسی طرح حضرت شہزادہ عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق موصوف نے بتایا کہ شہزادہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کتاب آئینہ کمالات اسلام مطالعہ کر کے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق میں مخمور ہو گئے۔ آپ نے صداقت کی خاطر جام شہادت نوش کیا۔ یہ تمام تفصیل کتاب تذکرۃ الشہادتین میں مذکور ہے۔

بعدہ محترم مظہر احمد وسیم صاحب استاذ جامعہ احمدیہ قادیان نے بعنوان ''شرائط بیعت اور ایک احمدی کی ذمہ داری'' (حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات وخطابات کی روشنی میں) تقریر کی۔

فاضل مقرر نے یکے بعد دیگرے دس شرائط بیعت بیان کرتے ہوئے بتایا کہ ایک احمدی کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ جس غرض سے بیعت کی ہے اس کو ملحوظ رکھتے ہوئے زندگی گزارے۔ دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہی بیعت کا مقصد ہے۔

اسی طرح صوبہ گجرات سے تشریف لائے ہوئے ڈاکٹر سنگھل صاحب نے بتایا کہ یہ جلسہ بہت ہی اچھا جلسہ ہے۔ یہاں سے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ نعرۂ تکبیر، شری رام چندر جی کی جے، شری کرشن مہاراج جی کی جے۔ بہت ہی اچھا طریقہ ہے۔ اس سے ایسی محبت بڑھتی ہے۔ نیز بتایا کہ Love For All Hatred For None یہ پیغام سب کو یاد رکھنا چاہئے۔ ہر شخص جو اس جلسہ میں ہے خواہ وہ کسی بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔ اسے امن کے اس پیغام کو یاد رکھنا چاہئے اور اپنے اپنے دائرہ عمل میں لوگوں تک یہ پیغام پہنچانا چاہئے۔

بعدہ محترم ونود کھنہ صاحب سابق ممبر پارلیمنٹ گورداسپور اور سینئر لیڈر بی جے پی پارٹی نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اپنی اور پورے ہندوستان کی طرف سے جملہ شاملین جلسہ سالانہ ۲۰۱۳ کو دلی مبارکباد پیش کی اور بتایا کہ آج جماعت احمدیہ جو پیغام بسلسلہ قیام امن پوری دنیا میں پھیلا رہی ہے۔ چاہئے کہ ہم سب ملکر یہ پیغام دنیا تک پہنچائیں۔ جماعت احمدیہ انسانی فلاح و بہبودی کیلئے جو کام کر رہی ہے وہ واقعی میں قابل تعریف ہے۔

اختتامی تقریب:

اختتامی تقریب ٹھیک دو بجے منعقد ہوئی۔ جس کی صدارت محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ پاکستان نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ہانی طاہر صاحب نے کی۔ بعدہ رضوان احمد ظفر صاحب نے نظم پڑھی۔ محترم ناظر اعلیٰ صاحب نے شکریہ احباب میں اللہ تعالیٰ کے شکریہ کے ساتھ حکام اور دیگر سرکاری غیر سرکاری شعبہ جات کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ جس کے بعد ایم ٹی اے کی جانب سے ایک ڈاکومینٹری پیش کی گئی۔

ٹھیک چار بجے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بذریعہ ایم ٹی اے براہ راست خطاب فرمایا۔ اس سلسلہ میں مسجد بیت الفتوح لندن کے طاہر ہال میں ایک خصوصی تقریب منعقد ہوئی جس میں تلاوت قرآن مجید مکرم فیروز عالم صاحب نے کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فارسی منظوم کلام مکرم عاشق صاحب نے اور سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کا اردو منظوم کلام مکرم عمر شریف صاحب نے پڑھا۔ بعدہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حاضرین جلسہ سالانہ قادیان سے خطاب فرمایا۔

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی تائید ونصرت میں خدا تعالیٰ کی جانب سے ظاہر ہونے والے عظیم الشان نشانات کا ذکر کرتے ہوئے خصوصاً رؤیا وکشوف کے ذریعہ تائید الٰہی کے واقعات بیان فرمائے اور فرمایا کہ آج بھی اللہ تعالیٰ خواب اور الہام کے ذریعہ سعید روحوں کو جماعت میں داخل کر رہا ہے۔ پاکستان اور دیگر بعض ممالک میں جماعت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا کہ عنقریب یہ مخالفتیں دھواں ہو جائیں گی۔ دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ دُعا کے بعد قادیان سے متعدد زبانوں میں حمدیہ اور نعتیہ ترانے پیش کئے گئے جو ایم ٹی اے سے براہ راست نشر ہوئے جملہ شاملین جلسہ پر نم آنکھوں کے ساتھ انمول یادیں لئے ہوئے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔

شعبہ جات:

امسال جلسہ سالانہ قادیان کی ڈیوٹیاں احسن طریق پر ادا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل افسران، نائب افسران، صیغہ جات کی منظوری حاصل کی گئی۔ محترم شعیب احمد صاحب، ناظر بیت المال خرچ قادیان (افسر جلسہ سالانہ)

نائب افسران جلسہ سالانہ:

محترم حبیب الرحمن خان صاحب انتظامی امور، محترم مولوی جلال الدین نیر صاحب تیاری طعام، محترم سلطان احمد انجینئر صاحب تعمیراتی امور، محترم حافظ مظہر احمد طاہر صاحب فنی امور، محترم وحید الدین شمس صاحب سپلائی، محترم ابوبکر صاحب مہمان نواز دارالمسیح۔ محترم مظہر احمد وسیم صاحب مہمان نواز، محترم جمیل احمد صاحب ناصر ایڈووکیٹ متفرق امور، محترم رفیق احمد بیگ صاحب افسر خدمت خلق۔

نام صیغہ جات وافسر صیغہ:

نظامت حاضری ونگرانی: مکرم ملک محمد مقبول طاہر صاحب۔ نظامت عمومی۔ مکرم ظفر احمد الیاس صاحب۔ نظامت تربیت، مکرم محمد حمید کوثر صاحب، نظامت طبی امداد، مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب۔ نظامت ہومیوپیتھی، مکرم ڈاکٹر سید سعید احمد صاحب، نظامت خدمت خلق، مکرم رفیق احمد بیگ صاحب، نظامت معائنہ، مکرم جمیل احمد ناصر ایڈووکیٹ صاحب۔ نظامت خیمہ جات، مکرم خالد محمود صاحب، نظامت تنقیح حسابات، مکرم سید صباح الدین صاحب، نظامت مکانات مکرم ریحان احمد ظفر صاحب، نظامت صفائی مکرم حبیب احمد طارق صاحب، نظامت آب رسانی مکرم بلال احمد شمیم صاحب، نظامت روشنی، مکرم محمد نور الدین ناصر صاحب۔ نظامت بازار، مکرم سید بشارت احمد صاحب، نظامت ریزرویشن ریلوے و ہوائی جہاز مکرم رفیق احمد قمر صاحب، نظامت تعمیرات مکرم سلطان احمد انجینئر صاحب، نظامت سپلائی مکرم محمد اکبر طاہر صاحب، نظامت گوشت، مکرم سلطان احمد ظفر صاحب۔ نظامت استقبال مکرم چودھری عبد الواسع صاحب۔ نظامت نقل وحمل مکرم رضوان احمد ملکانہ صاحب۔ نظامت بستر، مکرم حفیظ احمد طارق صاحب، نظامت پختہ سٹور، مکرم رشید احمد ملکانہ صاحب۔ نظامت اجرا پرچی خوراک مکرم راشد حسین صاحب، نظامت پرالی مکرم چودھری محمد رفیع گجراتی صاحب۔ نظامت ٹیکنیکل امور مکرم خالد احمد الہ دین صاحب، نظامت محنت مکرم حبیب احمد خادم صاحب، نظامت لنگر خانہ نمبر ا۔ مکرم محمود احمد خادم صاحب۔ نظامت لنگر خانہ نمبر ۲۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب۔ نظامت لنگر خانہ نمبر ۳۔ مکرم چودھری عبد العزیز اختر صاحب۔ لنگر خانہ نمبر ۴ حبیب الرحمن خان صاحب۔ نظامت انتظامات دہلی مکرم ہدایت اللہ صاحب منڈاشی۔

قیام گاہیں:

جلسہ سالانہ کے موقع پر مہمانان کرام کی رہائش کیلئے درج ذیل قیام گاہیں بنائی گئیں۔ اسی طرح ان کے مہمان نواز کے اسماء بھی درج ہیں۔

دارالمسیح : مکرم شمیم احمد غوری صاحب۔ دارالضیافت: مکرم مبشر احمد بٹ صاحب۔ نصرت گرلز ہائی اسکول مکرم عبد المومن راشد صاحب۔ سرائے وسیم وایوان انصار مکرم سلطان صلاح الدین کبیر صاحب۔ مکان مکرم منیر احمد طاہر صاحب نزدیک بجلی گھر۔ سید آفتاب احمد صاحب۔

سرائے مبارکہ (نصرت جہاں ہال) مکرم منصور احمد صاحب مسرور۔ ہال جلسہ سالانہ ناصر آباد مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب، چار منزلہ بلڈنگ ایک اور دو مکرم نصر من اللہ صاحب سرائے طاہر لقمان قادر بھٹی صاحب۔ گیسٹ ہاوسز دارالانوار مکرم محمد عارف ربانی صاحب۔ گیسٹ ہاؤس ماریشس، مکرم حافظ ریحان احمد صاحب، گیسٹ ہاؤس آسٹریلیا مکرم عارف محمد اسلم صاحب۔ تعلیم الاسلام ہائر اسکینڈری اسکول و بیرکس مولوی منور احمد مبشر صاحب۔ نور ہسپتال مکرم مشتاق احمد خان صاحب، ایس ایس باجوہ اسکول، مکرم عطا الرحمن خالد صاحب۔ دفاتر جلسہ سالانہ مکرم شبیر احمد پڈر صاحب۔ پرائیویٹ قیام گاہ مکرم نیاز احمد نائک صاحب۔ خیمہ جات اندرون، مکرم ابراہیم سرور صاحب، خیمہ جات پولیس و قافلہ روانگی پاکستان مکرم عبد الواحد صدیقی صاحب، وائٹ ایونیو گیسٹ ہاؤس مولوی محمد علی صاحب۔ رکھڑا پیلس مکرم محمد انور احمد حیدرآبادی صاحب، شانتی پیلس مکرم نصیر احمد ہریانوی صاحب، سونو رانا پیلس مکرم عاشق حسین صاحب۔ قیام گاہ عقب جلسہ سالانہ مکرم شیخ فرید صاحب۔ قیام

گاہ عقب دفتر وقف جدید مکرم محمد طاہر صاحب، کیرلہ ہاؤس مکرم کے نذیر احمد عطار صاحب۔ سرائے عبداللہ نسیم احمد صاحب ڈار۔

قیام گاہ مستورات:

مکرمہ شمیم اختر گیانی صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت۔

فیملیز:

امسال گھروں میں ٹھہرنے والے مہمانان کے طعام کیلئے مندرجہ ذیل انتظامات کئے گئے۔ حلقہ دارالفضل و مبارک و نور: مکرم ابراہیم احمد پربھاکر صاحب۔ حلقہ ناصر آباد و کالونی، مکرم نوید احمد خادم صاحب۔ حلقہ ننگل و کاہلواں، مکرم حافظ شریف الحسن صاحب۔ حلقہ کوٹھی دارالسلام، مکرم فضل الٰہی صوفی صاحب۔ حلقہ بھینی بانگر مکرم داؤد احمد خان صاحب۔

شعبہ خدمت خلق:

محترم رفیق احمد بیگ صاحب۔ افسر خدمت خلق۔

نائبین: مکرم اظہر احمد خادم صاحب۔ نائب افسر خدمت خلق برائے دفتری امور۔ مکرم مامون الرشید تبریز صاحب نائب افسر خدمت خلق برائے حفاظت مقامات مقدسہ۔

مکرم متین الرحمن صاحب نگران تواضع رضا کاران جلسہ گاہ۔ مکرم چوہدری ناصر محمود صاحب۔ نائب افسر خدمت خلق برائے حفاظت محلہ جات۔

طارق محمود صاحب رجسٹریشن۔ مکرم سید زبیر احمد صاحب نائب افسر خدمت خلق برائے HELP DESK وٹرافک۔

شعبہ جات جلسہ گاہ

: افسر جلسہ گاہ: محترم عنایت اللہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان۔

نائب افسران جلسہ گاہ: محترم طاہر احمد طارق صاحب برائے انتظامی امور، محترم مولانا حافظ مخدوم شریف صاحب برائے ایم ٹی اے، محترم سید تنویر احمد صاحب برائے پریس اینڈ میڈیا۔ محترم مولانا محمد نسیم خان صاحب برائے رابطہ سرکاری حکام۔ محترم ملک محمد منیر صاحب برائے فنی امور۔

شعبہ جات:

دفتر جلسہ گاہ: مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب نگران دفتر۔ مکرم نصیر احمد عارف صاحب منتظم حاضری ونگرانی۔ منتظم اسٹیج مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب۔ منتظم مرکزی مساجد مکرم محمد کلیم خان صاحب۔ تیاری جلسہ گاہ و اسٹیج مکرم سفیر احمد شمیم صاحب۔ تیاری وتزئین اسٹیج: مکرم سید کلیم الدین احمد صاحب۔ لوائے احمدیت: مکرم مامون رشید تبریز صاحب۔ استقبال جلسہ گاہ: مکرم تنویر احمد خادم صاحب، رپورٹنگ: مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب، روشنی و جنریٹر: مکرم بشارت احمد حیدر صاحب، ایم ٹی اے: مکرم عطاء الٰہی احسن غوری صاحب۔ alislam.org: مکرم تسنیم احمد بٹ صاحب، آڈیو ویڈیو ریکارڈنگ: مکرم سید عبدالہادی صاحب۔ لاؤڈ اسپیکر: مکرم جمیل احمد فانی صاحب، ترجمانی (فنی امور): مکرم سید محسن علی صاحب، ترجمانی (علمی امور) مکرم عطاء المجیب لون صاحب، رابطہ سرکاری حکام: مکرم محمد اکرم گجراتی صاحب، پریس اینڈ میڈیا: مکرم شیخ مجاہد احمد شاستری صاحب، صفائی وآب رسانی: مکرم محمود احمد ملکانہ صاحب۔

درس وتدریس:

جلسہ سالانہ قادیان کے روحانی ماحول سے استفادہ کرنے کیلئے ۲۲ دسمبر سے ۲ جنوری ۲۰۱۴ تک مرکزی مساجد میں نماز تہجد باجماعت اور بعد نماز فجر درس القرآن کا انتظام کیا گیا۔ امسال قادیان کی جملہ مساجد مسجد اقصیٰ (مسجد مبارک میں مستورات درس سے مستفید ہوتی رہیں) مسجد ناصر آباد، مسجد فضل، مسجد دارالانوار، مسجد طاہر، مسجد بشارت، مسجد محمود (ننگل) مسجد نور، مسجد دارالفتوح، مسجد دارالرحمت، مسجد دارالبرکات، مسجد مہدی میں بعد نماز فجر درس القرآن کا التزام کیا گیا۔ امسال جن خوش نصیب احباب کو درس کی توفیق ملی ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

نام مدرسین:

مکرم عبدالوکیل نیاز صاحب۔ مکرم طاہر احمد طارق صاحب مکرم منصور احمد مسرور صاحب۔ مکرم محمد وسیم خان صاحب۔ مکرم محمد کلیم خان صاحب۔ مکرم شیخ محمد زکریا صاحب۔ مکرم فاروق احمد ناصر صاحب۔ مکرم سلطان احمد ظفر صاحب۔ مکرم برہان احمد ظفر صاحب، مکرم زین الدین حامد صاحب، مکرم مظفر احمد فضل صاحب، مکرم عطاء الرحمن خالد صاحب۔ مکرم باسط رسول ڈار صاحب، مکرم سید آفتاب احمد نیّر صاحب۔ مکرم مظفر احمد ناصر صاحب، مکرم مظفر مبشر صاحب، مکرم عطاء اللہ نصرت صاحب، مکرم عطاء المجیب لون صاحب، مکرم طاہر احمد بیگ صاحب، مکرم ڈاکٹر جاوید احمد لون صاحب، مکرم حافظ اکبر صاحب، مکرم احمد صادق راتھر صاحب، مکرم مبشر بدر صاحب۔

اعلانات نکاح:

مورخہ ۲۹ دسمبر ۲۰۱۳ء کو بعد نماز مغرب و عشاء بمقام مسجد اقصیٰ محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے ۳۹ نکاحوں کے اعلان کئے۔

اللہ تعالیٰ اس روحانی جلسہ کے بیشمار افضال و برکات سے شاملین جلسہ کو سارا سال استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(شعبہ رپورٹنگ: شیخ مجاہد احمد شاستری۔ تنویر احمد ناصر، فضل الحق خان، جمال شریعت احمد)

❁❁❁

❁❁❁❁❁❁

بقیہ: خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ ۲۰

ذریعہ سولہ کروڑ سے زائد افراد تک پیغام پہنچا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے جو اُس نے اتنے وسیع پیمانے پر احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کا انتظام فرمایا۔ افریقہ کے ممالک میں جو کام ہو رہا ہے، اُس کے علاوہ ہے۔ وہاں بھی بڑے وسیع پیمانے پر کام ہو رہا ہے۔ میڈیا کے ذریعہ سے وہاں کروڑوں لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا ہے۔ گھانا میں وہاں کے سرکاری ٹی وی جو گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا ٹی وی ہے، وہاں ہمارے ایم۔ ٹی۔ اے کے پروگرام انہوں نے دینے شروع کئے ہیں۔ جلسہ جب ہوا ہے 2013ء کا، اُس کے پروگرام انہوں نے دکھائے اور یہ پروگرام جو ہیں سیٹلائٹ کے ذریعہ گھانا کے علاوہ ہمسایہ ملکوں میں بھی جا رہے ہیں۔

پس اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کے راستے کھول رہا ہے۔ اس سال میں جو مختلف ریسپشنز جو میری ہوئی ہیں، اُن میں شامل ہونے والے بھی بڑے متاثر ہوئے، پڑھا لکھا طبقہ جو تھا، سیاستدان اور پالیسی بنانے والے، اُن کو جب اسلام کی حقیقی تعلیم کا پتا چلا تو اُن کے لئے یہ تصور بالکل نیا تھا۔ جبکہ یہ تصور نہیں، تعلیم ہے اور حقیقت ہے۔ بڑی حیرت والی بات تھی اُن کے لئے کہ اسلام کی اس طرح کی تعلیم بھی ہے۔

پس کن کن فضلوں کو انسان گنے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدے ہیں کہ ''میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا''۔ کسی شخص نے نہیں پہنچانا۔ پس ہر احمدی کو یاد رکھنا چاہئے کہ نہ ہم نے کسی دنیاوی آدمی اور لیڈر سے کچھ لینا ہے، نہ ہمیں اس کی ضرورت ہے۔ ہمارا انحصار خدا تعالیٰ کی ذات پر ہے، وہی ہمارا مولیٰ ہے اور وہی ہمارا مددگار ہے جو جماعت کی ترقی کے غیر معمولی نظارے ہمیں دکھا رہا ہے۔

افریقہ میں اس ترقی نے نام نہاد علماء اور بعض لیڈروں کو بہت سخت پریشان کیا ہوا ہے۔ ان کو یہ فکر ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ سے یہ لوگ حقیقی مسلمان بن رہے ہیں۔ حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ میں ٹوگو، نائیجر، بورکینا فاسو، نائیجیریا میں تبلیغ اور قبول احمدیت کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور پرنور نے مخالفین کی طرف سے جماعت کی مخالفت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

اسی طرح آج کل ساؤتھ افریقہ میں پاکستانی مولوی اکٹھے ہوئے ہوئے ہیں۔ پاکستان سے بیس مولویوں کا ایک گروپ آیا ہوا ہے۔ دہلی انڈیا سے بھی آئے ہوئے ہیں، سعودی عرب سے آئے ہوئے ہیں۔ ایک گروہ وہاں کے مقامی لوگ بھی ہیں۔ جو مسلم ٹریڈیشن کونسل کے زیرِ اہتمام کانفرنس میں جماعت کی مخالفت میں پروگرام بنا رہے ہیں۔ سیرالیون کی بھی یہی رپورٹ ہے۔ سیرالیون میں پاکستان سے تبلیغی ملاں اور مصر سے الازہر یونیورسٹی کے پڑھے ہوئے ملاں اور سیرالیون سے سعودی عرب جا کر تعلیم حاصل کرنے والے، سعودیہ کے خرچ پر سینکڑوں کی تعداد میں پہنچے ہوئے ہیں۔

بہر حال جوں جوں جماعت ترقی کر رہی ہے، جوں جوں اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں، یہ مخالفتیں بھی تیز ہو رہی ہیں اور ہوں گی۔ ان سے ہمیں کوئی فکر نہیں ہے۔ ان کی ہمیں کوئی فکر نہیں ہے نہ ہونی چاہئے۔ آخر کار ان کی تقدیر میں ناکامی اور نامرادی لکھی ہوئی ہے، لیکن ہمیں جس بات کی فکر کی ضرورت ہے، وہ یہ ہے کہ آئندہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بننے کے لئے ان مخالفتوں کا مقابلہ کرنے کے لئے ہم اپنے ایمانوں میں پہلے سے بڑھ کر مضبوطی پیدا کریں، پہلے سے بڑھ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کی تکمیل کی کوشش کریں۔ پہلے سے بڑھ کر دعاؤں کی طرف توجہ دیں، دعاؤں کے ساتھ اس سال کو بھر دیں، درود و استغفار پر اس قدر توجہ دیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہم پر رحمت کی نظر ڈالتے ہوئے اپنے فضلوں کو ہم پر وسیع تر کرتا چلا جائے۔ دشمن کے مکروں کو اُن پر الٹا دے۔ ہر مخالف کو اور ہر مخالفت کو ہوا میں اُڑا دے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل پہلے سے بڑھ کر ہم پر نازل ہوں۔

حضور پرنور نے فرمایا آج جنوری کا پہلا جمعہ ہے اور روایت کے مطابق وقفِ جدید کے نئے سال کا بھی اعلان اس جمعہ کو ہوتا ہے اور گزشتہ سال میں جو اللہ تعالیٰ کے فضل ہوئے ہیں، اُن کا ذکر بھی ہوتا ہے، جو وقفِ جدید کے ذریعہ خدا تعالیٰ نے کئے اور کر رہا ہے۔

حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ضمن میں افریقہ اور انڈیا کے مختلف صوبوں کے چندہ دہندگان کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور فرمایا اب گزشتہ سال کا جو جائزہ ہے وہ پیش کرتا ہوں۔ جو چھپن واں سال تھا اور ستاون واں سال شروع ہو رہا ہے۔ 2014ء کا، اس کا بھی اعلان کرتا ہوں۔ گزشتہ سال میں جو چھپن واں سال تھا، اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید میں چون لاکھ چوراسی ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی اور یہ گزشتہ سال کے مقابلے پر چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ تھی، اور اس سال برطانیہ کی پوزیشن نمبر ایک ہے۔ اس دفعہ برطانیہ کی پوزیشن نمبر ایک سے مراد یہ ہے کہ پہلے پاکستان کی بات میں کیا کرتا تھا کہ پاکستان کو نکال کے پوزیشنیں بتایا کرتا تھا۔ اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے برطانیہ کی پوزیشن پاکستان سے اوپر ہے اور یہ جو مقابلہ پاکستان کو نکال کے ہوتا تھا، اس لحاظ سے اب برطانیہ نمبر ایک پر آ گیا، پھر پاکستان نمبر دو، پھر امریکہ پھر جرمنی پھر کینیڈا پھر ہندوستان پھر آسٹریلیا پھر انڈونیشیا پھر مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے اور پھر بیلجیئم۔

اللہ تعالیٰ سب قربانی کرنے والوں کو بے انتہا نوازے۔

❁❁❁

نیند۔ایک عظیم خدائی نعمت

صدیق اشرف علی موگرال۔کیرلہ

خدا تعالیٰ کی بے شمار نعمتوں سے جو اس نے انسانوں کو عطا کی ہیں ایک عظیم نعمت نیند ہے اور یہ نعمت اس کو اپنی کوششوں اور کاوشوں کے نتیجہ میں حاصل نہیں ہوئی بلکہ محض اور محض اللہ تعالیٰ نے اپنی صفت رحمانیت کے تحت عطا کی ہے۔اس پر جتنا بھی شکر کیا جائے کم ہے۔لیکن انسان عام طور پر اللہ تعالیٰ کی بہت سی نعمتوں کو معمولی سمجھ کر نظر انداز کر دیتا ہے۔اور نہیں جانتا اسکی زندگی میں انکی کیا اہمیت ہے اور کس قدر فوائد ہیں۔ہاں جب کبھی ان میں کوئی رخنہ یا خلل واقع ہوتا ہے تب وہ ان کی اہمیت کا احساس کرنے لگتا ہے۔

ایسی ہی نعمتوں میں سے ایک نعمت نیند بھی ہے۔

فی زمانہ نیند نہیں آتی ' کا نعرہ بہت عام ہو چکا ہے اور لوگ اس طرف خاص توجہ دینے لگ گئے ہیں۔

اس مضمون کا مقصد اور لب لباب یہی ہے۔کہ ہم اس نعمت کی قدر کرنا سیکھیں اور ان طریقوں کو اپنائیں جو نیند سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کے لئے ضروری ہیں اور ان ہدایات پر عمل کریں جو ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھائی ہیں جو لوگ اس عظیم نعمت سے محروم ہیں یا جن کو تسلی بخش نیند نہیں آتی ان کو اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کے طریق بتائے جائیں۔

طبی لحاظ بھی انسان کی زندگی کے معمولات اور اس کی جسمانی ساخت اور اسکی قوتوں پر گہری نظر ڈالی جائے تو نیند کی اہمیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔قرآن کریم نے بھی متعدد مقامات پر اس نعمت کا ذکر کر کے اللہ کے اس احسان پر شکر کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے۔چنانچہ اس سلسلہ میں چند ایک آیات کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اور ہم نے تمہاری نیند کو تمہارے لئے آرام کا موجب بنایا ہے اور رات کو تمہارے لئے لباس اور دن کو تمہارے لئے معیشت کا ذریعہ بنایا ہے۔" (۸۴:۱۰،۱۲)

اسی طرح فرمایا "خدا نے ہی رات کو تمہارے لئے تسکین کا موجب اور دن کو روشن (کام کاج کے لائق) بنایا ہے۔" (۴۰:۶۲)

پھر فرماتا ہے۔" وہی ہے جس نے رات کو تمہارے لئے لباس اور نیند کو تمہارے لئے آرام (تھکان دور کرنے) کا باعث بنایا اور دن کو تمہارے لئے نئی زندگی کا موجب۔(۶۱۹)

خدا تعالیٰ نیند کو اپنا نشان قرار دیتے ہوئے فرماتا ہے۔" اسکے نشانوں میں سے یہ ایک نشان ہے کہ تم رات کو نیند لیتے ہو اور دن میں اس کے فضل کو ڈھونڈتے ہو۔" (۳۰:۲۴)

ایک اور جگہ نیند کی اہمیت بیان کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں فرماتا ہے"اگر وہ دن کو قیامت تک جاری (لمبا) کردے تو کون ہے جو تمہارے لئے رات کو واپس لائے۔" (۲۸:۷۳)۔

نیند انسان کو اپنی آغوش عاطفت میں چمٹا کر اور لوریاں سنا کر اسکو گہری نیند سلا دیتی ہے اور خوابوں کی دنیا میں لے جاتی ہے اور انسان نیند کی بھول بھلیوں میں سب کچھ بھلا دیتا ہے۔اور دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ایک اور ہی دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔

اور ایک نئی امنگ اور ترنگ لیکر جاگتا اور ایک نیا ارادہ اور نئی قوت لیکر دنیا کے مسائل سے نبرد آزمائی کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔یہ وہ مہلت ہے جو خدا تعالیٰ انسان کو روزانہ عطا کرتا ہے۔

نیند اور موت میں تھوڑا سا ہی فرق ہے۔اللہ تعالیٰ کی تقدیر نیند کی حالت میں انسان کو یا تو دنیا کی طرف دوبارہ لوٹاتی ہے۔یا وہ اسکی روح کو قبض کر کے دوسرے جہان کی سیر کو بھیج دیتا ہے۔قرآن کریم نے اس عمل کو بہت پیارے انداز میں یوں بیان کیا ہے۔

اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا۔فیمسک التی قضی علیھا الموت ویرسل الاخری الی اجل مسمّی (۳۹-۴۳)۔یعنی اللہ ہر شخص کی روح اس کی موت کے وقت قبض کرتا ہے۔اور جس کی موت نہیں آئی (اسکی روح) اسکی نیند کے وقت (قبض کرتا ہے) پھر وہ جس کی موت کا حکم جاری کر چکا ہوتا ہے اس کی روح کو روکے رکھتا ہے۔اور دوسری کو ایک مدت مقررہ کے لئے واپس کر دیتا ہے۔

اس بارے میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"اس سورت کی آیت ۴۳ میں ایک عظیم الشان راز سے پردہ اٹھایا گیا ہے کہ نیند بھی ایک قسم کی موت ہے جس میں روح یا شعور بار بار ڈوبتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام مقرر فرما دیا ہے کہ معین وقت پر دماغ کی تہ سے ٹکرا کر پھر واپس ابھرتا ہے۔

سائنس دانوں نے اس پر تحقیق کی ہے اور بتایا ہے کہ یہ واقعہ معین وقت میں ایک سوئے ہوئے شخص سے بار بار پیش آتا رہتا ہے۔اس معین وقت کو ٹائم گھڑی سے بھی ناپا جا سکتا ہے اور اس مدت میں کسی قسم کا کوئی فرق نظر نہیں آئے گا۔پھر جب اللہ تعالیٰ اس نفس کو ڈوبنے کے بعد دوبارہ واپس نہیں بھیجتا اسی کا نام موت یا وفات ہے۔"

(ترجمہ قرآن و تشریحی نوٹس از حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ ص۔۸۱۶)

جہاں ہمارے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم خدا تعالیٰ کی اس عظیم نعمت کی قدر کریں وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم نیند کی حفاظت کی طرف بھی دھیان دیں۔اسکے لئے سب سے ضروری ہے کہ ہم رحمۃ للعالمین حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپکے ارشادات پر عمل کریں۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اپنی تقریر ذکر الٰہی میں نماز تہجد میں اٹھنے کے طریق بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اور سونے لگے تو خواہ اس کا وضو ہی ہو تو بھی وضو کر کے چارپائی پر لیٹے اس کا اثر قلب پر پڑتا ہے اور اس سے خاص قسم کی نشاط پیدا ہوتی ہے اور جب کوئی تازہ وضو کی وجہ سے نشاط کی حالت میں سوئے گا تو وہ آنکھ کھلتے وقت بھی نشاط میں ہی ہوگا۔اسی طرح جو وضو کر کے نشاط سے سوتا ہے وہ اٹھتا بھی نشاط سے ہے۔"

آپؓ پھر فرماتے ہیں "اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عشاء کی نماز کے بعد بغیر کلام کئے سو جانا چاہئے

تا کہ دینی خیالات پر ہی آنکھ لگے۔"

آپؓ پھر فرماتے ہیں۔"جب سونے لگے تو کوئی ذکر کر کے سوئے۔۔۔۔آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی سونے سے پہلے یہ ذکر کیا کرتے تھے۔پھر تینوں قل ایک ایک دفعہ پڑھ کر اپنے ہاتھوں پر پھونکتے اور ہاتھ سارے جسم پر پھیرتے اور ایسا تین دفعہ کرتے تھے اور پھر دائیں طرف منہ کر کے یہ عبارت کرتے۔اللھم اسلمت نفسی الیک ووجھت وجھی الیک وفوضت امری الیک رغبۃ ورھبۃ الیک لا ملجاء ولا منجاء منک الا الیک اللھم آمنت بکتابک اللذی انزلت وبنبیک اللذی ارسلت۔اور اسی طرح ہر ایک مومن کو چاہئے اور پھر چارپائی پر لیٹ کر دل میں سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم یا کوئی اور ذکر جاری رکھنا چاہئے حتیٰ کہ اس حالت میں آنکھ لگ جائے۔کیونکہ جس حالت میں انسان سوتا ہے عام طور وہی حالت ساری رات اس پر گزرتی رہتی ہے اسلئے جو شخص تسبیح تحمید کرتے سوئے گا گویا ساری رات اسی میں لگا رہے گا"۔

(از۔ذکر الٰہی ص۔۲۵-۲۶)

ہمارے پیارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کتنا بڑا احسان ہے کہ آپ نے ہماری راتوں کو اجالوں میں بدل دیا۔ہمارے اندھیروں کو روشنی عطا کی۔ہمارے خوابوں کو تعبیروں سے سجایا۔ہماری نیندوں کو بھی ثواب کمانے کا ذریعہ بنایا۔اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد۔

حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب رضی اللہ عنہ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلاۃ والسلام کے صحابی تھے اور عالمی عدالت کے جج اور یو۔این۔او۔کے صدر تھے۔وہ اپنے اور ڈاکٹر وشوناتھ صاحب کے درمیان ایک بات چیت کا جو نیند سے متعلق ہے اور دلچسپی کا موجب ہے،اپنی کتاب تحدیث نعمت میں ایک مکالمہ کے رنگ میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔

ڈاکٹر وشوناتھ: یہ بتاؤ کہ جب تم بستر پر لیٹ جاتے ہو تو نیند آنے میں کتنا عرصہ لگتا ہے۔

ظفر اللہ خان:۔اوسطاً تین منٹ۔

ڈاکٹر وشوناتھ:۔کبھی ایسا تو نہیں ہوتا کہ تم سوچ میں پڑ جاؤ اور دیر تک نیند نہ آئے۔

ظفر اللہ خان:۔کبھی کبھار لیکن بہت شاذ۔

ڈاکٹر وشوناتھ:۔ایسے وقت میں کیا کرتے ہو ؟

ظفر اللہ خان:۔اپنے تئیں سمجھاتا ہوں کہ دنیا کا مالک اللہ تعالیٰ ہے تم نہیں ہو۔آج تم نے اپنی توفیق کے مطابق کام کیا۔کل صبح تک زندہ رہو گے تو پھر اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ توفیق کے مطابق کام شروع کر دینا۔یہ وقت آرام کرنے کا ہے۔اب سو جاؤ۔

ڈاکٹر وشوناتھ:۔یہ ترکیب کارگر ہوتی ہے ؟

ظفر اللہ خان:۔ہر بار۔

ڈاکٹر وشوناتھ:۔تو بس میری یہی مراد تھی۔

تفکرات کو حرز جان نہ بنانا۔

ایسا ہی حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ؓ جب یو این او کی جنرل اسمبلی کے صدارت کے عہدہ پر فائز تھے،اپنے ایک سیکریٹری کو ہدایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں" جو تبدیلی ہوئی اس پر مجھے اعتراض نہیں لیکن اصولاً یہ طریق صحیح نہیں۔یہ بھی درست ہے کہ میں جلد سو جاتا ہوں،اور آپ صاحبان کو دیر تک کام کرنا پڑتا ہے۔جسکی میں قدر کرتا ہوں۔لیکن ٹیلیفون میرے بستر کے پاس ہی ہوتا ہے۔جب ضرورت ہو آپ بلا تکلف رات کی کسی ساعت میں میرے ساتھ بات کر سکتے ہیں۔میں آپ کو یقین دلاتا ہوں آپ میرے آرام میں مخل نہیں ہوں گے۔نہ میری آواز میں نیند کا اثر محسوس کریں گے اور بات ختم کرنے کے نصف منٹ کے اندر میں پھر گہری نیند سو رہا ہوں گا۔(تحدیث نعمت صفحہ ۶۴۸)

بعض لوگوں کو کسی نہ کسی وجہ سے نیند نہیں آتی اور بے چینی سے بستر پر کروٹ بدلتے رہتے ہیں۔جہاں نیند نہ آنے کی وجوہات بے شمار ہیں وہاں نیند نہ آنے کی دوائیاں بھی بے شمار ہیں۔ان میں سے ایک رات کو دودھ میں ایک چمچ شہد ملا کر پینا ہے اور بھی کئی نسخے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے اپنی ہومیوپیتھی کتاب میں جا بجا نیند کے لئے بہت سی مفید دوائیوں کا ذکر کیا ہے۔ان میں سے صرف دو حوالے احباب کے فائدہ کیلئے درج ذیل ہیں۔

حضور رحمہ اللہ ہومیو دوائی نکس وومیکا کے بارے میں فرماتے ہیں۔"یہ بے خوابی کی بھی موثر دوا ہے۔مثلاً جو لوگ نشہ کے عادی ہوں یا جنہیں نیند کی گولیاں کھانے کی عادت پڑ جائے ان کے لئے نکس

وامیکا بہترین متبادل ہے۔نکس وامیکا نشہ آور چیزوں کے منفی اثرات کو دور کرنے اور نیند کی گولیوں سے پیچھا چھڑانے کے لئے اکثر مفید ثابت ہوتی ہے۔ اگر یہ اکیلی کافی نہ ہو تو ساتھ کیمومیلا استعمال کروائیں۔ یہ دونوں دوائیں نیند لانے کے علاوہ بہت سی نشہ آور ڈرگز کے بداثرات کو ختم کر دیتی ہیں۔‘‘ (ہومیو پیتھی علاج بالمثل۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ۔تیسرا ایڈیشن ۔۱۹۹۹ء لندن۔یو کے ص۔۸۴۰)

آپ پھر فرماتے ہیں۔’’کافی اور چائے وغیرہ پینے سے نیند اڑ جائے یا ذہن میں ہیجانی کیفیت پیدا ہو تو نکس وامیکا اس کا علاج ہے۔

لیکن اگر اعصابی اکساہٹ کی وجہ سے نیند اُڑ جائے تو کالی فاس کو اولیت دینی چاہئے۔ (ایضاً۔۵۱۰)

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نیند جیسی عظیم نعمت سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

❁❁❁

جلسہ شان قرآن

احمدیہ مسلم جماعت چنداپور میں جلسہ شان قرآن مجید منعقد کیا گیا۔اس موقعہ پر ۲۲ زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی نمائش کی گئی جسے غیر از جماعت معززین نے بہت سراہا۔(انصار علی خان سرکل انچارج بلارپور)

تربیتی اجلاس

یکم دسمبر ۲۰۱۳ کو احمدیہ مسلم جماعت خانپور ملکی میں ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں مختلف تربیتی امور پر تقاریر ہوئیں۔(انور حسین صدر جماعت خانپور ملکی)

تربیتی اجلاس

مورخہ ۸ دسمبر ۲۰۱۳ کو جماعت احمدیہ کینڈور کے زیر اہتمام مسجد احمدیہ کینڈور میں ایک روزہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا۔نماز تہجد کے ساتھ پروگرام کا آغاز ہوا۔ بعد نماز فجر درس ہوا بعدہ وقفہ برائے ناشتہ دیا گیا بعد ازاں صبح ۱۰ بجے خاکسار کے زیر صدارت تلاوت قرآن کریم کے ساتھ اجلاس کا آغاز ہوا۔ بعد ازاں مکرم محمد قربان علی صاحب نے خوش الحانی سے نظم پیش کی ،مکرم مولوی محمد عبد الرحمن صاحب معلم سلسلہ اور مکرم مولوی شیخ فقیر احمد صاحب اور مکرم محمد نور الدین صاحب معلم سلسلہ کی تقاریر کے علاوہ لوکل عہدیداروں کی تقاریر ہوئیں۔ آخر میں خاکسار کی تقریر ہوئی۔جس میں خاص طور پر نماز باجماعت کی طرف اور تربیتی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔اللہ کے فضل سے کثیر تعداد میں مرد وزن حاضر ہوئے۔دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔بعد نماز ظہر وعصر حاضرین اجلاس کیلئے مقامی جماعت کی طرف سے کھانے کا انتظام تھا۔اس اجلاس کی کارروائی اخبارات میں شائع ہوئی۔اللہ تعالیٰ ہماری مساعی کو قبول فرمائے اور نیک نتائج ظاہر کرے۔آمین

(شبیر احمد یعقوب۔امیر ضلع ورنگل)

تربیتی کلاس

بنگلور: دسمبر ۲۰۱۳ ہر اتوار کو صبح ساڑھے دس بجے صبح تا ظہر تربیتی کلاس کا انعقاد ہوا جس میں واقفین نو بچوں کو نصاب کے مطابق قرآن کریم ،دینی معلومات اور اردو لکھنا پڑھنا سکھایا گیا۔

(سید شارق مجید سیکرٹری وقف نو بنگلور)

محبوب نگر: ۱۷ نومبر ۲۰۱۳ بعد نماز عصر محترم محمد قاسم شریف صاحب صدر جماعت احمدیہ کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا۔جس میں امام مہدی کے آنے کی اغراض اور دُعا کی اہمیت کے موضوع پر خطاب ہوئے۔صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد اکبر معلم سلسلہ)

جلسہ پیشوایان مذاہب

بھوا (فتح پور یوپی) یکم دسمبر ۲۰۱۳ کو ایک روزہ جلسہ پیشوایان مذاہب کا انعقاد کیا گیا۔جس میں اسلام اور دیگر مذاہب کے مقررین نے اپنے اپنے مذہب کی تعلیمات کی رو سے قیام امن کے موضوع پر خطاب کیا۔مقررین نے جماعت احمدیہ کی ان مساعی کو خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ ایسے پروگرام منعقد ہوتے رہنے چاہئیں۔

(مقصود احمد بھٹی مبلغ انچارج یوپی)

بھدرواہ: یکم دسمبر ۲۰۱۳ کو جلسہ سیرۃ النبیؐ منعقد ہوا جس میں محترم ڈاکٹر اقبال گنائی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سیرت پر خطاب کیا۔ بتاریخ ۲۶ نومبر تا ۳ دسمبر ۲۰۱۳ ہفتہ اطفال وناصرات منعقد کیا گیا جس میں اطفال وناصرات کے دینی وورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔بتاریخ ۱۸ تا ۲۵ نومبر ۲۰۱۳ ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا جس میں قرآن مجید کے متعلق مختلف موضوعات پر خطاب ہوئے۔بتاریخ ۱۷ نومبر ۲۰۱۳ یوم والدین منعقد کیا گیا جس میں مختلف دینی امور کی طرف والدین کو توجہ دلائی گئی۔

(محمود احمد وگے مبلغ سلسلہ بھدرواہ)

وصـــایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر:19384 میں محمد ایوب ولد جلیل میاں قوم احمدی مسلمان پیشہ دوکانداری عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن دبہی ڈاکخانہ دبہی ضلع سُنسری صوبہ نیپال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔دبہی وارڈ نمبر ۸ میں دس دھور زمین ایک رہائشی مکان قیمت ایک لاکھ روپے۔ہاتی موڑا گاؤں بکاس میں ساڑھے بارہ کٹھا زراعتی کھیت قیمت ایک لاکھ پچیس ہزار روپے۔ ڈنگراہاہ گاؤں میں چار کٹھا زمین زراعتی کھیتی قیمت 72000 روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 1200 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:محمد صاہ الرحمن العبد:محمد ایوب گواہ:اکبر خان

وصیت نمبر :16808 میں بشیر عالم ولد امام المستقیم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ بیعت 22.5.97 سال پیدائشی احمدی ساکن ایٹہری ڈاکخانہ ایٹہری ضلع سنسری صوبہ کوشی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 11.9.07 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔رہائشی مکان جس کی موجودہ قیمت ایک لاکھ روپے ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 4483 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:اکبر خان العبد بشیر عالم گواہ:عبد البصیر

مسل نمبر 6952 میں شیخ حبیب ولد شیخ بشارت قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت تاریخ پیدائش 24.6.83 پیدائشی احمدی ساکن دار الانوار ڈاکخانہ کیرنگ ضلع اُوڈیشہ صوبہ اڑیسہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26.10.13 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 16000 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:منور احمد العبد:شیخ حبیب گواہ:اختر الدین خان

مسل نمبر:6953 میں نسیم احمد ملکانہ ولد حبیب احمد ملکانہ قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ بتاریخ 13-10-17 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔آٹھ مرلہ اراضی بمقام کاہلواں خسرہ نمبر ۵۲ بیس مرلہ اراضی کاہلواہ خسرہ نمبر ۵۲ ایک مکان پلاٹ نمبر ۲ میں بنا ہوا ہے یہ ایک کنال اراضی اور مکان تین بھائیوں کا مشترکہ ہے۔ابھی حصص نہیں ہوئے۔میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 3500 روپے ہے۔میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہّ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصہّ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ:طاہر احمد بیگ العبد:نسیم احمد ملکانہ گواہ:احمد صادق راتھر

قربانی،صدقہ،شادی اور ولیمہ کیلئے بکرے ومرغے کا حلال گوشت دستیاب ہے

SINDHI BROTHERS & MEAT SHOP

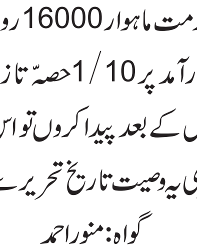
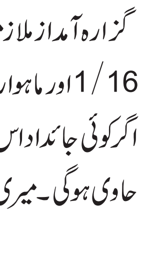

Prop. Tariq
Ahmadiyya Mohalla Qadian
Mob. 9780601509, 9888266901, 9988748328

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager : 09464066686
Editor: 08283058886
e : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OFTHE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ
بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015 Vol. 63 Thursday 9-16 Jan 2014 IssueNo. 2-3

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air: 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. L/P/ GDP-1, DEC 2015

وقفِ جدید کے نئے سال کا بابرکت اعلان

سال ۲۰۱۳ جو کہ وقفِ جدید کا چھپن واں سال تھا، اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ جدید میں چون لاکھ چوراسی ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی جماعت نے پیش کی یہ گزشتہ سال کے مقابلے پر چار لاکھ چھیاسٹھ ہزار پاؤنڈ زیادہ تھی۔ ۲۰۱۳ کا سال ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔

پس اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۳؍جنوری ۲۰۱۴ بمقام مسجد بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے پہلے تو میں آج آپ کو اور دنیا میں پھیلے ہوئے تمام احمدیوں کو نئے سال کی مبارکباد دیتا ہوں۔ مجھے بھی اداروں کی طرف سے بھی، جماعتوں کی طرف سے بھی، افراد کی طرف سے بھی مبارکباد کے پیغام آ رہے ہیں، ان سب کو مبارک ہو اور جماعت کو مبارک ہو اور اس دعا کے ساتھ یہ مبارکباد ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اور محض اپنے فضل سے پہلے سے بڑھ کر اس سال کو اپنی رحمتوں، فضلوں اور برکتوں کا سال بنادے۔ اور یہ دعا ہر احمدی کی یقینا ہے اور ہونی چاہئے، صرف رسماً مبارکباد دینا تو بے فائدہ ہے اور دنیاداروں کی باتیں ہیں اگر ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، برکتوں اور رحمتوں کی خواہش اور دعا کئے بغیر یہ مبارکباد دیتے ہیں۔ لیکن یہ خواہش بھی بے کار ہوگی اور دعا بھی لاحاصل ہوگی۔ اگر ہم اپنی اُن صلاحیتوں اور استعدادوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے کے لئے بروئے کار نہ لائیں جو خدا تعالیٰ نے ہمیں ودیعت فرمائی ہوئی ہیں۔ اُن باتوں پر عمل کرنے کی کوشش نہ کریں جن پر عمل کرنے کا خدا تعالیٰ نے ہمیں حکم فرمایا ہے۔ ہمارا صرف نئے سال کی رات کو اجتماعی نفل پڑھ لینا کافی نہیں ہے۔ اگر ہمیں ان نوافل کی ادائیگی کے ساتھ یہ احساس پیدا نہیں ہوتا کہ اب ہم نے حتی الوسع یہ کوشش کرنی ہے کہ نوافل کی ادائیگی کرتے رہیں۔ اپنی عبادت کے معیار کو بھی خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے بہتر بنانا ہے اور اپنی عملی زندگی میں ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اگر اس سوچ کے ساتھ ہم نے دو دن پہلے اپنے نئے سال کا آغاز کیا ہے اور ایک دوسرے کو مبارکبادیں دے رہے ہیں تو ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں، رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹنے کی کوشش کرنے والوں میں شمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو۔ اگر نہیں ہے تو ہماری یہ سوچ خدا کرے کہ ہو جائے۔ یہی سوچ ہے جو اللہ تعالیٰ کے گزشتہ فضلوں کا بھی شکر گزار بناتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محض اور محض اپنے فضل سے ہم پر جو احسانات اور انعامات کئے ہیں، اُن پر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بناتی ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور ہمارا خالص ہو کر جھکنا ہی ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمیں بتایا ہے۔ پس یہ روح ہے جو ہماری ان مبارکبادوں کے پیچھے کارفرما ہونی چاہئے۔ جب ہم گزشتہ سال کا جائزہ لیتے ہیں تو جماعتی لحاظ سے یہاں بعض مشکلات بھی ہیں لیکن پھر بھی 2013ء کا سال ہمیں اللہ تعالیٰ کے بے شمار فضل دکھاتا ہوا نظر آتا ہے۔

پس اگر ہم نے یہ فضل جاری رکھنے ہیں تو عاجزی، محنت اور دعا کے ساتھ ان فضلوں کو جذب کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ خاص طور پر اُن لوگوں کو جن کے سپرد بعض جماعتی خدمات ہوئی ہوئی ہیں۔ وہ خاص طور پر اس بات کو مدّنظر رکھیں کہ یہ فضل جذب کرنے کے لئے ہمیں عاجزی، انکساری اور دعا اور محنت کی ضرورت ہے۔ بعض لوگ اس بات پر خوش ہو جاتے ہیں کہ ہمیں جماعت میں اتنے عہدوں پر کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ بے شک یہ فقرہ اُن کے منہ سے نکلتا ہے کہ کام کرنے کی توفیق مل رہی ہے لیکن اس کام کی توفیق کا حق تب ادا ہوگا جب ذہن کے کسی گوشے میں بھی عہدے کا تصور پیدا نہ ہو بلکہ خدمتِ دین کا تصور پیدا ہو۔ خدمتِ دین کو اک فضلِ الٰہی سمجھیں۔ یہ خیال رہے دل میں۔ اپنی انا، فخر اور رعونت اور اپنے آپ کو دوسرے سے بہتر سمجھنے کا خیال بھی دل میں پیدا نہ ہو۔ جو لوگ اس سوچ کے ساتھ کام کرتے ہیں اور عاجزی کو ہر وقت اپنے سامنے رکھتے ہیں، اُن کے کاموں میں اللہ تعالیٰ پھر بے انتہا برکت بھی ڈالتا ہے۔ اُن کے ساتھ کام کرنے والے بھی بھرپور طریق سے اُن کے مددگار بن کر جماعتی خدمات سرانجام دے رہے ہوتے ہیں اور افرادِ جماعت بھی اُن کی ہر بات کو دل کی خوشی سے قبول کر رہے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ہمارے تمام عہدے دار یا خدمت سرانجام دینے والے بھی اپنے آپ میں یہ عاجزی، انکساری، اخلاص، محنت اور دعا کی حالت پیدا کرنے والے ہوں اور پہلے سے بڑھ کر پیدا کرنے والے ہوں۔ اور جب یہ ہوگا تبھی وہ یقینا خلیفہ وقت کے بھی سلطانِ نصیر بننے والے ہوں گے اور افرادِ جماعت بھی وفا کے ساتھ سلسلہ کے کاموں کو ہر دوسرے کام پر مقدم کرنے والے ہوں۔ تاکہ ہم اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے نظارے ہمیشہ دیکھتے چلے جانے والے ہوں۔ جیسا کہ ہر احمدی جانتا ہے کہ ہمارا کام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مشن کو آگے بڑھانا ہے۔ اُس کام کو آگے بڑھانا ہے جو اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلانے کا آپ کے سپرد ہوا ہے۔ بکھرے ہوئے مسلمانوں کو اکٹھا کرنا ہے۔ دنیا کو خدائے واحد کے آگے جھکنے والا بنانا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام جماعت سرانجام دے رہی ہے۔ مشنز کی تعمیر، مساجد کی تعمیر، تبلیغ کا کام، لٹریچر کی تیاری اور اشاعت، مبلغین اور مربیان کو تیار کرنا اور میدانِ عمل میں بھیجنا، یہ سب کام اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کر رہی ہے۔ جیسا کہ میں نے بتایا، اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق ہماری زندگی کا مقصد عبادت کرنا ہے۔ اور ایک مسلمان مرد پر نماز باجماعت فرض ہے اور باجماعت نماز کے لئے مساجد اور مناسب جگہوں کی تعمیر اور انتظام بھی بڑا ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جو بے شمار فضل گزشتہ سال جماعت پر فرمائے، اُن میں سے یہ بھی ایک بہت بڑا فضل ہے کہ دنیا میں ہمیں مساجد بنانے کی توفیق ملی۔

جیسا کہ میں نے کہا کہ ہمارا کام اسلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانا ہے۔ اسلام کی حقیقی اور خوبصورت تعلیم کا پرچار کرنا ہے تاکہ دنیا کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کا پتا چلے اور ہمارے مبلغین اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام کر رہے ہیں۔ اور اس کے علاوہ جب میرے دورے ہوتے ہیں، مختلف ممالک میں تو اُن کے ذریعہ سے بھی ایک حد تک تعارف ہوتا ہے

امریکہ میں جو میں نے دورے کئے، پچھلے سال، اُس میں مجموعی طور پر بارہ ملین سے زیادہ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ کینیڈا کے دورے پر، دو شہروں کے دورے کئے۔ ساڑھے آٹھ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ان دونوں ممالک میں اس طرح مجموعی طور پر تقریباً دو کروڑ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔ بے شمار فضل ہیں اللہ تعالیٰ کے۔ اس لحاظ سے بھی کہ احمدیت کا پیغام پہنچانے کے نئے سے نئے راستے کھل رہے ہیں۔

اسی طرح جرمنی کے دوروں کے دوران مساجد کے سنگِ بنیاد رکھے اور جلسے میں شامل ہوا تھا، تو وہاں اخباروں اور ریڈیو سٹیشنز اور ٹی وی چینلز نے جو کوریج دی ہے، اُس میں صرف وہ جرمنی تک ہی نہیں، بلکہ آسٹریا اور سوئٹزرلینڈ کے مشترکہ ٹی وی چینل بھی تھے۔ اور اس طرح مجموعی طور پر اس سفر میں جو جرمنی کے ہوئے، چار ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ پھر سنگاپور ہے، آسٹریلیا ہے، نیوزی لینڈ ہے، جاپان ہے۔ ان دوروں کے دوران وسیع پیمانے پر میڈیا نے کوریج دی اور جیسا کہ میں نے بتایا تھا کہ تین کروڑ افراد تک پیغام پہنچا۔ تو یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، انسانی کوشش سے یہ کبھی نہیں ہوسکتا۔

جرمنی کی تاریخ میں بھی پہلی مرتبہ نیشنل ٹی وی پر جماعت کے متعلق خبر نشر کی گئی۔ آسٹریلیا کے نیشنل اور انٹرنیشنل چینل جو ہیں ٹی وی کے، اُن پر خبریں نشر ہوئیں اور چھیالیس ممالک میں یہ خبر گئی، نیوزی لینڈ کے نیشنل ٹیلیویژن نے خبر دی۔ ماؤری جو قبیلہ ہے اُن کا اُن کے ٹی وی چینل نے خبریں دیں۔

جاپان کا ایک اخبار ہے جس کی سرکولیشن بیس ملین یا دو کروڑ ہے، انہوں نے میرا انٹرویو لیا، خبر دی، اور پھر یہی نہیں بلکہ بعد میں وہاں کے مشنری انچارج کا بھی انٹرویو انہوں نے لیا اور دوبارہ پھر خبر شائع کی اور اسلام کے متعلق سوالات کئے۔ اور وہاں جو ہماری مسجد بن رہی ہے، پہلی مسجد ہے، اُس کے بارے میں بھی خبریں شائع کیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسی جگہ مل گئی ہے جو کہ بڑی اچھی وسیع جگہ ہے اور ایک ہال بھی اُس میں تعمیر ہے اور اتفاق یہ ہے کہ ہال کا رُخ جو ہے وہ بالکل قبلہ رُخ ہے۔ اس لئے وہاں اُس کو بدلنے کی بھی ضرورت نہیں پڑے گی۔ بہرحال اس مسجد کے بننے سے جاپان میں بھی اسلام کا تعارف احمدیت کے حوالے سے بڑھ رہا ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ سے دنیا میں میرے دوروں کی وجہ سے اٹھارہ کروڑ چھبیس لاکھ تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح اس سال میں دس سو اٹھاسی اخبارات کے

(باقی صفحہ ۱۷ پر ملاحظہ فرمائیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان